روزنامہ
روشنی
اشاعت کا 84 واں سال
سرینگر
www.dailyroshni.com | www.dailyroshni.in | www.dailyroshni.net

29 نومبر 2026
اتوار
۱۸ جمادی الثانی ۱۴۴۸ھ
جلد: ۸۴
شمارہ: ۲۸۵
صفحہ اوّل، صفحات ۸
فی پرچہ: دوروپے
Daily "Roshni" Srinagar-J&K
Sunday, November 29, 2026



لیبیا میں روسی جہاز پر حملہ 2

لیفٹیننٹ گورنر نے جموں ہوائی اڈے پر وزیر دفاع کا استقبال کیا

جموں وکشمیر بھارت کا تاج اور فخر ہے

جموں وکشمیر کا بھارت سے الحاق ملک کی روح، جذبے کے تحفظ کا عہد تھا: راجناتھ سنگھ



جموں ہوائی اڈے پر وزیر دِفاع راج ناتھ سنگھ کا اِستقبال کیا۔اُنہوں نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر ایک پوسٹ میں کہا،''آج جموں ہوائی اڈے پر وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ جی کا اِستقبال کیا۔۔کشمیر نیوز سروس کے مطابق جموں میں بی جے پی کی جانب سے منعقدہ 'لوکتنتر بچاؤ، اراجکتا ہٹاؤ' (جمہوریت بچاؤ، انتشار ختم کرو) مہاپدیاترا کے بعد پریڈ چوک میں برہمن سبھا کے مقام پر ایک ریلی سے خطاب کرتے ہوئے راجناتھ سنگھ نے کانگریس (باقی صفحہ 4 پر)

جموں: 28 نومبر (انفو، کے این ایس) لیفٹیننٹ گورنر منوج سِنہا نے آج

وزیر داخلہ نے یقین دہانی کرائی تھی کہ جموں اور کشمیر ایک خاص مدت تک مرکز کے زیر انتظام علاقہ رہے گا

مرکز مناسب وقت پر ریوٹی کا ریاستی درجہ بحال کر سکتی ہے

پہلگام دہشت گردانہ حملے کے نتیجے میں آنے والے دھچکے کے بعد سیاحوں کی آمد بحال ہو رہی ہے: مرکزی وزیر اٹھاولے



سری نگر، 28 نومبر کے این ایس/روشنی، جاوید ملک/سماجی اٹھاولے نے ہفتہ کے روز کہا کہ مرکزی وزیر داخلہ امیت جموں وکشمیر کی ریاستی حیثیت کو بحال کرنے کے بارے میں انتظام عارضی تھا۔سری نگر میں ایک پریس کانفرنس سے مطالبہ جموں وکشمیر کے لوگوں کی طرف سے اٹھایا جا رہا ہے فیصلہ لے سکتی ہے۔انہوں نے یاد دلایا کہ جب 2019 میں داخلہ امیت شاہ نے یقین دہانی کرائی تھی کہ جموں اور کشمیر اٹھاولے نے ریاست کی بحالی کے لیے کوئی ٹائم لائن نہیں منسوخی کے بعد کافی ترقی ہوئی ہے، جس میں ریلوے کے منصوبوں کا حوالہ دیا گیا ہے۔انہوں نے کہا کہ ہماری حکومت جموں وکشمیر کے لوگوں کو مکمل انصاف فراہم کرنے کے لیے پرعزم ہے۔سیاحت کے شعبے کا حوالہ دیتے ہوئے، اٹھاولے، جنہوں نے جمعہ کو پہلگام کا دورہ کیا، کہا کہ سیاحتی مقام پر دہشت گردانہ حملے کے نتیجے میں آنے والے دھچکے کے بعد سیاحوں کی آمد بحال ہو رہی ہے۔انہوں نے کہا کہ اس حملے نے خوف کا ماحول پیدا کر دیا تھا، جس سے سیاحوں کی نقل وحرکت متاثر ہوئی تھی، لیکن زائرین اب بڑی تعداد میں پہلگام اور کشمیر کے دیگر حصوں کو لوٹ رہے ہیں۔میں نے کل پہلگام کا دورہ کیا۔سیاح ایک بار پھر بڑی تعداد میں پہلگام اور کشمیر آ رہے ہیں۔مجھے یقین ہے کہ لوگوں میں (باقی صفحہ 4 پر)

انصاف اور بااختیار بنانے کے مرکزی وزیر مملکت رام داس شاہ کی پارلیمنٹ میں اس یقین دہانی کو یاد کرتے ہوئے کہ مرکز مناسب وقت پر فیصلہ لے سکتا ہے کہ مرکز کے زیر انتظام علاقہ کا خطاب کرتے ہوئے، اٹھاولے نے کہا کہ ریاست کی بحالی کا اور یہ کہ مناسب وقت آنے پر مرکزی حکومت اس معاملے پر کوئی جموں اور کشمیر کی تنظیم نو کا بل پارلیمنٹ میں پیش کیا گیا تھا، وزیر ایک خاص مدت تک مرکز کے زیر انتظام علاقہ رہے گا۔تاہم، بتائی۔مرکزی وزیر نے کہا کہ جموں وکشمیر میں آرٹیکل 370 کی کنیکٹیویٹی، سرنگوں کی تعمیر، قومی شاہراہوں اور دیگر بنیادی ڈھانچے

اوڑی سڑک حادثے میں ایک ہی خاندان کے چار افراد کی موت پر ایل جی منوج سنہا کا اظہارِ تعزیت

میاں بیوی، دو بیٹیاں لقمہ اجل، تیسری کمسن بیٹی زخمی، وزیر اعلیٰ نے افسوس ظاہر کرتے لواحقین کے حق میں 2 لاکھ کی امداد کا اعلان کیا



جموں/ 28 نومبر (انفو، این این بی) لیفٹیننٹ گورنر منوج سِنہا نے آج بارہمولہ کے علاقے اوڑی میں پیش آئے المناک سڑک حادثے پر گہرے دُکھ کا اِظہار کیا ہے۔اُنہوں نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر ایک پوسٹ میں کہا،''مجھے بارہمولہ کے علاقے اوڑی میں ایک المناک سڑک حادثے میں قیمتی جانوں کے ضیاع پر بہت دُکھ ہوا۔سوگوار کنبوں کے ساتھ میری گہری ہمدردیاں، زخمیوں کی جلد صحتیابی وشفایابی کے لئے دُعا گو ہوں۔'' وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے ضلع بارہمولہ کے علاقے اوڑی میں پیش آئے ایک المناک سڑک حادثے میں چار افراد کی ہلاکت پر گہرے دُکھ کا اِظہار کیا ہے۔اُنہوں نے سوگوار کنبوں کے ساتھ دلی تعزیت کا اِظہار کیا اور متعلقہ حکام کو ہدایت دِی کہ وہ انہیں ہر ممکن مدد اور تعاون فراہم کریں۔وزیر اعلیٰ نے متاثرہ کنبوں کی معاونت کے لئے 'چیف منسٹرز ریلیف فنڈ' سے فوت شدہ لواحقین کو فی کس 2 لاکھ روپے اور زخمی کمسن بچی کو ایک لاکھ روپے بطور ایکس گریشیا (باقی صفحہ 4 پر)

خواتین کے ریزرویشن کے نفاذ کو کوئی سیاسی جماعت نہیں روک سکتی: وزیر اعظم مودی

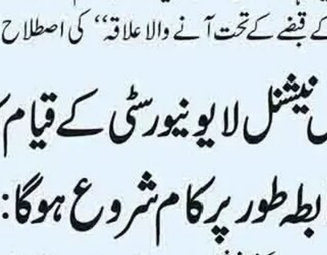

سرینگر، 28 نومبر (یو پی آئی) وزیر اعظم نریندر مودی نے کہا ہے کہ ان کی حکومت لوک سبھا اور ریاستی اسمبلیوں میں خواتین کے لیے ریزرویشن نافذ کرنے کے اپنے وعدے کو ہر صورت پورا کرے گی اور اس عمل کی مخالفت کرنے والی کوئی بھی سیاسی جماعت اسے روک نہیں سکے گی۔سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر جاری ویڈیو پیغام میں وزیر اعظم نے کہا (باقی صفحہ 4 پر)

شیش ناگ جھیل تنازعے کو بی جے پی اور پی ڈی پی فرقہ وارانہ رنگ دے رہی ہیں: عمر عبداللہ

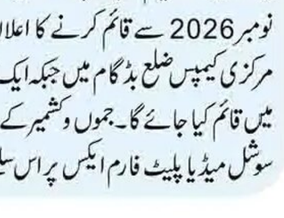

سرینگر، 28 نومبر (یو پی آئی) جموں وکشمیر کے وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے شیش ناگ جھیل کے قریب جاری مرمتی کام کے معاملے پر بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) اور پیپلز ڈیموکریٹک پارٹی (پی ڈی پی) کو تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے الزام عائد کیا ہے کہ دونوں جماعتیں اس معاملے کو فرقہ وارانہ رنگ دے کر عوام کو گمراہ کرنے کی کوشش کر رہی ہیں۔ضلع کٹھوعہ کے دور دراز پہاڑی علاقے بنی میں ایک عوامی جلسے سے خطاب کرتے ہوئے عمر عبداللہ نے شیش ناگ جھیل کو نقصان پہنچانے سے متعلق الزامات مسترد کیے۔انہوں نے کہا کہ جھیل سے دور راستے کی صفائی اور مرمت کے لیے مشینری کے ذریعے مٹی کو ایک طرف کیا گیا ہے، تاہم سیاسی مخالفین اس معاملے کو سیاسی فائدے کے لیے استعمال (باقی صفحہ 4 پر)

پاکستان کے زیر انتظام جموں وکشمیر میں قبضہ ختم ہونے کے بعد

حد بندی کی جائے گی، نیا بل لوک سبھا میں پیش ہوگا: الیکشن کمیشن

سرینگر، 28 نومبر (یو پی آئی) لوک سبھا میں پیش کیے جانے والے حد بندی سے متعلق دوسرے بل 2026 میں پاکستان کے زیر قبضہ جموں وکشمیر کے علاقوں میں اسمبلی حلقوں کی نئی حد بندی کے لیے پیشگی انتظام کیا گیا ہے۔بل کے مطابق یہ عمل اس وقت شروع ہوگا جب مذکورہ علاقے سے پاکستان کا قبضہ ختم ہو جائے گا۔بل کی دفعہ 3(4) میں کہا گیا ہے کہ جب یہ علاقہ پاکستان کے قبضے سے آزاد ہوگا تو الیکشن کمیشن وہاں جموں وکشمیر اسمبلی کے حلقوں کی حد بندی کے لیے حد بندی کمیشن کے طور پر کام کرے گا۔اس شق کو مشروط رکھا گیا ہے اور اس میں واضح کیا گیا ہے کہ الیکشن کمیشن کا یہ کردار قبضہ ختم ہونے کے بعد ہی نافذ العمل ہوگا۔قابل ذکر ہے کہ بل میں اس علاقے کے لیے ''پاکستان کے قبضے کے تحت آنے والا علاقہ'' کی اصطلاح استعمال کی گئی ہے، جبکہ (باقی صفحہ 4 پر)

بڈگام میں نیشنل لا یونیورسٹی کے قیام کا اعلان

30 نومبر سے باضابطہ طور پر کام شروع ہوگا: وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ

سرینگر، 28 نومبر (یو پی آئی) حکومت نے جموں وکشمیر نیشنل لا یونیورسٹی کے قیام کو باضابطہ منظوری دیتے ہوئے اسے 30 نومبر 2026 سے قائم کرنے کا اعلان کیا ہے۔یونیورسٹی کا مرکزی کیمپس ضلع بڈگام میں جبکہ ایک سیٹلائٹ کیمپس جموں میں قائم کیا جائے گا۔جموں وکشمیر کے وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر اس سلسلے میں جانکاری فراہم کرتے ہوئے کہا کہ یہ اعلیٰ تعلیم کے شعبے میں ایک اہم پیش رفت ہے، جس سے جموں وکشمیر کے طلبہ کو قانونی تعلیم کے معیاری مواقع اپنے ہی خطے میں دستیاب ہوں گے۔انہوں نے کہا کہ نیشنل لا یونیورسٹی کے قیام سے طلبہ کو معیاری قانونی تعلیم حاصل کرنے کا موقع ملے گا، جس سے ان کے پیشہ ورانہ اور مستقبل کے روزگار کے امکانات میں (باقی صفحہ 4 پر)

کپواڑہ کا ایک شخص دریائے کشن گنگا سے ایل او سی عبور کرنے کی کوشش میں ڈوب گیا؟

سری نگر: 28 نومبر: (KLNS) شمالی کشمیر کا ایک 54 سالہ شخص کپواڑہ ضلع میں کشن گنگا ندی کے ذریعے لائن آف کنٹرول (ایل او سی) کو عبور کرنے کی کوشش کے دوران مبینہ طور پر ڈوب گیا، اطلاعات کے مطابق حکام نے اس کی لاش سرحد پار سے برآمد کی ہے۔متوفی کی شناخت عرفان احمد شاہ کے طور پر کی گئی ہے جو ضلع بارہمولہ کے سوپور علاقے میں ڈنگی واچہ کا رہنے والا ہے۔مبینہ طور پر وہ کرناہ سیکٹر کے راستے پاکستان کے زیر قبضہ کشمیر (پی او کے) میں داخل ہونے کی کوشش کر رہا تھا جب یہ واقعہ پیش آیا۔دی ٹریبیون کے مطابق، شاہ جموں وکشمیر حکومت کی 2010 کی ہتھیار ڈالنے اور باز آبادکاری کی پالیسی کے تحت اپنی بیوی اور بچوں کے ساتھ نیپال کے راستے بھارت واپس آنے سے پہلے ہتھیاروں کی تربیت کے لیے (باقی صفحہ 4 پر)

اونتی پورہ میں گرفتار بالائی ورکر کشتواڑ جیل منتقل

سرینگر، 28 نومبر (یو پی آئی): جموں وکشمیر پولیس نے اونتی پورہ میں مبینہ طور پر عسکری تنظیموں سے وابستہ ایک اوور گراؤنڈ ورکر کو پبلک سیفٹی ایکٹ کے تحت حراست میں لے کر ضلع جیل کشتواڑ منتقل کر دیا ہے۔پولیس کے مطابق حراست میں لیے گئے شخص کی شناخت داود احمد پرے ولد غلام محمد پرے ساکن کٹی پورہ چرسو کے طور پر ہوئی ہے۔اس کی نظر بندی کا حکم ضلع مجسٹریٹ پلوامہ کی جانب سے جاری کیا گیا، جو اس سلسلے میں مجاز اتھارٹی ہیں۔پولیس نے بتایا کہ متعلقہ شخص (باقی صفحہ 4 پر)

'پیتم مشراؤ برونہہ کُن نظر تراؤ'

راجناتھ سنگھ نے کشمیری زبان میں دیا امن کا پیغام



سرینگر/28 نومبر/این این بی// وزیر دفاع راجناتھ سنگھ نے جموں میں منعقدہ بی جے پی کی ایک بڑی عوامی ریلی کے دوران کشمیری زبان کے الفاظ استعمال کر کے حاضرین کی توجہ اپنی جانب مبذول کرائی اور لوگوں کے دل جیت لیے۔نیشنل نیوز بیورو کے مطابق پریڈ گراؤنڈ جموں میں منعقدہ اس ریلی سے خطاب کرتے ہوئے راجناتھ سنگھ نے کشمیری زبان کا ایک خوبصورت جملہ 'پیتم مشراؤ برونہہ کُن نظر تراؤ' ادا کیا، جس کا مفہوم ہے کہ ''ماضی کو بھول جاؤ اور اپنی نظریں مستقبل کی جانب مرکوز کرو۔'' وزیر دفاع کی جانب سے مقامی زبان میں یہ پیغام دینے کو حاضرین نے خاصی دلچسپی کے ساتھ سنا۔ان کے اس انداز کو جموں وکشمیر کے عوام کے ساتھ جذباتی وابستگی اور مقامی زبان وثقافت کے احترام کے اظہار کے طور پر دیکھا گیا۔راجناتھ سنگھ نے اس جملے کے ذریعے لوگوں کو ماضی کی تلخیوں سے آگے بڑھنے اور بہتر مستقبل کی (باقی صفحہ 4 پر)

سب انسپکٹر بھرتی امتحان: جے کے ایس ایس بی کی جانب سے سخت ضوابط جاری

موبائل فون، اسمارٹ اور ڈیجیٹل واچ، بلوٹوتھ و دیگر مواصلاتی آلات پر مکمل پابندی

سرینگر/28 نومبر/این این بی// جموں وکشمیر سروسز سلیکشن بورڈ (جے کے ایس ایس بی) نے محکمہ داخلہ میں سب انسپکٹر کی آسامیوں کیلئے 29 نومبر کو منعقد ہونے والے او ایم آر پر مبنی تحریری امتحان کے سلسلے میں امیدواروں کے لیے سخت ہدایات اور ضوابط جاری کیے ہیں۔بورڈ نے واضح کیا ہے کہ امتحانی مراکز میں نقل اور غیر منصفانہ ذرائع کے استعمال کو روکنے کے لیے غیر معمولی حفاظتی انتظامات کیے گئے ہیں، جبکہ ضوابط کی خلاف ورزی کرنے والے امیدواروں کی امیدواری منسوخ کرنے کے علاوہ انہیں مستقبل کے امتحانات میں شرکت (باقی صفحہ 4 پر)

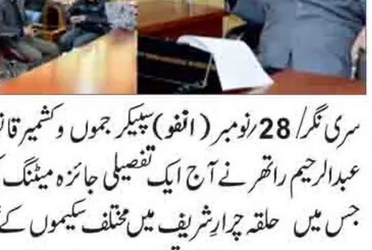

ٹرین کے ٹائلٹ میں لاش

سرینگر: ایک 37 سالہ شخص جموں ریلوے اسٹیشن پر پوجا ایکسپریس کے اندر مردہ پایا گیا لاش جموں اور اجمیر کے درمیان روزانہ چلنے والی ٹرین کے ٹوائلٹ میں پائی گئی، جب یہ جمعہ کو اسٹیشن کی واشنگ لائن پر پہنچی، لاش کو پوسٹ مارٹم اور شناخت کے لیے جموں کے گورنمنٹ میڈیکل کالج کے مردہ خانے میں منتقل کر دیا گیا ہے۔

کٹھوعہ کے کھیت سے ڈرون ملا

سرینگر: کٹھوعہ ضلع میں بین الاقوامی سرحد کے قریب ایک زرعی کھیت سے ایک ڈرون برآمد ہوا ڈرون کو جمعہ کی شام ہیرا نگر سیکٹر کے جنگی چک گاؤں کے ایک کھیت میں دیکھا گیا تھا اور بعد میں سیکورٹی ایجنسیوں نے اسے قبضے میں لے لیا تھا ڈرون کو فرانزک جانچ کے لیے بھیجا گیا ہے۔

بارہمولہ اوڑی شاہراہ آج نو گھنٹے بند

سرینگر: بارہمولہ-اوڑی قومی شاہراہ پر گاڑیوں کی آمد ورفت اتوار، 29 نومبر کو نو گھنٹے تک معطل رہے گی ٹریفک ایڈوائزری میں، بارہمولہ پولیس نے کہا کہ شاہراہ صبح 00:8 بجے سے شام 00:5 بجے تک بند رہے گی تاکہ نند سنگھ برج (کلومیٹر 102+500) اور راجورانی (کلومیٹر 86+200) پر پہاڑی کاٹنے کے کام کو آسان بنایا جا سکے۔

دو منشیات فروش گرفتار

سرینگر: (ریلیز) پلوامہ پولیس نے الگ الگ کارروائیوں میں دو منشیات فروشوں کو گرفتار کیا اور ان کے قبضے سے مجموعی طور پر 4.335 کلوگرام چرس جیسا پیا ہوا مواد برآمد کیا۔گرفتار افراد کی شناخت مدثر احمد شیخ اور خورشید احمد گنائی کے طور پر ہوئی ہے۔متعلقہ تھانوں میں قانون کی متعلقہ دفعات کے تحت مقدمات درج کر لئے گئے ہیں۔

سات قمار باز گرفتار

سرینگر: (ریلیز) اطلاع ملنے پر سمبل پولیس اسٹیشن نے فوری کارروائی کرتے ہوئے قمار بازی میں ملوث سات افراد کو گرفتار کر لیا تلاشی کے دوران 18,500 روپے کی نقدی اور تاش کے پتے برآمد ہوئے جنہیں پولیس نے ضبط کر لیا۔

سپیکر نے حلقہ چرارِ شریف میں ترقیاتی کاموں کا جائزہ لیا

کام کی بروقت تکمیل معیاری عمل درآمد پر زور دِیا



سری نگر/ 28 نومبر (انفو) سپیکر جموں وکشمیر قانون ساز اسمبلی عبدالرحیم راتھر نے آج ایک تفصیلی جائزہ میٹنگ کی صدارت کی جس میں حلقہ چرارِ شریف میں مختلف سکیموں کے تحت رواں مالی برس دوران جاری ترقیاتی کاموں اور مجوزہ منصوبوں کی طبعی ومالی پیش رفت کا جائزہ لیا گیا۔میٹنگ میں پوسمرگ ڈیولپمنٹ اتھارٹی، ہانچن، نیل ناگ، درگام میں حضرت شیخ العالمؒ کی زیارت گاہ اور نمبلہار میں حضرت صمد میرؒ زیارت شریف سے متعلق ترقیاتی اقدامات اور حلقے میں مختلف محکموں کی جانب سے انجام دیئے جا رہے دیگر کاموں کی پیش رفت کا بھی جائزہ لیا گیا۔میٹنگ میں چیف کنزرویٹر آف فارسٹ کشمیر، ڈائریکٹر ٹورازم کشمیر، چیف ایگزیکٹو آفیسر یوسمرگ ڈیولپمنٹ اتھارٹی، سب ڈویژنل مجسٹریٹ چاڈورہ، ڈویژنل فارسٹ آفیسر بڈگام، محکمہ (باقی صفحہ 4 پر)

منفی 2.4 ڈگری کے ساتھ سرینگر میں اب تک کی سرد ترین رات

خشک موسمی صورتحال کے باعث شبانہ سردیوں میں مزید اضافہ کا امکان/محکمہ موسمیات



سرینگر، 28 نومبر (کے این ایس): وادیِ کشمیر بھر میں سردی کی شدت میں مزید اضافہ ہو گیا ہے اور بیشتر میدانی و پہاڑی مقامات پر شبانہ درجہ حرارت نقطہ انجماد سے نیچے برقرار ہے۔جنوبی کشمیر کے ضلع شوپیاں میں وادی کا سب سے کم درجہ حرارت منفی 4.1 ڈگری سیلسیس ریکارڈ کیا گیا، جس کے بعد پلوامہ میں پارہ منفی 3.8 ڈگری سیلسیس درج ہوا۔کشمیر نیوز سروس کے مطابق گرمائی دارالحکومت سرینگر میں کم سے کم درجہ حرارت منفی 2.4 ڈگری سیلسیس ریکارڈ کیا گیا، جو اس موسم کے معمول کے اوسط درجہ حرارت سے 2 ڈگری کم ہے۔شدید سردی کے باعث صبح اور شام کے اوقات میں ٹھنڈک کی شدت نمایاں طور پر بڑھ گئی ہے۔وادی کے اہم مقامات کا درجہ حرارت؛ گلمرگ واحد بڑا سیاحتی مقام جہاں پارہ صفر سے اوپر رہا۔محکمہ موسمیات کے اعداد وشمار کے مطابق وادیِ کشمیر کے دیگر اہم شہروں اور سیاحتی مقامات پر درجہ حرارت کی صورتحال درج ذیل رہی: پہلگام اور قاضی گنڈ: جنوبی کشمیر کے مشہور سیاحتی مقام پہلگام میں (باقی صفحہ 4 پر)

70 کروڑ روپے کی مبینہ سرمایہ کاری فراڈ۔ای ڈی کے جموں وکشمیر اور پنجاب میں 8 مقامات پر چھاپے

سرینگر/28 نومبر/یو این ایس/ انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (ای ڈی) نے جمعہ کے روز جموں وکشمیر اور پنجاب میں آٹھ مقامات پر چھاپے مارے۔یہ کارروائی سابق سشستر سیما بل (ایس ایس بی) اہلکار گرومیت سنگھ اور اس کے ساتھیوں سے منسلک 70 کروڑ روپے کے مبینہ سرمایہ کاری فراڈ کے سلسلے میں انجام دی گئی۔اس دوران تقریباً 47 لاکھ روپے کے بینک بیلنس منجمد کرنے کے علاوہ دو مہنگی گاڑیاں بھی ضبط کی گئیں۔ای ڈی کے جموں سب زونل دفتر نے 27 نومبر کو انسدادِ منی لانڈرنگ ایکٹ (PMLA) 2002 کے تحت جموں وکشمیر کے کٹھوعہ اور ادھم پور جبکہ پنجاب کے پٹھانکوٹ میں مختلف مقامات پر تلاشی کارروائی انجام دی۔ای ڈی کے ایک بیان کے مطابق، تحقیقات کا تعلق مبینہ طور پر 'سیف انویسٹمنٹ پلان' نامی ایک ایسی اسکیم سے ہے، جس کے ذریعے حاضر سروس اور ریٹائرڈ ایس ایس بی اہلکاروں سمیت دیگر سرمایہ (باقی صفحہ 4 پر)

یمن اور سعودی عرب کے درمیان جاری کشیدگی ایک بار پھر شدت اختیار کر گئی

یمن کے جنوبی ساحل کے قریب ایک مال بردار جہاز کو مسلح افراد نے ہائی جیک کر لیا، سعودی عرب کا حوثیوں کے دو میزائل ناکام بنانے کا دعویٰ

صنعا، ریاض/28/نومبر/(روشنی مانیٹرنگ ڈیسک) یمن اور سعودی عرب کے درمیان جاری کشیدگی ایک بار پھر شدت اختیار کر گئی ہے۔ ایک جانب یمن کے جنوبی ساحل کے قریب ایک مال بردار جہاز کو مسلح افراد نے ہائی جیک کر لیا ہے، جبکہ دوسری جانب سعودی عرب نے دعویٰ کیا ہے کہ اس نے گذشتہ دو روز کے دوران ریاض اور ملک کے جنوبی علاقوں کو نشانہ بنانے والے دو حوثی میزائلوں کو تباہ کر دیا ہے۔ موصولہ اطلاعات کے مطابق برطانیہ کی سمندری نگرانی کی ایجنسی یونائیٹڈ کنگڈم میری ٹائم ٹریڈ آپریشنز (یو کے ایم ٹی او) کے مطابق یمن کے ساحلی شہر بلحاف سے تقریباً 120 کلومیٹر دور 'غیر مجاز افراد' ایک مال بردار جہاز پر سوار ہوئے اور اس کا کنٹرول سنبھال لیا۔ یہ واقعہ ایسے وقت میں پیش آیا ہے جب ہارن آف افریقہ اور خلیج عدن کے اطراف سمندری قزاقی کے واقعات میں اضافہ دیکھا جا رہا ہے۔ دوسری جانب سعودی زیر قیادت اتحاد کے ترجمان میجر جنرل ترکی المالکی نے کہا ہے کہ حوثی گروپ کی جانب سے سعودی عرب کے جنوبی علاقے کی طرف داغا گیا ایک بیلسٹک میزائل فضائی دفاعی نظام نے راستے میں ہی تباہ کر دیا۔ اس سے ایک روز قبل سعودی حکام نے اعلان کیا تھا کہ ریاض کی طرف داغا گیا ایک کروز میزائل بھی مار گرایا گیا ہے۔ حوثیوں سے وابستہ ذرائع ابلاغ نے دعویٰ کیا تھا کہ یہ کارروائی سعودی فضائی حملوں کے جواب میں کی گئی۔ حوثیوں کے زیر انتظام یمنی خبر رساں اداروں کے مطابق سعودی اتحاد نے دارالحکومت صنعا سمیت مختلف علاقوں میں فضائی حملے کیے ہیں۔ حوثی ٹی وی چینل المسیرہ نے دعویٰ کیا کہ صنعا کے ایک رہائشی علاقے پر حملے میں 13 افراد زخمی ہوئے جبکہ متعدد گھروں اور دکانوں کو نقصان پہنچا۔ ادھر حوثیوں سے وابستہ یمنی مسلح افواج کے ترجمان یحییٰ سریع نے دعویٰ کیا ہے کہ گذشتہ 24 گھنٹوں کے دوران سعودی افواج نے صنعا سمیت یمن کی نو گورنریوں پر 104 فضائی اور میزائل حملے کیے۔ ان کے مطابق حملوں میں الجوف، تعز، عمران، حجہ، صعدہ، الحدیدہ، لحج، البیضاء اور الضالع کے علاقوں کو نشانہ بنایا گیا۔ یمنی ذرائع ابلاغ کے مطابق سعودی جنگی طیاروں نے تعز، اب اور صنعا میں بجلی گھروں، گیس کی تنصیبات اور ایندھن ذخیرہ کرنے والے مراکز پر بھی حملے کیے ہیں۔ رپورٹس کے مطابق موچا پاور سٹیشن کو ایک بار پھر نشانہ بنایا گیا جبکہ گیس کی ترسیل اور تقسیم سے متعلق تنصیبات کو بھی نقصان پہنچا۔ ادھر امریکی سینٹرل کمانڈ (سینٹکام) نے ایرانی فوج کے ایک کمانڈر کے متعدد دعوؤں کو 'جھوٹا' قرار دیتے ہوئے ان کی تردید کی ہے۔ بظاہر یہ ردعمل ایرانی بحریہ کے سربراہ ریئر ایڈمرل شہرام ایرانی کے ایرانی سرکاری ٹی وی (آئی آر آئی بی) کو دیے گئے انٹرویو کے جواب میں سامنے آیا ہے۔ موصولہ اطلاعات کے مطابق سینٹ کام نے ایکس پر اپنے بیان میں کہا کہ 'ایران کے پاس اب بحریہ نہیں ہے۔ ایرانی فوجی کمانڈر نے جس صورت حال کی وضاحت کی، وہ بھی ایک من گھڑت کہانی ہے جو جھوٹ پر مبنی ہے۔' ایرانی بحریہ کے سربراہ نے اپنے انٹرویو میں کہا تھا کہ ایران کی بندرگاہیں فعال ہیں، بحریہ جہازوں کو حفاظتی حصار فراہم کر رہی ہے اور امریکی بحری ناکہ بندی توڑنے کی کوششیں جاری ہیں۔ سینٹکام نے اس دعوے کی بھی تردید کی کہ امریکی طیارہ بردار جہاز ابراہم لنکن کو ایران اور امریکہ و اسرائیل کے درمیان 28 فروری کو شروع ہونے والی جنگ کے پہلے روز نشانہ بنایا گیا تھا۔ سینٹ کام کے مطابق اس کا بحری بیڑا ایران کی جانب سے کبھی حملے کا نشانہ نہیں بنا۔

غزہ میں 'ڈاکٹرز ود آؤٹ بارڈرز' کے کلینک پر حملہ، اسرائیل کا دو افراد جاں بحق



غزہ/28/نومبر/(روشنی مانیٹرنگ ڈیسک) غزہ میں طبی امداد فراہم کرنے والی بین الاقوامی تنظیم 'ڈاکٹرز ود آؤٹ بارڈرز' کے ایک کلینک پر اسرائیلی حملے میں اس کے دو کارکن ہلاک ہو گئے ہیں۔ اسرائیلی فوج نے دعویٰ کیا ہے کہ ہلاک ہونے والے دونوں افراد حماس کے ارکان تھے اور ان میں سے ایک حماس کے توپ خانے کے یونٹ کا کمانڈر تھا۔ موصولہ اطلاعات کے مطابق اسرائیلی فوج کے مطابق دونوں افراد غزہ شہر میں واقع کلینک میں سکیورٹی گارڈز کے طور پر کام کرتے تھے۔ دوسری جانب 'ڈاکٹرز ود آؤٹ بارڈرز' نے دونوں کارکنوں کی ہلاکت پر گہرے دکھ کا اظہار کرتے ہوئے حملے کو 'تنظیم کے لیے براہِ راست دھچکا' قرار دیا ہے۔ تنظیم نے ایکس پر اپنے بیان میں کہا کہ 'اس کی عمارتوں پر تنظیم کے نشانات واضح طور پر موجود تھے اور اس نے ان مقامات کے بارے میں اسرائیلی فوج کو پہلے ہی آگاہ کر دیا تھا۔' تنظیم کے مطابق اسرائیلی فوج کو معلوم تھا کہ یہ عمارتیں اس کے زیر استعمال ہیں۔ اس سے قبل 'ڈاکٹرز ود آؤٹ بارڈرز' نے بتایا تھا کہ ان دو کارکنوں کی ہلاکت کے بعد غزہ میں ہلاک ہونے والے اس کے کارکنوں کی تعداد 17 ہو گئی ہے۔ اسرائیلی فوج نے ہلاک ہونے والے دونوں افراد کو حماس کے ارکان قرار دیا ہے، تاہم اس دعوے اور ان کی تنظیم میں حیثیت کے بارے میں 'ڈاکٹرز ود آؤٹ بارڈرز' کے بیان میں تفصیل موجود نہیں۔ ایک سال سے زیادہ عرصہ قبل جنگ بندی کا معاہدہ ہونے کے باوجود غزہ پر اسرائیلی حملے جاری ہیں۔ ادھر پی ایس آئی کے مطابق اسرائیلی آبادکاروں نے گزشتہ ۲۴ گھنٹوں کے دوران مقبوضہ مغربی کنارے کی گورنریوں نابلس، رام اللہ، الخلیل، سلفیت اور طوباس میں فلسطینی شہریوں، ان کی املاک اور زرعی اراضی پر حملوں کا ایک سلسلہ شروع کر رکھا ہے۔ نابلس گورنری میں آبادکاروں نے شہر کے جنوب میں واقع گاؤں عورتا پر دھاوا بولا، جبکہ اسی دوران دیگر آبادکاروں نے گورنری کے مشرق میں سہل بیت فوریک کے علاقے میں قائم غیر قانونی آبادکاری چوکی کے قریب اجتماع کیا۔ رام اللہ میں آبادکاروں نے شہر کے شمال مشرق میں المغیر اور ابوفلاح دیہات کو ملانے والی مرج سبیح سڑک سے گزرنے والی شہریوں کی گاڑیوں پر حملے کیے، جبکہ گورنری کے شمال مغرب میں المسعودیہ کے علاقے میں ایک آبادکار نے فلسطینی خاندان کو لے جانے والی گاڑی کا راستہ روکا۔

گلشن کلچرل فورم کشمیر اور جموں و کشمیر کلچرل اکیڈیمی کے اہتمام سے

ٹاون ہال بیروہ میں یوم غلام حسن شہباز منعقد

سرینگر/28/نومبر/(پریس ریلیز) وادی کے معروف ادیب، شاعر صوفی اور محقق حکیم غلام حسن بدرنی اور ماسٹر غلام محمد ڈار نے حکیم غلام حسن شہباز کی زندگی اور ادبی کارناموں پر مقالے پیش کی۔ نظامت کے فرائض فورم کے سیکریٹری خورشید خاموش نے انجام دی۔ واضح رہے اس سال کا شہباز ایوارڈ وادی کے سرکردہ محقق ادیب اور مذہبی سکالر الحاج انیس کاظمی کو عطا کیا گیا۔ اس کاوش کو ادبی حلقوں میں کافی سراہا گیا۔ پروگرام کی دوسری نشست میں حکیم شہباز کی ادبی، علمی، ثقافتی اور طبعی شعبے میں انکی گراں قدر خدمات کو اجاگر کیا گیا۔



تیسری نشست میں مقامی شاعروں نے مرحوم شہباز کو منظوم خراج عقیدت پیش کیا۔ اس شاعرانہ نشست میں جن شعراء اور دیگر لوگوں نے شرکت کی ان میں مقبول شیدا، علی محمد گوہر، غلام حسن درویش، عبدالاحد دلبر، غلام حسن شائق، اکبر کلان، لطیف نیازی، عبدالاحد گلشن، عبدالاحد شہباز، سید شائستہ بخاری، عبدالرحمان پنڈت، عاشق جبین، عاشق مہاجر، عاشق مہاجر، خورشید خاموش، گلشن بدرنی، منیر ڈار، محمد سلیم وانی اور احمد بن فیاض شامل تھے۔

ڈار شہباز کی 29 ویں برسی کے سلسلے میں آج ٹاون ہال بیروہ میں گلشن کلچرل فورم کشمیر نے جموں وکشمیر اکیڈمی آف آرٹ کلچرل اینڈ لینگویجز کے اشتراک سے ایک پروقار ادبی تقریب منعقد کی۔ تقریب کی صدارت معروف ادیب، شاعر اور محقق پروفیسر بشر بشیر نے کی۔ میر واعظ وسطی کشمیر مولوی سید عبدل لطیف بخاری نے مہمانِ خصوصی کی حیثیت تقریب میں شرکت کی۔ گلشن کلچرل فورم کے صدر سید بشیر کوثر اور ماسٹر غلام محمد ڈار بھی صدارتی ایوان میں موجود تھے۔ گلشن کلچرل فورم کشمیر کے زیر اہتمام ٹاؤن ہال بیروہ، ضلع بڈگام میں ایک خصوصی یادگاری تقریب منعقد ہوئی۔ یہ تقریب گلشن کلچرل فورم کشمیر کے صدر سید بشیر کوثر کی قیادت میں منعقد ہوئی، جس میں جموں وکشمیر اکیڈمی آف آرٹ، کلچر اینڈ لینگویجز، سرینگر نے بھی شرکت کی۔ تقریب کی صدارت بشار بشیر نے کی، جبکہ حکیم غلام حسن شہباز کے رشتہ دار اور ماہر تعلیم غلام محمد ڈار بھی موجود تھے۔ اس موقع پر میر واعظ وسطی کشمیر سید عبدل اللطیف بخاری، سید بشیر کوسر، گلشن بدرانی اور معروف شاعر خورشید خاموش سمیت متعدد ادیبوں، شاعروں، دانشوروں اور ادب دوست شخصیات نے شرکت کی۔ میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے گلشن بدرانی نے کہا کہ گلشن کلچرل فورم کشمیر گزشتہ تقریباً دو دہائیوں سے ہر سال یومِ شہباز مناتا آ رہا ہے، تاکہ حکیم غلام حسن شہباز کی کشمیری زبان، ادب اور تصوف کے حوالے سے غیر معمولی خدمات کو یاد کیا جا سکے۔ انہوں نے کہا کہ حکیم شہباز نے کشمیری زبان وادب اور تصوف کے میدان میں نمایاں خدمات انجام دی ہیں، تاہم ان کی شخصیت اور علمی وادبی کارناموں کو ابھی تک وہ عوامی پذیرائی حاصل نہیں ہو سکی جس کے وہ مستحق ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ تقریب کے دوران حکیم شہباز کی زندگی اور خدمات کے مختلف پہلوؤں پر تحقیقی مقالے اور ادبی مضامین بھی پیش کیے گئے۔ گلشن بدرانی نے مزید کہا کہ بیروہ اور اس کے ملحقہ علاقوں سمیت مختلف مقامات سے ادیبوں، شاعروں، دانشوروں اور ادب دوست افراد نے تقریب میں شرکت کر کے حکیم شہباز کو خراجِ عقیدت پیش کیا۔ انہوں نے اس عزم کا اظہار کیا کہ ان کی ادبی اور روحانی خدمات کو وسیع پیمانے پر اجاگر کرنے کی کوششیں جاری رکھی جائیں گی۔ حکیم شہباز کے علمی کام کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے ان کی کتاب *زولوجی (Zoology)* کو کشمیری ادب میں ایک اہم اور ابتدائی علمی کاوش قرار دیا۔ ان کا کہنا تھا کہ حکیم شہباز نے ایسے دور میں وسیع مطالعہ اور تحقیق کی جب تعلیمی اور تحقیقی وسائل انتہائی محدود تھے۔ تقریب میں معروف کشمیری سوشل میڈیا انفلوئنسر اور ماہر تعلیم منیر نے بھی شرکت کی۔ انہوں نے کشمیری زبان اور ثقافت کے فروغ کے ساتھ نئی نسل کو کشمیر کے ادبی اور ثقافتی ورثے سے جوڑنے کی اہمیت پر زور دیا۔ اس موقع پر گلشن کلچرل فورم کشمیر کے صدر سید بشیر کوثر نے کہا کہ موجودہ دور میں نوجوان نسل منشیات کی لت، بے روزگاری اور دیگر سماجی برائیوں جیسے سنگین مسائل سے دوچار ہے۔ ایسے حالات میں حکیم غلام حسن شہباز جیسی عظیم ادبی اور روحانی شخصیات کی شاعری، تحریریں اور تعلیمات نوجوانوں کی مثبت رہنمائی میں اہم کردار ادا کر سکتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جب نوجوان اپنے اسلاف، ان کی روایات، مذہبی اقدار، عقائد اور فنون وثقافت سے واقف ہوں گے تو ان میں مثبت سوچ اور بہتر اخلاقی اقدار پروان چڑھیں گی۔ اس طرح سماجی برائیوں پر قابو پانے اور نوجوانوں کو صحیح راستے پر گامزن کرنے میں مدد مل سکتی ہے۔ سید بشیر کوثر نے کشمیر کی عظیم ادبی اور روحانی شخصیات کی تعلیمات کو نئی نسل تک پہنچانے کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے کہا کہ یہ ادبی مشن کئی دہائیوں سے جاری ہے اور ان شاء اللہ مستقبل میں بھی جاری رہے گا۔ انہوں نے کہا، ''یہ ہمارا مشن ہے، یہی ہمارا پروگرام ہے اور یہی ہمارا اصول ہے۔'' تقریب کی صدارت کرتے ہوئے بشار بشیر نے کشمیر کے عظیم تہذیبی اور تمدنی ورثے کو محفوظ رکھنے اور اپنی ثقافتی شناخت برقرار رکھنے کی ضرورت پر زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ آنے والی نسلوں، خصوصاً نوجوانوں کو اپنے اسلاف اور ان کی قائم کردہ ادبی تحریک سے جڑے رہنا چاہیے۔ سابقہ نسلوں نے اپنی ذمہ داریاں نبھاتے ہوئے قیمتی علمی وادبی خدمات انجام دی ہیں اور اب موجودہ نسل کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس ورثے کو آگے بڑھائے۔ بشار بشیر نے حکیم غلام حسن شہباز کو بزمِ ادب بیروہ کی روحِ رواں قرار دیتے ہوئے ان کی تحقیقی اور علمی خدمات کو سراہا۔ انہوں نے حکیم شہباز کی کتاب *زولوجی (Zoology)* کا حوالہ دیتے ہوئے بتایا کہ یہ تصنیف علم الحیوانات اور علم النباتات کے موضوعات کا احاطہ کرتی ہے اور سینٹرل انسٹی ٹیوٹ آف انڈین لینگویجز (CIIL)، میسور کے مالی تعاون سے شائع ہوئی۔ انہوں نے اسے کشمیری زبان میں اپنی نوعیت کی پہلی تصنیف قرار دیا۔ انہوں نے مزید بتایا کہ حکیم شہباز کی کلیات بھی شائع ہو کر منظرِ عام پر آ چکی ہے، تاہم ان کا بہت سا ادبی کلام اب بھی اشاعت کا منتظر ہے۔ پروفیسر بشار بشیر نے تجویز پیش کی کہ علاقے سے وابستہ ادیبوں، شاعروں، علماء اور طلبہ کو ایک مشترکہ پلیٹ فارم یا تنظیم کے ذریعے متحد کیا جائے، تاکہ سابقہ نسلوں کی علمی وادبی خدمات اور ان کے قائم کردہ ورثے کو محفوظ رکھتے ہوئے نئی نسل تک منتقل کیا جا سکے۔ اس موقع پر ماہرِ تعلیم اور حکیم شہباز کے خاندان سے تعلق رکھنے والے غلام محمد ڈار نے بھی خطاب کیا اور حکیم شہباز کے ساتھ اپنے خاندان کے قریبی تعلقات اور وابستگی کے حوالے سے خیالات کا اظہار کیا۔ میر واعظ وسطی کشمیر سید اللطیف بخاری نے بھی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کشمیر کے ادبی، ثقافتی اور روحانی ورثے کے تحفظ کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ تقریب کے دوران حکیم غلام حسن شہباز کشمیری کی زندگی، علمی مقام اور ادبی خدمات کے مختلف پہلوؤں پر تفصیلی گفتگو کی گئی اور انہیں شاندار خراجِ عقیدت پیش کیا گیا۔ آخر میں معروف شاعر خورشید خاموش نے کلماتِ تشکر ادا کرتے ہوئے مہمانوں، شرکاء []، ادیبوں، شاعروں اور منتظمین کا شکریہ ادا کیا۔ سید افتخار حسین نے بھی تقریب سے خطاب کیا اور حکیم غلام حسن شہباز کشمیری کی علمی، ادبی اور ثقافتی خدمات پر روشنی ڈالتے ہوئے کشمیری زبان وادب کے فروغ اور ادبی ورثے کے تحفظ کی اہمیت پر زور دیا۔ تقریب کے اختتام پر گلشن کلچرل فورم کشمیر اور دیگر ادب دوست شخصیات نے اس عزم کا اعادہ کیا کہ حکیم غلام حسن شہباز کے علمی وادبی ورثے کو محفوظ رکھنے اور کشمیری زبان، ادب اور ثقافتی شناخت کو نئی نسل تک پہنچانے کے لیے اپنی کوششیں جاری رکھی جائیں گی۔

یومِ حکیم غلام حسن شہباز کشمیری بیروہ میں منایا گیا؛ مقررین کا کشمیری ادبی ورثے کے تحفظ پر زور

نوجوان نسل کو اپنے اسلاف کے علمی وادبی ورثے سے جوڑنا وقت کی اہم ضرورت، مقررین، محدود وسائل کے باوجود حکیم شہباز نے علمی وتحقیقی میدان میں نمایاں کام کیا، گلشن بدرانی

بڈگام/28/نومبر/تنویر حسین/معروف کشمیری دانشور، شاعر اور صوفی شخصیت حکیم غلام حسن شہباز کشمیری کی زندگی، ادبی خدمات اور علمی وثقافتی ورثے کو خراجِ عقیدت پیش کرنے کے لیے گلشن کلچرل فورم کشمیر کے زیرِ اہتمام ٹاؤن ہال بیروہ، ضلع بڈگام میں ایک خصوصی یادگاری تقریب منعقد ہوئی۔ یہ تقریب گلشن کلچرل فورم کشمیر کے صدر سید بشیر کوثر کی قیادت میں منعقد ہوئی، جس میں جموں وکشمیر اکیڈمی آف آرٹ، کلچر اینڈ لینگویجز، سرینگر نے بھی شرکت کی۔ تقریب کی صدارت بشار بشیر نے کی، جبکہ حکیم غلام حسن شہباز کے رشتہ دار اور ماہر تعلیم غلام محمد ڈار بھی موجود تھے۔ اس موقع پر میر واعظ وسطی کشمیر سید عبدل اللطیف بخاری، سید بشیر کوسر، گلشن بدرانی اور معروف شاعر خورشید خاموش سمیت متعدد ادیبوں، شاعروں، دانشوروں اور ادب دوست شخصیات نے شرکت کی۔ میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے گلشن بدرانی نے کہا کہ گلشن کلچرل فورم کشمیر گزشتہ تقریباً دو دہائیوں سے ہر سال یومِ شہباز مناتا آ رہا ہے، تاکہ حکیم غلام حسن شہباز کی کشمیری زبان، ادب اور تصوف کے حوالے سے غیر معمولی خدمات کو یاد کیا جا سکے۔ انہوں نے کہا کہ حکیم شہباز نے کشمیری زبان وادب اور تصوف کے میدان میں نمایاں خدمات انجام دی ہیں، تاہم ان کی شخصیت اور علمی وادبی کارناموں کو ابھی تک وہ عوامی پذیرائی حاصل نہیں ہو سکی جس کے وہ مستحق ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ تقریب کے دوران حکیم شہباز کی زندگی اور خدمات کے مختلف پہلوؤں پر تحقیقی مقالے اور ادبی مضامین بھی پیش کیے گئے۔ گلشن بدرانی نے مزید کہا کہ بیروہ اور اس کے ملحقہ علاقوں سمیت مختلف مقامات سے ادیبوں، شاعروں، دانشوروں اور ادب دوست افراد نے تقریب میں شرکت کر کے حکیم شہباز کو خراجِ عقیدت پیش کیا۔ انہوں نے اس عزم کا اظہار کیا کہ ان کی ادبی اور روحانی خدمات کو وسیع پیمانے پر اجاگر کرنے کی کوششیں جاری رکھی جائیں گی۔ حکیم شہباز کے علمی کام کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے ان کی کتاب *زولوجی (Zoology)* کو کشمیری ادب میں ایک اہم اور ابتدائی علمی کاوش قرار دیا۔ ان کا کہنا تھا کہ حکیم شہباز نے ایسے دور میں وسیع مطالعہ اور تحقیق کی جب تعلیمی اور تحقیقی وسائل انتہائی محدود تھے۔ تقریب میں معروف کشمیری سوشل میڈیا انفلوئنسر اور ماہر تعلیم منیر نے بھی شرکت کی۔ انہوں نے کشمیری زبان اور ثقافت کے فروغ کے ساتھ نئی نسل کو کشمیر کے ادبی اور ثقافتی ورثے سے جوڑنے کی اہمیت پر زور دیا۔ اس موقع پر گلشن کلچرل فورم کشمیر کے صدر سید بشیر کوثر نے کہا کہ موجودہ دور میں نوجوان نسل منشیات کی لت، بے روزگاری اور دیگر سماجی برائیوں جیسے سنگین مسائل سے دوچار ہے۔ ایسے حالات میں حکیم غلام حسن شہباز جیسی عظیم ادبی اور روحانی شخصیات کی شاعری، تحریریں اور تعلیمات نوجوانوں کی مثبت رہنمائی میں اہم کردار ادا کر سکتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جب نوجوان اپنے اسلاف، ان کی روایات، مذہبی اقدار، عقائد اور فنون وثقافت سے واقف ہوں گے تو ان میں مثبت سوچ اور بہتر اخلاقی اقدار پروان چڑھیں گی۔ اس طرح سماجی برائیوں پر قابو پانے اور نوجوانوں کو صحیح راستے پر گامزن کرنے میں مدد مل سکتی ہے۔ سید بشیر کوثر نے کشمیر کی عظیم ادبی اور روحانی شخصیات کی تعلیمات کو نئی نسل تک پہنچانے کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے کہا کہ یہ ادبی مشن کئی دہائیوں سے جاری ہے اور ان شاء اللہ مستقبل میں بھی جاری رہے گا۔ انہوں نے کہا، ''یہ ہمارا مشن ہے، یہی ہمارا پروگرام ہے اور یہی ہمارا اصول ہے۔'' تقریب کی صدارت کرتے ہوئے بشار بشیر نے کشمیر کے عظیم تہذیبی اور تمدنی ورثے کو محفوظ رکھنے اور اپنی ثقافتی شناخت برقرار رکھنے کی ضرورت پر زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ آنے والی نسلوں، خصوصاً نوجوانوں کو اپنے اسلاف اور ان کی قائم کردہ ادبی تحریک سے جڑے رہنا چاہیے۔ سابقہ نسلوں نے اپنی ذمہ داریاں نبھاتے ہوئے قیمتی علمی وادبی خدمات انجام دی ہیں اور اب موجودہ نسل کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس ورثے کو آگے بڑھائے۔ بشار بشیر نے حکیم غلام حسن شہباز کو بزمِ ادب بیروہ کی روحِ رواں قرار دیتے ہوئے ان کی تحقیقی اور علمی خدمات کو سراہا۔ انہوں نے حکیم شہباز کی کتاب *زولوجی (Zoology)* کا حوالہ دیتے ہوئے بتایا کہ یہ تصنیف علم الحیوانات اور علم النباتات کے موضوعات کا احاطہ کرتی ہے اور سینٹرل انسٹی ٹیوٹ آف انڈین لینگویجز (CIIL)، میسور کے مالی تعاون سے شائع ہوئی۔ انہوں نے اسے کشمیری زبان میں اپنی نوعیت کی پہلی تصنیف قرار دیا۔ انہوں نے مزید بتایا کہ حکیم شہباز کی کلیات بھی شائع ہو کر منظرِ عام پر آ چکی ہے، تاہم ان کا بہت سا ادبی کلام اب بھی اشاعت کا منتظر ہے۔ پروفیسر بشار بشیر نے تجویز پیش کی کہ علاقے سے وابستہ ادیبوں، شاعروں، علماء اور طلبہ کو ایک مشترکہ پلیٹ فارم یا تنظیم کے ذریعے متحد کیا جائے، تاکہ سابقہ نسلوں کی علمی وادبی خدمات اور ان کے قائم کردہ ورثے کو محفوظ رکھتے ہوئے نئی نسل تک منتقل کیا جا سکے۔ اس موقع پر ماہرِ تعلیم اور حکیم شہباز کے خاندان سے تعلق رکھنے والے غلام محمد ڈار نے بھی خطاب کیا اور حکیم شہباز کے ساتھ اپنے خاندان کے قریبی تعلقات اور وابستگی کے حوالے سے خیالات کا اظہار کیا۔ میر واعظ وسطی کشمیر سید اللطیف بخاری نے بھی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کشمیر کے ادبی، ثقافتی اور روحانی ورثے کے تحفظ کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ تقریب کے دوران حکیم غلام حسن شہباز کشمیری کی زندگی، علمی مقام اور ادبی خدمات کے مختلف پہلوؤں پر تفصیلی گفتگو کی گئی اور انہیں شاندار خراجِ عقیدت پیش کیا گیا۔ آخر میں معروف شاعر خورشید خاموش نے کلماتِ تشکر ادا کرتے ہوئے مہمانوں، شرکاء []، ادیبوں، شاعروں اور منتظمین کا شکریہ ادا کیا۔ سید افتخار حسین نے بھی تقریب سے خطاب کیا اور حکیم غلام حسن شہباز کشمیری کی علمی، ادبی اور ثقافتی خدمات پر روشنی ڈالتے ہوئے کشمیری زبان وادب کے فروغ اور ادبی ورثے کے تحفظ کی اہمیت پر زور دیا۔ تقریب کے اختتام پر گلشن کلچرل فورم کشمیر اور دیگر ادب دوست شخصیات نے اس عزم کا اعادہ کیا کہ حکیم غلام حسن شہباز کے علمی وادبی ورثے کو محفوظ رکھنے اور کشمیری زبان، ادب اور ثقافتی شناخت کو نئی نسل تک پہنچانے کے لیے اپنی کوششیں جاری رکھی جائیں گی۔

ماسکو خطے کی جانب ۴۶۰ سے زائد ڈرون

روس کا ۱۲۴۶ ڈرون مار گرانے کا دعویٰ

ماسکو/28/نومبر/(پی ایس آئی) روسی دارالحکومت ماسکو اور اس کے آس پاس کے علاقے جمعہ کی رات سے سنیچر کی صبح تک ایک بڑے ڈرون حملے کی زد میں رہے۔ ماسکو کے میئر سرگئی سوبیانن کے مطابق اس دوران ماسکو خطے کی طرف بڑھے، جن میں سے ۱۲۳ کو دارالحکومت کی طرف آتے ہوئے راستے ہی میں مار گرایا گیا۔ میئر نے یہ نہیں بتایا کہ پورے خطے میں مجموعی طور پر کتنے ڈرون تباہ کیے گئے۔ روس کی وزارت دفاع نے دعویٰ کیا کہ رات بھر میں اس کے فضائی دفاعی نظام نے یوکرین کے ۱۲۴۶ ڈرون تباہ کیے۔ وزارت کے مطابق یہ ڈرون ۱۴ روسی علاقوں، باشقورتستان اور روس کے زیر قبضہ کریمیا کے اوپر گرائے گئے۔ ان روسی اعداد وشمار اور نقصان کی آزادانہ تصدیق نہیں ہو سکی، جبکہ رپورٹس آنے تک یوکرین کی جانب سے کوئی بیان سامنے نہیں آیا تھا۔ حملے کی وجہ سے ماسکو خطے کے ونوکوو اور دوموڈیڈووو ہوائی اڈوں پر پروازوں پر پابندیاں لگائی گئیں۔ آزاد روسی ذرائع ابلاغ کے مطابق کالوگا، پینزا، سارا توف اور تامبوف کے ہوائی اڈوں پر بھی پروازیں متاثر ہوئیں۔ شیریمیتیو وہوائی اڈے پر باضابطہ پابندی نہیں تھی، البتہ ایک پرواز میں تاخیر کی اطلاع ملی۔ دوسری طرف یوکرین کے زاپوریژیا علاقے کے سربراہ ایوان فیدوروف نے کہا کہ روس نے ۲۴ گھنٹوں میں ان کے علاقے پر ۷۰۰ سے زیادہ ڈرون داغے، جن سے ایک شخص جاں بحق اور پانچ زخمی ہوئے۔ دنیپر وپیتروفسک علاقے میں بھی ۲۰ سے زائد ڈرون حملے ہوئے اور دنیپر وشہر میں پانچ افراد زخمی ہوئے۔ جمعہ کو یوکرین کے دفاعی گروپ بریوون نے بتایا کہ بلسک نامی لیزر ہتھیار نے پہلی بار روس کے جیٹ انجن والے گیران ڈرون کو مار گرایا، تاہم گروپ نے کہا کہ یہ نظام ابھی بڑے پیمانے پر استعمال کے لیے تیار نہیں ہے۔ اس سے پہلے بھی روس ۱۶ نومبر کی رات ۱۳۳۶ اور اگلی رات ۱۴۴۱ یوکرینی ڈرون گرانے کا دعویٰ کر چکا ہے۔ ۱۷ نومبر کو یوکرین کے حملے میں کریمیا پل کی سڑک کا ایک حصہ گر گیا تھا، البتہ ریل کا حصہ کام کر رہا ہے۔ یوکرین کے صدر وولودیمیر زیلنسکی اس ہفتے دو بار خبردار کر چکے ہیں کہ روس یوکرین پر ایک نئے بڑے حملے کی تیاری کر رہا ہے۔ اب نظریں اس بات پر ہیں کہ کیا روس جوابی کارروائی کرتا ہے اور یوکرین اس حملے پر کیا مؤقف اختیار کرتا ہے۔

بغداد کا اعلیٰ سکیورٹی وفد تہران پہنچ گیا

اہم امور پر بات چیت متوقع

تہران/28/نومبر/(روشنی مانیٹرنگ ڈیسک) ایران میں عراق کے سفیر نے اعلان کیا ہے کہ عراق کا ایک اعلیٰ سطح کا سکیورٹی وفد تہران کا دورہ کر رہا ہے۔ موصولہ اطلاعات کے مطابق یاسر عبدالزہرہ حجاج نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر ایک پیغام میں وفد کے دورے کا حوالہ دیتے ہوئے لکھا: 'آنے والے چند گھنٹوں میں سب کی نظریں تہران پر ہوں گی، جہاں عراق کا ایک اعلیٰ سطح کا سکیورٹی وفد سٹریٹجک اہمیت اور انتہائی حساس نوعیت کے مسائل پر مذاکرات کر رہا ہے۔' انھوں نے کہا کہ مذاکرات کے اہم موضوعات میں 'دہشت گردی اور سمگلنگ کے خلاف جنگ، سرحدی کنٹرول، نیز باہمی دلچسپی کے دیگر امور اور بغداد وتہران کے درمیان سکیورٹی تعاون کے امکانات' شامل ہیں۔ حجاج نے اپنے پیغام میں اس بات پر بھی زور دیا کہ اس 'ملاقات میں ایک سے زیادہ پیغامات پوشیدہ ہو سکتے ہیں۔' اس سے قبل اسلامی جمہوریہ ایران کے سپریم لیڈر کے مشیر محمد مخبر نے بغداد کو خبردار کیا تھا کہ وہ 'ٹرمپ کے ہاتھوں میں ایک آلہ کار' نہ بنے۔ یہ بیان ایسے وقت میں سامنے آیا جب امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے جمعے کو عراقی وزیر اعظم کی ان کوششوں کو سراہا تھا جن کا مقصد 'عراقی تیل کی سمگلنگ روکنا، بدعنوانی کا خاتمہ کرنا اور تمام ہتھیاروں کو مکمل طور پر ریاستی کنٹرول میں لانا' ہے۔

لیبیا میں روسی جہاز پر حملہ، زیلنسکی نے

اٹلی کے سامنے پیشگی رابطہ نہ ہونے کا اعتراف کیا

کیف/28/نومبر/(پی ایس آئی) یوکرین کے صدر وولودیمیر زیلنسکی نے تسلیم کیا ہے کہ لیبیا میں روسی جنگی جہاز پر حالیہ حملے سے پہلے یورپی شراکت داروں کے ساتھ کوئی رابطہ یا ہم آہنگی نہیں کی گئی تھی۔ جمعہ کو اطالوی وزیر اعظم جارجیا میلونی سے فون پر بات کرنے کے بعد زیلنسکی نے سوشل میڈیا پر لکھا کہ یہ کارروائی پیشگی مشاورت کے بغیر کی گئی۔ یہ اعتراف ان کے پہلے بیان سے مختلف ہے۔ ۲۶ نومبر کو شائع ہونے والے بی بی سی کے ساتھ گفتگو میں زیلنسکی نے کہا تھا کہ یوکرینی افواج شراکت داروں سے مشورہ کیے بغیر کبھی حملہ نہیں کرتیں۔ اس پر اٹلی کے وزیر خارجہ انتونیو تاجانی نے ایک اطالوی ٹی وی چینل سے بات کرتے ہوئے کہا تھا کہ اتحادیوں میں سے کسی کو بھی اطلاع نہیں دی گئی اور زیلنسکی کی بات درست نہیں ہے۔ زیلنسکی کے مطابق انہوں نے میلونی کو یقین دلایا کہ یوکرین آئندہ متعلقہ ملکوں کے ساتھ معلومات کا تبادلہ یقینی بنائے گا اور ان سے براہ راست اور باقاعدہ رابطہ رکھے گا۔ میلونی پہلے ہی خبردار کر چکی ہیں کہ جنگ کو بحیرہ روم تک نہیں پھیلنا چاہیے۔ یہ حملہ ۲۲ نومبر کو لیبیا کے شہر بن غازی کی بندرگاہ میں ہوا تھا، جہاں یوکرین کی سکیورٹی سروس کے ساتھ مل کر سات بحری ڈرونوں نے روسی جنگی جہاز مرکری کو نشانہ ب

جاوید رانا نے اِی ایم آر ایس 'کلا اُتسو' کی اِختتامی تقریب میں نوجوان فنکاروں کو اعزازات سے نوازا

تخلیقی صلاحیتوں کو پروان چڑھانے اور ثقافتی ورثے کے تحفظ پر زور دیا

راجوری/ 28 نومبر (انفو) وزیر برائے قبائلی اُمور، خوراک، شہری رسدات و اُمورِ صارفین اور ٹرانسپورٹ محکمہ جات جاوید احمد رانا نے آج راجوری کے علاقے گوردھن بالا میں واقع ایکلاویہ ماڈل ریذیڈنشل سکول (اِی ایم آر ایس) میں منعقدہ تیسرے اَہ اہ، آر ایس ریاستی سطحی 'کلا اتسو' اور 'سمردھی 27-2026' کی اِختتامی تقریب میں بطور مہمانِ خصوصی شرکت کی۔ اِس ایونٹ نے جموں و کشمیر بھر کے اکلاویہ ماڈل ریذیڈنشل سکولوں کے طلبأ کو ایسا متحرک پلیٹ فارم فراہم کیا جہاں وہ رقص، موسیقی اور دیگر ثقافتی پیشکشوں کے ذریعے اپنی فنی اور تخلیقی صلاحیتوں کا مظاہرہ کر سکیں۔ یہ پیشکشیں خطے کے بھرپور ثقافتی ورثے اور تنوع کی عکاس تھیں۔ ایونٹ میں شرکت کرنے والی اِداروں میں اِی ایم آر ایس سالیہ (اننت ناگ)، اِی ایم آر ایس گریز (بانڈی پورہ)، اِی ایم آر ایس ٹنگمرگ (کولگام)، اِی ایم آر ایس پونچھ (مینڈھر)، اِی ایم آر ایس کوترنکا (راجوری) اور اِی ایم آر ایس راجوری (گوردھن بالا) شامل تھے۔ 'کلا اُتسو' اور 'سمردھی' وزارتِ تعلیم (ایم او ای) اور این سی ای آر ٹی کے دو ایسے مشترکہ اَقدامات ہیں جو ہندوستان میں سیکنڈری سکولوں (نویں سے بارہویں جماعت) میں فنی صلاحیتوں اور فنون پر مبنی جدید تدریسی طریقوں کو فروغ دیتے ہیں۔ جاوید رانا نے تقریب سے خطاب کرتے ہوئے طلبأ کی تخلیقی اور فنی صلاحیتوں کو نکھار کر جموں و کشمیر کے ثقافتی تنوع یکجا کرنے میں 'کلا اُتسو و سمردھی' کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ اُنہوں نے کہا کہ اِس طرح کے اَقدامات قبائلی علاقوں کے نوجوانوں کو اَپنی صلاحیتوں کے اِظہار، اعتماد میں اِضافے اور خطے کی متنوع ثقافتی روایات کو سمجھنے اور سراہنے کا موقعہ فراہم کرتے ہیں۔ اُنہوں نے باقاعدہ تعلیم کے ساتھ ساتھ فنون، دستکاری، موسیقی اور دیگر تخلیقی سرگرمیوں کی ترغیب دینے کی ضرورت پر زور دیا اور کہا کہ ایسی سرگرمیاں بچوں کی ہمہ جہت نشوونما میں اہم کردار اَدا کرتی ہیں۔ اُنہوں نے مزید کہا کہ ہر بچے میں منفرد صلاحیتیں ہوتی ہیں جنہیں شناخت کرنے، پروان چڑھانے اور پھلنے پھولنے کے لئے مناسب مواقع فراہم کرنے کی ضرورت ہے۔ وزیر موصوف نے مزید کہا کہ 'کلا اُتسو و سمردھی' جیسے پلیٹ فارم جموں و کشمیر کے ثقافتی ورثے کے تحفظ میں مددگار ثابت ہوتے ہیں اور مختلف خطوں کے طلبأ کے باہمی افہام و تفہیم اور اپنائیت کے احساس کو فروغ دیتے ہیں۔ انہوں نے شرکأ کی حوصلہ افزائی کی کہ وہ اپنی ثقافتی جڑوں سے جڑے رہیں اور اَپنی فنی صلاحیتوں کو نکھارنے کا عمل جاری رکھیں۔ ثقافتی پروگرام میں متاثر کن مظاہرے پیش کئے گئے جن میں گوجری، پنجابی اور ڈوگری گروپ گروہی رقص، اِی ایم آر ایس گریز کے طلبأ کا جونیئر گروہی رقص، کرشنا بھجن اور کلاسیکی چمکیا رقص کا امتزاج والا سینئر سولو مظاہرہ اور (باقی ۴ پر)





بانڈی پورہ میں سوشل میڈیا پر افواہیں پھیلانے کے الزام میں ایک شخص گرفتار

سرینگر، 28 نومبر (یو پی آئی) جموں و کشمیر پولیس نے ضلع بانڈی پورہ میں سوشل میڈیا کے مبینہ غلط استعمال اور افواہیں پھیلانے کے الزام میں ایک شخص کو گرفتار کرلیا ہے۔ پولیس کے مطابق مذکورہ شخص نے فیس بک پر ایسی پوسٹ اپ لوڈ کی تھی جس میں مبینہ طور پر غلط افواہیں پھیلائی گئیں۔ پولیس کا کہنا ہے کہ اس مواد سے عوامی سکون متاثر ہونے، امن و امان کو خطرہ لاحق ہونے اور سماجی ہم آہنگی میں خلل پڑنے کا خدشہ تھا۔ اس معاملے میں پولیس اسٹیشن بانڈی پورہ میں ایف آئی آر متعلقہ قانونی دفعات کے تحت درج کر کے تحقیقات شروع کر دی گئی ہیں۔ پولیس نے عوام سے اپیل کی ہے کہ سوشل میڈیا کا ذمہ دارانہ استعمال کریں اور غیر مصدقہ معلومات، اشتعال انگیز پوسٹس یا ایسے مواد کو شیئر کرنے سے گریز کریں جو امن و امان، عوامی سکون یا سماجی ہم آہنگی کو متاثر کر سکتا ہو۔ اس شخص کے پیچ پر ساڑھے نو ہزار فالوور ہیں

میر واعظ کی نقل و حرکت پر پابندیاں

مسلسل دوسرے دن بھی جاری

سری نگر، 28 نومبر (کے این ایس): میر واعظ کشمیر ڈاکٹر مولوی محمد عمر فاروق نے ہفتہ کو مسلسل دوسرے دن بھی مسلسل نظر بندی پر سخت ناراضگی کا اظہار کیا۔ میر واعظ نے کہا کہ انہیں جمعہ کے روز گھر میں نظر بند کر دیا گیا تھا، جس سے انہیں جمعہ کا خطبہ دینے اور تاریخی جامع مسجد سری نگر میں باجماعت نماز ادا کرنے سے روک دیا گیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ ان کی نقل و حرکت پر پابندی ہفتے کے روز حکام کی طرف سے کسی وضاحت کے بغیر جاری رہی۔ میر واعظ نے اپنی تحریک پر بار بار اور من مانی پابندیوں کو انتہائی افسوسناک اور بلا جواز قرار دیتے ہوئے میر واعظ منزل سے جاری ایک بیان کے ذریعے کہا کہ انہیں اپنی مذہبی اور سماجی ذمہ داریوں کو نبھانے سے روکنا اور لوگوں کے ساتھ میل جول کو محدود کرنا ایک پریشان کن عمل بن چکا ہے۔ میر واعظ نے حکام پر زور دیا کہ وہ فوری طور پر پابندیاں ہٹائیں اور ان کی بنیادی مذہبی اور شخصی آزادیوں کو بار بار ختم کرنے سے باز رہیں۔

آئی ٹی آئی بڈگام میں قانونی حقوق، روزی روٹی کے مواقع پر بیداری پروگرام کا انعقاد کیا گیا

بڈگام، 28 نومبر: (انفو) محکمہ سماجی بہبود، بڈگام نے سنکلپ– خواتین کو بااختیار بنانے کے مرکز (HEW) کے ذریعے، مشن شکتی نے، انڈسٹریل ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ (ITI)، بڈگام میں ایک بیداری پروگرام کا انعقاد کیا، تاکہ طالب علموں کو دیکھ بھال کے حقوق، وراثت کے حقوق اور دیگر قانونی مواقع کے ذریعے خواتین کو زندہ رہنے کے مختلف مواقع کے بارے میں آگاہ کیا جا سکے۔ عہدیداروں نے پیشہ ورانہ تربیتی اداروں میں اس طرح کے بیداری پروگراموں کے انعقاد کی اہمیت پر روشنی ڈالی تاکہ معلومات کے فرق کو پر کیا جا سکے اور تربیت حاصل کرنے والوں کو دستیاب معاون میکانزم سے جوڑا جا سکے۔ آئی ٹی آئی بڈگام کے پرنسپل نے اس پہل کی تعریف کی اور تربیت حاصل کرنے والوں میں قانونی خواندگی، خواتین کو بااختیار بنانے اور روزی روٹی پیدا کرنے میں اس طرح کی باہمی بیداری کی سرگرمیوں کی اہمیت کو تسلیم کیا۔ ایڈووکیٹ سلیم نے خواتین کے حقوق سے متعلق مختلف قانونی پہلوؤں پر ایک معلوماتی سیشن پیش کیا، خاص طور پر دیکھ بھال کے حقوق، وراثت کے حقوق اور قانون کے تحت دستیاب دیگر قانونی تحفظات پر زور دیا۔ انہوں نے خواتین کو اپنے حقوق پر زور دینے اور مناسب قانونی علاج تلاش کرنے کے قابل بنانے میں قانونی بیداری کی اہمیت کو اجاگر کیا۔ افروزہ احد نے مشن شکتی کے بارے میں بات کرتے ہوئے اس کے مقاصد اور سنکلپ کے کردار کے بارے میں بتایا خواتین کو (باقی ۴ پر)

ڈپٹی کمشنر انانت ناگ نے ویسو میں میگا عوامی دربار کی صدارت کی۔ عوامی شکایات کا بروقت ازالہ اولین ترجیح، کئی مسائل کو موقع پر ہی حل

انانت ناگ، 28 نومبر: (انفو) جوابدہ، قابل رسائی اور شہری مرکوز گورننس کی جانب کوششوں کو جاری رکھتے ہوئے، ڈپٹی کمشنر انانت ناگ، ڈاکٹر بلال محی الدین بھٹ نے آج ویسو میں ایک میگا عوامی شکایات ازالہ کیمپ کی صدارت کی۔ عوامی دربار کا انعقاد عام لوگوں بالخصوص دور دراز علاقوں کے مکینوں کو اپنے مسائل، مطالبات اور ترقیاتی خدشات کو براہ راست ضلعی انتظامیہ کے سامنے پیش کرنے کا موقع فراہم کرنے کے لیے کیا گیا تھا۔ عوامی دربار میں مختلف علاقوں سے لوگوں کی بڑی تعداد نے شرکت کی اور مختلف محکموں بشمول ریونیو، تعلیم، روڈ کنیکٹیویٹی، آبپاشی، صحت کی دیکھ بھال، شہری سہولیات اور دیگر ضروری خدمات سے متعلق وسیع پیمانے پر مطالبات اور شکایات کا اظہار کیا۔ عوامی دربار کے دوران اٹھائے گئے اہم مسائل اور مطالبات میں ریونیو دائرہ اختیار سے متعلق معاملات کا حل شامل تھا۔ ہائر سیکنڈری اسکول اور مڈل اسکول کی شفٹنگ؛ ہائی اسکول کی اپ گریڈیشن؛ پنجتھ ویسو کو آبپاشی کے پانی کی فراہمی؛ سندران–دمجان روڈ اور سندران–لڑکی پورہ روڈ کو چوڑا کرنا۔ علاقے میں آگ اور ہنگامی خدمات کی فراہمی؛ اسٹریٹ لائٹس کی تنصیب؛ سنگدان میں کھیل کے میدان کی ترقی؛ قاضی گنڈ ٹاؤن میں نکاسی آب کی سہولیات میں بہتری؛ قاضی گنڈ میں پی ایچ سی کی عمارت کی تزئین و آرائش اور دیگر ترقیاتی ضروریات کو لوگوں نے پیش کیا۔ دیگر مطالبات میں تحصیل آفس اور پٹواری خانہ کی تعمیر شامل تھی۔ قاضی گنڈ میں مسافر پناہ گاہ کا قیام؛ سنگدان–لوکباون–لڑکی پورہ روڈ کی بہتری؛ قاضی گنڈ میں ڈیجیٹل ڈسپلے بورڈ کی تنصیب؛ کچ پورہ–نیپورہ روڈ کی اپ گریڈیشن؛ Y.K میں J&K بینک کے ایک توسیعی کاؤنٹر کا قیام پورہ مالپورہ میں ہیلتھ سنٹر کے لیے عمارت کی تعمیر؛ نیسو–گورکھا روڈ کی تعمیر؛ نیسو میں کھیل کے میدان کی ترقی؛ گنڈی جعفر میں سکول کی عمارت کی تعمیر نیپورہ ریلوے اسٹیشن روڈ کی تعمیر؛ اور ریشی محلّہ کو کھانڈے محلّہ سے ملانے والے فٹ برج کی تعمیر کے علاوہ کئی دیگر عوامی مطالبات۔ ڈپٹی کمشنر نے شرکاء کو صبر و تحمل سے سنا اور اٹھائے گئے مسائل پر تفصیلی رائے لی۔ انہوں نے متعلقہ افسران کو حقیقی شکایات کے جلد از جلد ازالے کے لیے ضروری کارروائی کرنے کے لیے موقع پر ہی ہدایات جاری کیں۔ انہوں نے متعلقہ محکموں کے درمیان قریبی رابطہ کاری کی ضرورت پر بھی زور دیا تاکہ عوامی مسائل کے فوری حل اور ترقیاتی مطالبات پر غور کیا جا سکے۔ اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے ڈپٹی کمشنر نے مزید کہا کہ انتظامیہ عوامی شکایات کے ازالے اور عوام کو بنیادی بنیادی سہولیات کی فراہمی کو یقینی بنانے کے لیے پرعزم ہے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ اس طرح کے پبلک آؤٹ ریچ پروگراموں کا مقصد حکمرانی کو عوام کی دہلیز پر لے جانا، عوامی شراکت کو مضبوط بنانا اور عوامی خدمات کی شفاف، جوابدہ اور موثر فراہمی کو یقینی بنانا ہے۔

اے ڈی ڈی سی کولگام نے جے جے ایم 2.0 کے تحت ماخذ کی پائیداری پر میٹنگ کی صدارت کی

کولگام، 28 نومبر: ایڈیشنل ڈسٹرکٹ ڈیولپمنٹ کمشنر (اے ڈی ڈی سی) کولگام، الطاف احمد خان نے آج جل جیون مشن (جے جے ایم) 2.0 کے تحت ماخذ پائیداری کمیٹی کے نفاذ کے لیے ایکشن پلان کے مسودے پر تبادلہ خیال کرنے کے لیے متعلقہ ضلعی افسران کی ایک میٹنگ کی صدارت کی۔ میٹنگ کے دوران، اے ڈی ڈی سی نے پانی کی فراہمی کے بنیادی ڈھانچے کو مضبوط بنانے اور ضلع بھر میں پینے کے پانی کی قابل اعتماد دستیابی کو یقینی بنانے کے لیے پانی کے ذرائع کی طویل مدتی پائیداری کو یقینی بنانے کی اہمیت پر زور دیا۔ انہوں نے تمام متعلقہ محکموں کو ہدایت کی کہ وہ آبی ذرائع کے تحفظ، تحفظ، بحالی اور پائیدار انتظام کے لیے مجوزہ مداخلتوں کا خاکہ پیش کرتے ہوئے اپنے متعلقہ محکمانہ معلومات تیار کریں اور جمع کرائیں۔ اے ڈی ڈی سی نے تمام اسٹیک ہولڈر محکموں کی فعال شمولیت کے ساتھ موثر بین ڈپارٹمنٹل کوآرڈینیشن اور ماخذ کی پائیداری کی طرف توجہ مرکوز کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔

ڈپٹی کمشنر شوپیاں نے روڈ سیفٹی میٹنگ کی صدارت کی

حادثات کو روکنے کے لیے سختی سے نفاذ، بیداری اور سڑک کی دیکھ بھال پر زور دیا

شوپیان، 28 نومبر: (انفو) ڈپٹی کمشنر (ڈی سی) شوپیاں، چرندیپ سنگھ نے آج منی سیکرٹریٹ شوپیاں میں ضلع روڈ سیفٹی کمیٹی کی ایک میٹنگ کی صدارت کی جس میں سڑکوں کی حفاظت کے اقدامات کا جائزہ لیا گیا اور ضلع بھر میں محفوظ سڑکوں کو یقینی بنانے اور سڑک حادثات کو روکنے کے لیے مختلف محکموں کی طرف سے اٹھائے گئے اقدامات کا جائزہ لیا۔ میٹنگ کے دوران، ڈی سی نے روڈ سیفٹی سے متعلق مختلف امور کا جائزہ لیا، جن میں حادثات کے شکار مقامات کی نشاندہی، روڈ انفراسٹرکچر، ٹریفک مینجمنٹ، سڑک کے اشارے پر بلیک اسپاٹس، ٹریفک ریگولیشنز کے نفاذ، ایمرجنسی رسپانس میکنزم کی دستیابی اور سڑک حادثات کو کم کرنے اور مسافروں کی حفاظت کو یقینی بنانے کے لیے دیگر اقدامات شامل ہیں۔ ڈی سی نے اسسٹنٹ ریجنل ٹرانسپورٹ آفیسر (اے آر ٹی او) کو ہدایت کی کہ وہ گاڑیوں کی مناسب چیک اپ، انسپکشن اور ڈرائیونگ لائسنس کی تصدیق کریں، اس بات کو یقینی بناتے ہوئے کہ سڑک پر گاڑیاں اچھی حالت میں ہوں۔ متعلقہ محکموں کو ہدایت دی گئی کہ جہاں ضروری ہو وہاں اسپیڈ بریکر اور ڈیوائیڈرز لگائیں، سڑک کی اچھی حالت کو برقرار رکھنے اور پیدل چلنے والوں کی جگہ کی حفاظت کے لیے مناسب اشارے کے ساتھ۔ عوام کی شرکت پر زور دیتے ہوئے ڈی سی نے عہدیداروں کو ہدایت دی کہ وہ لوگوں میں ٹریفک قوانین کے بارے میں شعور بیدار کریں اور اس سلسلے میں بیداری کیمپوں کا انعقاد کریں۔ یہ بتاتے ہوئے کہ نفاذ انتہائی اہمیت کا حامل ہے، ڈی سی نے زور دیا کہ قوانین کی سختی سے پابندی حادثات کو کم کرنے کی کلید ہے۔ انہوں نے حادثات کے متاثرین کی بروقت امداد کو یقینی بنانے کے لیے محکموں کے درمیان ہنگامی ردعمل اور ہم آہنگی کو مضبوط کرنے کی ضرورت پر بھی زور دیا، جبکہ تمام متعلقہ (باقی ۴ پر)

رکن اسمبلی ہندوارہ سجاد لون نے مولانا رحمت اللہ کو عظیم شخصیت قرار دیا

سری نگر، 28 نومبر (ہ س)۔ رکن اسمبلی ہندواڑہ سجاد لون نے ڈاک بنگلہ ہندواڑہ میں محکمہ زراعت اور باغبانی کے افسران کے ساتھ ایک جائزہ میٹنگ کی صدارت کی، جس میں جاری کاموں، اسکیموں کے نفاذ اور دونوں محکموں کے مجموعی کام کاج کا جائزہ لیا گیا۔ انہوں نے کسانوں کے لیے نئی اسکیموں کے آغاز پر بھی تبادلہ خیال کیا۔ میڈیا سے بات کرتے ہوئے رکن اسمبلی سجاد لون نے کہا کہ ماحولیات کے ساتھ کسی بھی قسم کی مداخلت، خاص طور پر شیش ناگ معاملے میں، اس کو برداشت نہیں کیا جائے گا اور ماحولیاتی مسائل پر سیاست کرنے سے خبردار کیا جائے گا۔ وہیں مولانا رحمت اللہ کے تبصرے پر، لون نے انہیں ایک قابل احترام شخصیت قرار دیا، علمائے کرام کے ساتھ سخت سلوک کی مذمت کی اور مذہبی معاملات پر ان کے بولنے کے حق کی حمایت کی۔ انہوں نے وندے ماترم تنازعہ سمیت مذہبی جذبات سے متعلق مسائل پر اتحاد پر زور دیا۔ کپواڑہ میں چیتے کے حملے کے بعد ایک خاتون کی حالیہ (باقی ۴ پر)

الطاف بخاری نے شیش ناگ کے کاموں کا ماہرانہ جائزہ کا مطالبہ کیا، ماحولیات کو خطرہ ہونے کی صورت میں فوری طور پر روکنے کی مانگ

سری نگر، 28 نومبر (کے این ایس): اپنی پارٹی کے صدر سید محمد الطاف بخاری نے ہفتہ کے روز شیش ناگ علاقے میں جاری کاموں کے ماحولیاتی ماہرین کی طرف سے ایک آزادانہ جائزہ لینے کا مطالبہ کرتے ہوئے مطالبہ کیا کہ اس کی نازک ماحولیات کو خطرے میں ڈالنے والی کسی بھی سرگرمی کو فوری طور پر روکا جائے اور اس مسئلے پر عوام کو گمراہ کرنے والوں کا احتساب کیا جائے۔ نامہ نگاروں سے بات کرتے ہوئے بخاری نے کہا کہ ماحولیاتی تحفظ محض جموں و کشمیر سے متعلق مسئلہ نہیں ہے بلکہ عالمی تشویش کا معاملہ ہے، خاص طور پر جب اس میں شیشناگ جیسے ماحولیاتی طور پر حساس علاقے شامل ہیں۔ "شیش ناگ اپنے برفانی ماحولیاتی نظام کی وجہ سے ہمارے لیے اہم ہے۔ میں ماہرین سے درخواست کروں گا کہ وہ اس بات کا جائزہ لیں کہ وہاں کیا ہو رہا ہے۔ اگر اس کے ماحول کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کی جا رہی ہے، تو ہمارے مستقبل کی حفاظت کے لیے اس سرگرمی کو فوری طور پر روکنا چاہیے،" انہوں نے کہا۔ بخاری نے اس تنازعہ پر نیشنل کانفرنس اور پیپلز ڈیموکریٹک پارٹی کے متضاد موقف پر سوال اٹھاتے ہوئے سیاسی جماعتوں پر سیاسی فائدے کے لیے عوامی جذبات کا استحصال کرنے کا الزام لگایا۔ بدقسمتی سے، جموں و کشمیر میں گزشتہ 75 سالوں میں سیاست زیادہ تر جذبات کے گرد گھومتی رہی ہے۔ سیاسی ایجنڈوں کو آگے بڑھانے کے لیے عوامی جذبات کو بھڑکایا جاتا ہے،" انہوں نے کہا اپنی پارٹی کے صدر نے کہا کہ وہ نیشنل کانفرنس کی طرف سے پیش کئے گئے دلائل سے نہ تو قائل ہیں اور نہ ہی پی ڈی پی کے دعووں سے مطمئن ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اگر ماحولیاتی نقصان ہو رہا ہے تو اسے فوری طور پر روکا جانا چاہیے، اگر ایسا نہیں ہو رہا تو پھر یہ بھی ثابت ہونا چاہیے کہ اس معاملے کو اس طرح کیوں پیش کیا جا رہا ہے اور لوگوں کو کیوں پریشان کیا جا رہا ہے۔ بخاری نے احتساب کا مطالبہ کرتے ہوئے کہا کہ عوام کو گمراہ کرنے والوں کو کارروائی کا سامنا کرنا ہوگا۔ دونوں میں سے ایک یقیناً جھوٹ بول رہا ہے، جو بھی لوگوں کو گمراہ کر رہا ہے اسے کارروائی کا سامنا کرنا چاہیے، لوگوں کو بلا وجہ پریشان کیوں کیا جا رہا ہے؟ اس نے پوچھا۔ جموں و کشمیر سروسز سلیکشن بورڈ (جے کے ایس ایس بی) کے ارد گرد کے تنازعہ پر، بخاری نے اس وضاحت کا حوالہ دیا کہ کوئی سوالیہ پرچہ لیک نہیں ہوا تھا اور ایک امتحانی مرکز میں غیر منصفانہ طریقے استعمال کرنے کی کوشش کو ناکام بنا دیا گیا تھا۔ انہوں نے حکام پر زور دیا کہ وہ اتوار کے سب انسپکٹر بھرتی امتحان میں شفافیت اور منصفانہ عمل کو یقینی بنائیں، یہ کہتے ہوئے کہ پیپر لیک ہونے یا بدعنوانی کے الزامات کی کوئی گنجائش نہیں ہونی چاہیے۔ مجھے امید ہے کہ کل کے امتحان میں پیپر لیک ہونے یا غیر منصفانہ ذرائع کے استعمال کی کوئی شکایت نہ ہونے کو یقینی بنانے کے لیے ہر احتیاط برتی جائے گی،" انہوں نے کہا۔ بخاری نے خواہشمندوں سے بھی اپیل کی کہ وہ اپنی تیاریوں پر توجہ مرکوز (باقی ۴ پر)



غلام نبی آزاد، محبوبہ مفتی اور وزیر جاوید ڈار کی پیرزادہ محمد سعید کے اہلِ خانہ سے تعزیت

سرینگر، 28 نومبر (یو پی آئی) سینئر سیاسی رہنما اور جموں و کشمیر کے سابق وزیرِ اعلیٰ غلام نبی آزاد نے ہفتے کے روز مرحوم کانگریس رہنما اور سابق رکنِ اسمبلی پیرزادہ محمد سعید کی رہائش گاہ پر پہنچ کر ان کے اہلِ خانہ سے ملاقات کی اور ان کے انتقال پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے تعزیت پیش کی۔ اس موقع پر غلام نبی آزاد نے مرحوم کے ساتھ اپنے کئی دہائیوں پر محیط قریبی تعلقات اور سیاسی رفاقت کو یاد کرتے ہوئے کہا کہ پیرزادہ محمد سعید ان کے نہایت قریبی دوستوں اور ساتھیوں میں شامل تھے۔ دونوں نے اپنے سیاسی سفر کا ایک اہم حصہ یوتھ کانگریس میں ایک ساتھ کام کرتے ہوئے گزارا تھا اور وقت کے ساتھ ان کے درمیان سیاسی تعلقات ذاتی اور خاندانی روابط میں تبدیل ہو گئے تھے۔ غلام نبی آزاد نے کہا کہ پیرزادہ محمد سعید کے ساتھ ان کی دوستی اور وابستگی محض سیاسی تعلق تک محدود نہیں تھی بلکہ دونوں خاندانوں کے درمیان بھی گہرے مراسم قائم تھے۔ ان کے بقول، ایک قریبی دوست اور دیرینہ ساتھی کی جدائی نے انہیں ذاتی طور پر گہرا صدمہ پہنچایا ہے، جبکہ اس نقصان سے پیدا ہونے والا خلا آسانی سے پُر نہیں کیا جا سکتا۔ انہوں نے کہا کہ مرحوم کی سیاسی بصیرت، تجربہ، خلوص اور طویل عوامی و سیاسی (باقی ۴ پر)

مشینی قالین کو اصلی کشمیری ہاتھ سے بُنا ہوا قالین ظاہر کرنے کا معاملہ، چارج شیٹ داخل

سری نگر/ 27 نومبر/ ٹی ای این/ کرائم برانچ کشمیر نے جعلی جغرافیائی شناخت (GI) سرٹیفکیٹ استعمال کرتے ہوئے مصنوعی اور مشین سے تیار کردہ قالین کو اصلی کشمیری ہاتھ سے بُنا ہوا قالین ظاہر کر کے فروخت کرنے کی مبینہ کوشش کے معاملے میں دو افراد کے خلاف چارج شیٹ داخل کر دی ہے۔ اسپیشل کرائم ونگ کی جانب سے یہ چارج شیٹ جوڈیشل مجسٹریٹ فرسٹ کلاس، ٹنگمرگ کی عدالت میں ایف آئی آر نمبر 03/2025 کے تحت پیش کی گئی۔ اس معاملے میں بھارتیہ نیائے سنہتا (BNS) کی دفعات 318(4) اور 61(2) کے علاوہ جغرافیائی شناختِ اشیا کے قانون (Geographical Indications Act Goods of) کی دفعات 39 اور 40 شامل کی گئی ہیں۔ چارج شیٹ میں نامزد افراد کی شناخت **مومن فاروق انچاری**، جو ٹنگمرگ میں واقع *دی کشمیر آرٹ بازار* کے مالک ہیں، اور ان کے سیلز مین غلام محی الدین راتھر کے طور پر ہوئی ہے۔ یہ معاملہ محکمہ ہینڈی کرافٹس اینڈ ہینڈلوم کشمیر کی اُس وقت کی ڈائریکٹر مسرت اسلام سہروردی (JKAS) کی جانب سے درج کرائی گئی شکایت کے بعد سامنے آیا۔ شکایت میں الزام لگایا گیا تھا کہ ایک سیاح کو مصنوعی اور مشین سے تیار کردہ قالین کو اصلی کشمیری ہاتھ سے بُنا ہوا قالین اور مستند جی آئی ٹیگ سے لیس بتا کر فروخت کرنے کی کوشش کی گئی۔ شکایت کے مطابق قالین کی مجوزہ قیمت 2 لاکھ 55 ہزار روپے مقرر کی گئی تھی، جبکہ خریدار سے 25 ہزار روپے بطور (باقی ۴ پر)

ڈپٹی کمشنر پلوامہ نے کیپیکس بجٹ 2026-27 کے تحت کاموں کی پیش رفت کا جائزہ لیا

پلوامہ، 28 نومبر (انفو) ڈپٹی کمشنر (ڈی سی) پلوامہ، کلدیپ کرشن سدھا نے آج انتظامی کمپلیکس، پلوامہ کے میٹنگ ہال میں ایک جامع جائزہ اجلاس کی صدارت کی، جس میں کیپیکس بجٹ سکیم 2026- 2026 کے دیگر اضلاع میں جاری ترقیاتی کاموں کی جسمانی اور مالی پیش رفت کا جائزہ لیا۔ شروع میں، ایک تفصیلی پریزنٹیشن دی گئی، جس میں چیئر کو ڈسٹرکٹ کیپیکس بجٹ کے تحت کاموں کی جسمانی اور مالی پیش رفت سے آگاہ کیا گیا، بشمول ڈی ڈی سی، بی ڈی سی اور پی آر آئی گرانٹس، خواہش مند بلاک ڈیولپمنٹ پروگرام (اے بی ڈی پی)، خواہش مند پنچایت ترقیاتی پروگرام (اے پی ڈی پی)، سی ڈی الیف، یوٹی کیپیکس اور ایم پی ایل اے ڈی سمیت دیگر۔ سڑکوں اور عمارتوں، معمولی آبپاشی، جل شکتی، صحت، تعلیم، نوجوان خدمات اور کھیل، شہری ترقی اور دیہی ترقی کے شعبوں کے تحت کاموں کا ایک جامع سیکٹر وار جائزہ لیا گیا۔ چیئر نے انتظامی منظوریوں، ٹینڈر رنگ، الاٹمنٹ، عملدرآمد، اخراجات اور کاموں کی تکمیل کی صورتحال کا جائزہ لیا۔ عملدرآمد کے مختلف مراحل پر التوا کا جائزہ لیتے ہوئے، ڈی سی نے انتظامی منظوریوں اور ٹینڈر رنگ کے ساتھ ساتھ کام کی ٹینڈر رنگ اور الاٹمنٹ کے درمیان فرق کی وجوہات تلاش کیں۔ انہوں نے متعلقہ افسران کو ہدایت کی کہ وہ رکاوٹوں کی نشاندہی کریں، تمام زیر التوا کیسز کو ترجیحی بنیادوں پر نمٹائیں اور التوا کو دور کرنے اور ترقیاتی کاموں کی رفتار کو تیز کرنے کے لیے ایک جامع ایکشن پلان پیش کریں۔ ڈی سی نے ضلع کے چاروں اسمبلی حلقوں میں حلقہ بندی ترقیاتی فنڈ (سی ڈی الیف) کے تحت کاموں کی حلقہ وار اور عملدرآمد ایجنسی کے لحاظ سے پیش رفت کا بھی جائزہ لیا، خاص طور پر زیر التواء تخمینوں کی تیاری، ٹینڈر رنگ اور کاموں کی تکمیل پر زور دیا۔ ممبر آف پارلیمنٹ لوکل ایریا ڈیولپمنٹ اسکیم (MPLADS) کے تحت پیش رفت کا بھی جائزہ لیا گیا۔ CapexUT کے تحت آرکیٹیکچر اور ہیریٹیج کی بحالی، بحالی، تحفظ اور دیکھ بھال کی اسکیم کے تحت انجام پانے والے کاموں کا تفصیلی جائزہ لیا گیا۔ چیئر نے ضلع بھر میں تاریخی مقامات، مذہبی مقامات، (باقی ۴ پر)

ایم ایل اے سوپور نے موسم سرما کی تیاریوں کا جائزہ لیا۔ افسران کو مناسب انتظامات کو یقینی بنانے کی ہدایت

بارہمولہ، 28 نومبر: (انفو) رکن قانون ساز اسمبلی (ایم ایل اے) سوپور، ارشاد رسول کار، اور ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر (اے ڈی سی) سوپور، ڈاکٹر ایس اے رینا نے آج مشترکہ طور پر مختلف لائن محکموں کے افسران کے ساتھ ایک میٹنگ کی صدارت کی تاکہ موسم سرما کے موسم کے لیے انتظامیہ کی تیاریوں کا جائزہ لیا جا سکے۔ میٹنگ کے دوران مختلف محکموں کی جانب سے ضروری خدمات کی بلاتعطل فراہمی کو یقینی بنانے اور سردیوں کے مہینوں میں عوام کی تکلیف کو کم کرنے کے لیے کیے گئے انتظامات کا تفصیلی جائزہ لیا گیا۔ اجلاس میں موسم سرما کی تیاریوں کے اہم پہلوؤں پر توجہ مرکوز کی گئی جن میں اشیائے ضروریہ کی دستیابی، بجلی اور پینے کے پانی کی بلاتعطل فراہمی، سڑک کے رابطے کی بحالی، صحت کی سہولیات، ادویات کی دستیابی، صفائی ستھرائی اور برف صاف کرنے کے انتظامات شامل ہیں۔ ایم ایل اے نے تمام محکموں کے درمیان قریبی تال میل کی ضرورت پر زور دیا تاکہ اس بات کو یقینی بنایا جا سکے کہ سردیوں کے موسم میں لوگوں کو کسی قسم کی تکلیف کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ ارشاد رسول کار نے مزید زور دیا کہ عوامی ضروریات کے بروقت رسپانس کو یقینی بنانے کے لیے خاص طور پر شدید برف باری اور سخت موسمی حالات کے خطرے سے دوچار علاقوں میں پیشگی اقدامات کیے جائیں۔ دریں اثناء ڈاکٹر اے ڈی سی سوپور ڈاکٹر شبیر احمد رینہ نے متعلقہ محکموں کو ہدایت دی کہ تمام ضروری انتظامات کو پہلے سے ہی مکمل کر لیا جائے۔ انہوں نے ضروری سامان کے مناسب ذخیرہ کو برقرار رکھنے اور اس بات کو یقینی بنانے کی اہمیت پر بھی زور دیا کہ اہم عوامی خدمات کام کرتی رہیں، خاص طور پر دور دراز اور کمزور علاقوں میں۔ محکمہ صحت سے کہا گیا کہ وہ ادویات کا مناسب ذخیرہ رکھیں اور ہنگامی صحت کی دیکھ بھال کی خدمات کو یقینی بنائیں، جبکہ بجلی اور پانی کی فراہمی کے محکموں کو ہدایت کی گئی کہ وہ رکاوٹوں سے نمٹنے کے لیے موثر طریقہ کار وضع کریں۔

ڈپٹی کمشنر بانڈی پورہ نے روڈ سیفٹی اقدامات کا جائزہ لیا، اہم فیصلوں پر بروقت کارروائی کرنے کی ہدایت



بانڈی پور، 28 نومبر: (انفو) ڈپٹی کمشنر (محکمہ) بانڈی پور، اندور کنول چھائے پورنے ہفتہ کو ڈسٹرکٹ روڈ سیفٹی کمیٹی (DRSC) کی ایک میٹنگ کی صدارت کی جس میں پیش رفت اور ماضی کے روڈ سیفٹی اقدامات کا جائزہ لیا۔ اجلاس میں کئے گئے فیصلوں کی کارکردگی کا جائزہ لیا۔ میٹنگ کے دوران، ڈی سی نے RAHAT-PM اسکیم کے نفاذ کا جائزہ لیا اور اس کے مؤثر نفاذ کو متاثر کرنے والے خلا کو دور کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔ انہوں نے پولیس اور محکمہ صحت کو ہدایت کی کہ وہ کوآرڈینیشن کو بہ

باقیات

جموں وکشمیر بھارت

کی جانب سے ووٹ چوری کے الزامات پر بھی تنقید کی اور کہا کہ پارٹی اپنے الزامات کے حق میں قابلِ اعتماد ثبوت پیش کرنے میں ناکام رہی ہے۔انہوں نے کہا،''جموں وکشمیر بھارت کا تاج، اس کی شان اور فخر ہے۔ اس لیے بھارت کے ساتھ اس کا الحاق محض ایک جغرافیائی علاقے کو متحد کرنے کا معاملہ نہیں تھا، بلکہ یہ بھارت کی روح، جذبے، اتحاد اور سلامتی کو محفوظ رکھنے کا عہد تھا۔''وزیر دفاع نے بی جے پی کی سیاسی تاریخ میں جموں وکشمیر کی اہمیت کا ذکر کرتے ہوئے پنڈت پریم ناتھ ڈوگرا کو خراج عقیدت پیش کیا، جنہوں نے خطے کے بھارت کے ساتھ مکمل انضمام کے لیے جدوجہد کی تھی۔انہوں نے ڈاکٹر شیاما پرساد مکھرجی کے نعرے''ایک دیش، ایک ودھان، ایک نشان'' کا بھی حوالہ دیا۔راجناتھ سنگھ نے کہا کہ جموں وکشمیر کے بہت سے لوگوں نے ملک کے اتحاد اور سلامتی کے تحفظ کے لیے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا ہے، اور ان قربانیوں کو یاد کرتے ہوئے خراج عقیدت پیش کیا۔ خطے کی ترقی کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت میں جموں وکشمیر بھی ملک کے دیگر حصوں کی طرح تیزی سے ترقی کر رہا ہے۔ ان کے مطابق خطے کو ترقی، حقوق اور مواقع میں اس کا جائز حصہ ملنا چاہیے۔اس سے قبل راجناتھ سنگھ کا جموں ہوائی اڈے پر لیفٹیننٹ گورنر منوج سنہا اور بی جے پی رہنماؤں نے استقبال کیا۔ بعد ازاں انہوں نے جموں میں پنچ تیرتھی چوک، جو لوک بھون کے قریب واقع ہے، سے پریڈ چوک کی برہمن سبھا تک تقریباً ایک کلومیٹر طویل مہاپدیاترا کی قیادت کی۔ اس دوران انہوں نے قومی پرچم تھام رکھا تھا۔اس مارچ میں جموں وکشمیر بی جے پی کے صدر اور راجیہ سبھا رکن ست شرما سمیت پارٹی کے متعدد ارکان پارلیمنٹ، ارکان اسمبلی، کارکنوں اور بڑی تعداد میں خواتین نے شرکت کی۔

مرکز مناسب وقت

خوف اب دور ہو گیا ہے،"انہوں نے کہا۔جموں و کشمیر میں مرکزی اسپانسر شدہ فلاحی اسکیموں کے نفاذ پر روشنی ڈالتے ہوئے، اٹھاولے نے کہا کہ 2014 میں پردھان منتری جن دھن یوجنا کے آغاز کے بعد سے مرکزی زیر انتظام علاقے میں تقریباً 24.78 لاکھ بینک اکاؤنٹس کھولے گئے ہیں۔انہوں نے کہا کہ جموں وکشمیر میں 26.28 لاکھ سے زیادہ مستفیدین نے پردھان منتری مدرا یوجنا کے تحت قرض حاصل کیا ہے، انہوں نے مزید کہا کہ اسکیم کے تحت قرض کی اوپری حد کو 10 لاکھ روپے سے بڑھا کر 20 لاکھ روپے کر دیا گیا ہے۔۔وزیر نے کہا کہ جموں وکشمیر میں تقریباً 12.79 لاکھ استفادہ کنندگان نے پردھان منتری اجولا یوجنا کے تحت ایل پی جی کنکشن حاصل کیے ہیں، جب کہ تقریباً 3.27 لاکھ مستفیدین نے پردھان منتری آواس یوجنا کے دیہی حصے کے تحت مکانات حاصل کیے ہیں۔آیوشمان بھارت ہیلتھ انشورنس اسکیم کا حوالہ دیتے ہوئے، اٹھاولے نے کہا کہ جموں وکشمیر میں تقریباً 23.09 لاکھ لوگوں نے اس پہل سے فائدہ اٹھایا، جو اہل خاندانوں کو 5 لاکھ روپے تک کی سالانہ ہیلتھ کوریج فراہم کرتا ہے۔انہوں نے کہا کہ جموں وکشمیر میں کسی بھی سیاسی جماعت کی حکومت ہو، مرکز خطے کی ترقی اور بہبود کے لیے پرعزم ہے۔دریں اثنا، اٹھاولے، جو ریپبلکن پارٹی آف انڈیا (اٹھاولے) کے سربراہ ہیں، نے منظور خان کو پارٹی کا جموں وکشمیر صدر مقرر کرنے کا اعلان کرتے ہوئے کہا کہ تنظیم مرکز کے زیر انتظام علاقوں میں اپنی سیاسی موجودگی کو بڑھانے کے لیے کام کر رہی ہے۔انہوں نے کہا کہ خان نے کشمیر میں کئی پروگرام منعقد کیے ہیں اور پارٹی کو لوگوں کی طرف سے مثبت جواب ملا ہے۔اٹھاولے نے کہا کہ آر پی آئی کی رہنمائی ڈاکٹر بی آر امبیڈکر کے اصولوں سے ہوئی۔۔۔

خواتین کے ریزرویشن

کہ حکومت ملک کی خواتین کو بااختیار بنانے کے اپنے عزم پر قائم ہے اور خواتین کے ریزرویشن کی راہ میں حائل ہر رکاوٹ کو دور کیا جائے گا۔مودی نے ملک کی خواتین کو یقین دہانی کراتے ہوئے کہا کہ حکومت خواتین کی سیاسی نمائندگی بڑھانے کے وعدے کو پورا کرنے کے لیے پوری طرح پُرعزم ہے۔ان کے مطابق خواتین کو پارلیمنٹ اور ریاستی اسمبلیوں میں زیادہ سے زیادہ حصہ داری دینے کے عزم میں کوئی کمزوری نہیں آئی ہے۔وزیر اعظم نے کہا کہ خواتین کے ریزرویشن کی حمایت کرنے والوں کے حوصلے بلند ہیں، ان کا عزم مضبوط اور حوصلہ ناقابل شکست ہے۔انہوں نے مزید کہا کہ ریزرویشن کی مخالفت کرنے والی سیاسی جماعتیں ملک کی خواتین کو پارلیمنٹ اور ریاستی اسمبلیوں میں اپنی نمائندگی بڑھانے سے نہیں روک سکیں گی۔

اِنسانیت کی ہم آہنگی کو سمجھنا: حکمت، گاندھی جی کا اہنسا اور کنگز کا خواب

ڈاکٹر خواجہ فاروق ریز وشاہ، چیئرمین KHWAGA



سرینگر۔۲۸ نومبر۔ایک اہم تقریب میں اپنے خطاب کا اِظہار ڈاکٹر خواجہ فاروق ریز وشاہ چیئرمین، KHWAGA (Kings Gandhian Ahimsa Wisdom Humanity Achievement)، اسطرح کیا۔ ''اس عظیم امریکی یونیورسٹی، یونیورسٹی آف رہوڈ آئی لینڈ، کنگسٹن کے ممتاز اساتذہ، معزز دانشوروں، علمی وفکری شخصیات اور روشن مستقبل کے حامل نوجوانوں!

علم ودانش کے اس مقدس مرکز میں آپ کے سامنے کھڑا ہونا میرے لیے ایک خصوصی اعزاز ہے۔ یہ وہ سرزمین ہے جہاں ڈاکٹر مارٹن لوتھر کنگ جونیئر نے ''محبوب معاشرے'' کا تصور پیش کیا، جہاں تعصب اور غربت محبت کے ذریعے ختم ہو جاتے ہیں۔مہاتما گاندھی نے ہمیں اہنسا کا اصول دیا، جو محض غیر فعال طور پر ظلم برداشت کرنا نہیں، بلکہ ظالم کی نفرت اور ظلم کو اپنے اندر دوبارہ پیدا کرنے سے منظم اخلاقی انکار کے ذریعے فعال مزاحمت ہے۔اور کشمیری صوفی رشی روایت نے ہمیں ''رین'' کا تصور دیا: یہ احساس کہ انسانیت ایک خاندان ہے، انصاف کے بغیر امن نامکمل ہے اور مساوات کے بغیر آزادی ایک ادھورا وعدہ ہے۔ میں اکثر کہتا ہوں کہ مہاتما گاندھی کا خواب چودھویں صدی کے کشمیر کے بلبل شاہ، ہمدانی اور شیخ العالم کی صوفیانہ روشنی کو تسلیم کرنے کا خواب تھا۔ ہمارے وزیر اعظم نے حال ہی میں ہندوستانی پارلیمنٹ میں ان شخصیات کا ذکر محبت اور اتحاد کے قابلِ فخر نظریات کی علامت کے طور پر کیا۔اسی طرح گاندھی خواجہ محدث ابن عربی کی انسانی محبت سے گہری متاثر تھے۔1947 کے فسادات کے تاریک دنوں میں، جب لوگ مذہب کی بنیاد پر ایک دوسرے کو قتل کر رہے تھے، گاندھی نے کشمیر کے صوفیوں اور بزرگوں کی روشنی میں انسانیت کا نور تلاش کیا۔ انہوں نے وادی کے صوفی مزارات کا دورہ کیا اور انسانیت کی حفاظت کے لیے دعائیں کیں۔ یہی گاندھیائی کا مبالیٰ ہے: سیاست کو اخلاقیات میں اور مذہب کو رحم وشفقت میں تبدیل کرنا۔اس اصول کو ڈاکٹر مارٹن لوتھر کنگ جونیئر اور ان کی اہلیہ کوریتا اسکاٹ کنگ نے بھی عملی طور پر ثابت کیا۔

خواتین وحضرات! ہمیں ان نفرت انگیز نظریات کے بارے میں ایماندار ہونا چاہیے جو اس ویژن کی مخالفت کرتے ہیں۔اپنی تاریخی تصانیف کشمیر، بیئرز تھرون اور سلطانہ کوٹا رانی: کشمیر کی رشی ملکہ میں، میں نے''بیئرز تھرون'' یعنی ریچھوں کے تخت کی تمثیل کو ظلم اور خوف کے محور کے طور پر استعمال کیا ہے۔ یہ''ریچھ'' ظالم حکمران ہیں، تاریخ کے چنگیز خان اور ہٹلر، اور ان کے جدید ہم منصب، جو اُس وقت بھی بے خبر رہتے ہیں جب''ان کے اردگرد تاریخ جل رہی ہوتی ہے''۔وہ تقسیم کے ذریعے، نفرت کے ہتھیاروں کے ذریعے اور مذہبی، فرقہ وارانہ، ذات پات، رنگ، علاقائی، جغرافیائی اور مسلکی تنازعات کو ہوا دے کر اقتدار پر قابض رہتے ہیں۔ایک دانشور کا فرض یہ نہیں کہ وہ ایسے ظلم کے سامنے غیر جانبدار رہے۔۔۔حقیقی حکمت کا مظاہرہ آپ سب اور دنیا بھر کے ان اکثریتی لوگوں کے ذریعے ہو رہا ہے جو امن سے محبت کرتے ہیں اور تشدد سے نفرت کرتے ہیں۔ یہ''ریچھ'' کو پہچاننے، ظلم کے طریقۂ کار کو بے نقاب کرنے اور ایک متبادل اخلاقی نظام تعمیر کرنے کی جرأت ہے۔چودھویں صدی کی کشمیری نشاۃِ ثانیہ نے دالچ کے منگول دہشت گردی کو صرف برفانی تودوں اور انجینئرنگ کے ذریعے شکست نہیں دی، بلکہ ایک ایسی قوم کی روحانی بیداری کے ذریعے بھی کامیابی حاصل کی جس کا یقین تھا کہ انسانیت دفاع کے قابل ہے۔آج ہمیں مختلف نوعیت کے''ریچھوں'' کا سامنا ہے: فرقہ پرستی، اجنبیوں سے نفرت، عالمی اسلحہ تجارت، ماحولیاتی تباہی اور وہ ڈیجیٹل ہجوم جو ہمدردی کی آواز کو خاموش کر دیتا ہے۔۔۔۔

پر ایمان کے ذریعے ناانصافی کو چیلنج کیا۔ڈاکٹر مارٹن لوتھر کنگ جونیئر نے ''محبوب معاشرے'' کا تصور پیش کیا، جہاں تعصب اور غربت محبت کے ذریعے ختم ہو جاتے ہیں۔مہاتما گاندھی نے ہمیں اہنسا کا اصول دیا، جو محض غیر فعال طور پر ظلم برداشت کرنا نہیں، بلکہ ظالم کی نفرت اور ظلم کو اپنے اندر دوبارہ پیدا کرنے سے منظم اخلاقی انکار کے ذریعے فعال مزاحمت ہے۔اور کشمیری صوفی رشی روایت نے ہمیں''رین'' کا تصور دیا: یہ احساس کہ انسانیت ایک خاندان ہے، انصاف کے بغیر امن نامکمل ہے اور مساوات کے بغیر آزادی ایک ادھورا وعدہ ہے۔ میں اکثر کہتا ہوں کہ مہاتما گاندھی کا خواب چودھویں صدی کے کشمیر کے بلبل شاہ، ہمدانی اور شیخ العالم کی صوفیانہ روشنی کو تسلیم کرنے کا خواب تھا۔ ہمارے وزیر اعظم نے حال ہی میں ہندوستانی پارلیمنٹ میں ان شخصیات کا ذکر محبت اور اتحاد کے قابلِ فخر نظریات کی علامت کے طور پر کیا۔اسی طرح گاندھی خواجہ محدث ابن عربی کی انسانی محبت سے گہری متاثر تھے۔1947 کے فسادات کے تاریک دنوں میں، جب لوگ مذہب کی بنیاد پر ایک دوسرے کو قتل کر رہے تھے، گاندھی نے کشمیر کے صوفیوں اور بزرگوں کی روشنی میں انسانیت کا نور تلاش کیا۔ انہوں نے وادی کے صوفی مزارات کا دورہ کیا اور انسانیت کی حفاظت کے لیے دعائیں کیں۔ یہی گاندھیائی کا مبالیٰ ہے: سیاست کو اخلاقیات میں اور مذہب کو رحم وشفقت میں تبدیل کرنا۔اس اصول کو ڈاکٹر مارٹن لوتھر کنگ جونیئر اور ان کی اہلیہ کوریتا اسکاٹ کنگ نے بھی عملی طور پر ثابت کیا۔

خواتین وحضرات! ہمیں ان نفرت انگیز نظریات کے بارے میں ایماندار ہونا چاہیے جو اس ویژن کی مخالفت کرتے ہیں۔اپنی تاریخی تصانیف کشمیر، بیئرز تھرون اور سلطانہ کوٹا رانی: کشمیر کی رشی ملکہ میں، میں نے''بیئرز تھرون'' یعنی ریچھوں کے تخت کی تمثیل کو ظلم اور خوف کے محور کے طور پر استعمال کیا ہے۔ یہ''ریچھ'' ظالم حکمران ہیں، تاریخ کے چنگیز خان اور ہٹلر، اور ان کے جدید ہم منصب، جو اُس وقت بھی بے خبر رہتے ہیں جب''ان کے اردگرد تاریخ جل رہی ہوتی ہے''۔وہ تقسیم کے ذریعے، نفرت کے ہتھیاروں کے ذریعے اور مذہبی، فرقہ وارانہ، ذات پات، رنگ، علاقائی، جغرافیائی اور مسلکی تنازعات کو ہوا دے کر اقتدار پر قابض رہتے ہیں۔ایک دانشور کا فرض یہ نہیں کہ وہ ایسے ظلم کے سامنے غیر جانبدار رہے۔۔۔حقیقی حکمت کا مظاہرہ آپ سب اور دنیا بھر کے ان اکثریتی لوگوں کے ذریعے ہو رہا ہے جو امن سے محبت کرتے ہیں اور تشدد سے نفرت کرتے ہیں۔ یہ''ریچھ'' کو پہچاننے، ظلم کے طریقۂ کار کو بے نقاب کرنے اور ایک متبادل اخلاقی نظام تعمیر کرنے کی جرأت ہے۔چودھویں صدی کی کشمیری نشاۃِ ثانیہ نے دالچ کے منگول دہشت گردی کو صرف برفانی تودوں اور انجینئرنگ کے ذریعے شکست نہیں دی، بلکہ ایک ایسی قوم کی روحانی بیداری کے ذریعے بھی کامیابی حاصل کی جس کا یقین تھا کہ انسانیت دفاع کے قابل ہے۔آج ہمیں مختلف نوعیت کے''ریچھوں'' کا سامنا ہے: فرقہ پرستی، اجنبیوں سے نفرت، عالمی اسلحہ تجارت، ماحولیاتی تباہی اور وہ ڈیجیٹل ہجوم جو ہمدردی کی آواز کو خاموش کر دیتا ہے۔۔۔۔

عبداللہ نے اپنے مخالفین کو چیلنج کرتے ہوئے کہا کہ اگر انہیں واقعی یقین ہے کہ شیش ناگ جھیل کے قریب ماحولیاتی قوانین کی خلاف ورزی ہوئی ہے تو وہ میڈیا میں بیانات دینے کے بجائے عدالت یا نیشنل گرین ٹریبونل سے رجوع کریں۔ انہوں نے کہا کہ اگر الزامات کے حق میں ٹھوس ثبوت موجود ہیں تو قانونی فورم پر معاملہ اٹھایا جائے، جہاں ان دعوؤں کی حقیقت سامنے آسکتی ہے۔ان کے مطابق صرف میڈیا کے ذریعے لوگوں کے جذبات کو بھڑکانا مسئلے کا حل نہیں ہے۔وزیر اعلیٰ نے جموں وکشمیر میں فرقہ وارانہ ہم آہنگی اور بھائی چارے کو برقرار رکھنے کے عزم کا اعادہ کرتے ہوئے نیشنل کانفرنس کے بانی شیخ محمد عبداللہ کے ہندو، مسلم اور سکھ اتحاد کے پیغام کا حوالہ دیا۔ انہوں نے واضح کیا کہ ان کی حکومت کسی کو بھی خطے کے روایتی بھائی چارے اور فرقہ وارانہ ہم آہنگی کو نقصان پہنچانے کی اجازت نہیں دے گی۔علاقائی ترقی کا ذکر کرتے ہوئے عمر عبداللہ نے بنی اور اس سے ملحقہ پہاڑی علاقوں کے عوام کو یقین دلایا کہ حکومت مقامی رکنِ اسمبلی کے ساتھ مل کر دور دراز علاقوں میں ترقیاتی سرگرمیوں کو فروغ دینے اور عوام کو بہتر سہولیات فراہم کرنے کے لیے پُرعزم ہے۔واضح رہے کہ امرناتھ یاترا کے راستے پر واقع شیش ناگ جھیل کے قریب بھاری مشینری کے استعمال کی ویڈیوز سامنے آنے کے بعد پی ڈی پی صدر محبوبہ مفتی نے حکومت پر ماحولیاتی نقصان پہنچانے کے الزامات عائد کیے تھے۔تاہم جموں و کشمیر انتظامیہ کا مؤقف ہے کہ بارڈر روڈز آرگنائزیشن کی جانب سے وہاں معمول کے مطابق راستے کی مرمت اور صفائی کا کام کیا جا رہا ہے اور جھیل کو کوئی نقصان نہیں پہنچایا گیا ہے۔

اوتی پورہ میں گرفتار

کو قانونی کارروائی مکمل کرنے کے بعد ضلع جیل کشتواڑ میں رکھا گیا ہے۔پولیس کا کہنا ہے کہ امن وامان برقرار رکھنے اور عوامی سلامتی کو یقینی بنانے کے لیے کارروائیاں جاری رہیں گی۔ غیر قانونی سرگرمیوں میں ملوث پائے جانے والے افراد کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی کی جائے گی۔

پاکستان زیر انتظام

عام طور پر رائج اصطلاح''پاکستان کے زیر قبضہ کشمیر'' استعمال نہیں کی گئی۔بل کے مطابق اس مخصوص علاقے کے لیے الیکشن کمیشن خود حد بندی کمیشن کی ذمہ داریاں انجام دے گا، جبکہ جموں و کشمیر کے دیگر علاقوں کے لیے الگ حد بندی کمیشن قائم کرنے کی تجویز ہے۔ اس کمیشن کی سربراہی سپریم کورٹ کے موجودہ یا سابق جج کریں گے، جبکہ چیف الیکشن کمشنر یا کسی الیکشن کمشنر اور ریاستی الیکشن کمشنر کو اس کا رکن بنایا جائے گا۔تاہم مجوزہ شق صرف جموں وکشمیر قانون ساز اسمبلی کے حلقوں سے متعلق ہے اور اس میں لوک سبھا کی نشستوں کا کوئی ذکر نہیں کیا گیا۔اسی طرح پاکستان کے زیر قبضہ علاقے کے لیے مختص 24 اسمبلی نشستوں کے بارے میں بھی بل میں کوئی وضاحت موجود نہیں ہے۔ یہ بھی واضح نہیں کیا گیا کہ نشستوں میں مجوزہ 50 فیصد اضافے کا اطلاق ان نشستوں پر ہوگا یا نہیں۔دریں اثنا، حکومت پیرکو یونین ٹیریٹریز لاز (ترمیمی) دوسرا بل 2026 بھی پیش کرے گی، جس کے ذریعے دہلی، جموں وکشمیر اور پڈوچیری سے متعلق تین قوانین میں ترمیم کی تجویز ہے۔ اس کا مقصد مجوزہ 132 ویں آئینی ترمیم کے تحت خواتین کے لیے ریزرویشن نافذ کرنے کے عمل کو نئی حد بندی اور اسمبلی نشستوں میں 50 فیصد اضافے سے ہم آہنگ کرنا ہے۔واضح رہے کہ دہلی، جموں وکشمیر اور پڈوچیری وہ تین مرکز کے زیر انتظام علاقے ہیں جہاں قانون ساز اسمبلیاں موجود ہیں۔ حد بندی اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں سے متعلق یہ بل اس سے قبل اپریل میں خواتین کے لیے ریزرویشن کو 2029 سے نافذ کرنے کی غرض سے 131 ویں آئینی ترمیمی بل کے ساتھ پیش کیے گئے تھے۔ تاہم آئینی ترمیمی بل لوک سبھا میں مطلوبہ حمایت حاصل نہ ہونے کے باعث منظور نہیں ہو سکا، جس کے نتیجے میں دیگر دونوں بلوں پر بھی ووٹنگ نہیں ہو سکی۔ اب پرانے بل واپس لے کر ان کی جگہ نئے بل پیر کو نئے آئینی ترمیمی بل کے ساتھ پیش کیے جائیں گے۔

کپوارہ کا ایک

1990 کی دہائی میں پی او کے گئے تھے رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ اس کی بیوی، جو پی او کے کی رہنے والی ہے، اور ان کے تین بیٹے اس وقت سرحد کے اس پار رہ رہے ہیں۔گاؤں کے سربراہ طارق احمد نے ڈی ٹریبیون کو بتایا کہ وہ گزشتہ ہفتے شاہ سے ملے تھے۔احمد کے مطابق شاہ نے اتوار کو مقامی پولیس افسر سے ملنے کا ارادہ کیا تھا لیکن اس کے بجائے وہ کیرن گئے۔کن حالات نے شاہ کو دوبارہ ایل او سی عبور کرنے کی کوشش کرنے پر مجبور کیا فوری طور پر معلوم نہیں ہو سکا۔اس واقعے کی تفصیل یا ان کی موت کے حالات کی تصدیق کرنے والا کوئی سرکاری بیان دستیاب نہیں تھا۔

70 کروڑ روپے کی

کاروں کو بھاری منافع کا لالچ دے کر ان کی محنت کی کمائی مبینہ طور پر ہڑپ کی گئی۔ایجنسی نے جموں وکشمیر، اتراکھنڈ، اتر پردیش، راجستھان، ہریانہ اور بہار میں پولیس کی جانب سے درج متعدد ایف آئی آر کی بنیاد پر تحقیقات شروع کی تھیں۔ای ڈی کے مطابق، اب تک کی تحقیقات میں انکشاف ہوا ہے کہ مبینہ دھوکہ دہی کے ذریعے سرمایہ کاروں سے 70 کروڑ روپے سے زائد کی رقم جمع کی گئی۔ یہ رقم گرومیت سنگھ، اس کے اہلِ خانہ، ساتھیوں اور ان سے منسلک کاروباری اداروں کے ذریعے جمع کی گئی، جن میں کٹھوعہ میں قائم ایم ایس اسٹائل او انڈسٹری اور ایم ایس اسٹائل او کمفرٹ کریئیشنز پرائیویٹ لمیٹڈ بھی شامل ہیں۔ایجنسی کے مطابق، تحقیقات میں یہ بات بھی سامنے آئی ہے کہ مبینہ سرمایہ کاری فراڈ سے حاصل ہونے والی رقم کے ذریعے مختلف اثاثے خریدے گئے۔ چھاپہ مار کارروائی کے دوران ای ڈی نے دو مہنگی گاڑیاں، غیر منقولہ جائیدادوں سے متعلق دستاویزات، الیکٹرانک آلات اور دیگر اہم ریکارڈ ضبط کیا۔ایجنسی نے گرومیت سنگھ اور اس سے منسلک اداروں کے بینک کھاتوں میں موجود تقریباً 33 لاکھ روپے منجمد کر دیے۔اس کے علاوہ مدن لال، ٹینیل چودھری، ایم ایس اسٹائل او ٹائلز اینڈ سیراکس اور ایم ایس اسٹائل او کمفرٹ کریئیشنز پرائیویٹ لمیٹڈ سے منسلک ایچ ڈی ایف سی بینک کے مختلف کھاتوں میں موجود تقریباً 14 لاکھ روپے بھی منجمد کیے گئے۔اس طرح منجمد کی گئی مجموعی رقم تقریباً 47 لاکھ روپے تک پہنچ گئی۔

سب انسپکٹر بھرتی

سے بھی محروم کیا جا سکتا ہے۔نیشنل نیوز بیورو کے مطابق سب انسپکٹر بھرتی امتحان کیلئے جے کے ایس ایس بی کے سخت ضوابط جاری کئے۔ جے کے ایس ایس بی کی جانب سے جاری ہدایات کے مطابق تمام امیدواروں کو امتحانی مرکز کے گیٹ بند ہونے کے مقررہ وقت سے کم از کم دو گھنٹے قبل پہنچنا لازمی ہوگا تاکہ بائیومیٹرک فنگر پرنٹ تصدیق، چہرے کی شناخت، سیکورٹی چیکنگ، تلاشی اور دیگر شناختی کارروائیاں بروقت مکمل کی جاسکیں۔بورڈ نے واضح کیا ہے کہ بائیومیٹرک تصدیق کے بعد امیدوار کے ایڈمٹ کارڈ پر مخصوص ہولوگرام چسپاں کرنا لازمی ہوگا۔جس امیدوار کے ایڈمٹ کارڈ پر یہ ہولوگرام موجود نہیں ہوگا، اسے امتحانی ہال میں داخل ہونے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔امتحانی مراکز کے اندر موبائل فون، اسمارٹ اور ڈیجیٹل گھڑیاں، بلوٹوتھ ڈیوائسز، ایئر فونز، مائیکرو فون، کیمرے، پیجر، کیلکولیٹر، پین ڈرائیو، الیکٹرانک قلم، اکیئرز اور دیگر مواصلاتی، ریکارڈنگ یا کمپیوٹنگ آلات لے جانے پر مکمل پابندی عائد کی گئی ہے۔اس کے علاوہ امیدواروں کو کتابیں، نوٹس، تحریری مواد، پرنٹ شدہ یا ہاتھ سے لکھے ہوئے کاغذات، بٹوے، ہینڈ بیگ، زیورات، کھانے پینے کی اشیاء اور ایسی کسی بھی چیز کو امتحانی احاطے میں لے جانے کی اجازت نہیں ہوگی جس کا استعمال نقل یا غیر منصفانہ طریقوں کے لیے کیا جاسکتا ہو۔بورڈ نے خبردار کیا ہے کہ کسی بھی ممنوعہ شے کا محض قبضے میں پایا جانا، خواہ اس کا استعمال کیا گیا ہو یا نہیں، غیر منصفانہ ذرائع کے زمرے میں شمار ہوگا اور اس کے نتیجے میں امیدوار کی امیدواری منسوخ کرنے کے ساتھ قواعد وقانون کے تحت مزید کارروائی بھی کی جاسکتی ہے۔تاہم مذہبی اہمیت کی حامل حقیقی اشیاء اور علامات کو سیکورٹی چیکنگ اور تلاشی سے مشروط اجازت دی جائے گی۔جے کے ایس ایس بی نے واضح کیا ہے کہ کسی دوسرے شخص کی جگہ امتحان دینا، کسی امیدوار کو مدد فراہم کرنا یا اس سے مدد حاصل کرنا، ممنوعہ اشیاء رکھنا یا استعمال کرنا، امتحانی پرچے یا مواد کا تبادلہ کرنا، اپنی مقررہ نشست تبدیل کرنا، اجازت کے بغیر امتحانی ہال سے باہر جانا اور نگران عملے کی ہدایات کی خلاف ورزی کرنا سنگین بدعنوانی تصور ہوگی۔اسی طرح شناخت چھپانے، سیکورٹی عملے کے ساتھ تعاون نہ کرنے، بدتمیزی یا کسی بھی قسم کی رکاوٹ پیدا کرنے والے امیدواروں کو نااہل قرار دینے کے علاوہ مستقبل کے امتحانات میں شرکت سے بھی محروم کیا جاسکتا ہے۔امیدواروں کو موٹے تلووں والے جوتے پہننے اور بڑے دھاتی بٹنوں یا خفیہ جیبوں والے لباس استعمال کرنے کی بھی اجازت نہیں ہوگی۔

راج ناتھ سنگھ نے

تعمیر پر توجہ مرکوز کرنے کا پیغام دیا۔قابل ذکر ہے کہ وزیر دفاع نے اسی ریلی کے دوران جموں و کشمیر کی تاریخی اہمیت، قربانیوں اور بہادری کا ذکر کرتے ہوئے کہا تھا کہ یہ خطہ ہندوستان کا محض تاج نہیں بلکہ اس کے سر کا تاج ہے۔کشمیری زبان میں ان کے مختصر مگر بامعنی پیغام نے ریلی کے دوران ایک الگ توجہ حاصل کی اور مقامی زبان کے ذریعے عوام سے رابطہ قائم کرنے کی ان کی کوشش کو نمایاں کیا۔

خشک موسمی صورتحال

کم سے کم درجہ حرارت منفی 3.2 ڈگری سیلسیس ریکارڈ کیا گیا، جب کہ وادی کے باب الداخلہ قاضی گنڈ میں پارہ منفی 2.0 ڈگری سیلسیس رہا۔جنوبی وشمالی کشمیر: جنوبی کشمیر کے اونتی پورہ میں پارہ منفی 3.0 ڈگری اور اننت ناگ میں منفی 2.6 ڈگری سیلسیس رہا۔اسی طرح شمالی کشمیر کے بانڈی پورہ میں منفی 1.3 ڈگری اور بارہمولہ میں منفی 0.2 ڈگری سیلسیس ریکارڈ ہوا۔

سپیکر حلقہ نے

تعمیراتِ عامہ (آر اینڈ بی) کے چاڈورہ، چرار شریف اور بڈگام ڈویژنوں کے ایگزیکٹو انجینئروں اور دیگر سینئر افسران نے شرکت کی۔دورانِ میٹنگ سپیکر موصوف نے جاری ترقیاتی کاموں کی موجودہ صورتحال، فنڈز کی دستیابی، اَب تک ہونے والے اخراجات اور مجوزہ ترقیاتی اقدامات کا جائزہ لیا۔اُنہوں نے کاموں کی رفتار تیز کرنے پر زور دیتے ہوئے ہدایت دی کہ تمام منظور شدہ منصوبوں کو مقررہ مدت کے اندر مکمل کیا جائے اور معیار پر کوئی سمجھوتہ نہ کیا جائے۔اُنہوں نے معیار کے مقررہ اُصولوں کی سختی سے عمل درآمد پر زور دیتے ہوئے متعلقہ اَفسران کو ہدایت دی کہ وہ زمینی سطح پر کاموں کی کڑی نگرانی کریں اور دستیاب وسائل کا بہترین اِستعمال یقینی بنائیں۔اُنہوں نے اِس بات پر زور دیا کہ تمام ترقیاتی منصوبوں کی تکمیل میں بروقت عمل درآمد، شفافیت اور جوابدہی کو بنیادی اصولوں کے طور پر ملحوظ رکھا جانا چاہیے۔سپیکر عبدالرحیم راتھر نے اِس بات کا اعادہ کیا کہ سیاحتی مقامات کی ترقی، بنیادی ڈھانچے میں بہتری اور اہم سیاحتی مقامات پر بہتر سہولیات کی فراہمی حکومت کی اہم ترجیحات میں شامل ہیں۔اُنہوں نے تمام محکموں پر زور دیا کہ وہ ترقیاتی اقدامات کو لوگوں کے لئے فوائد میں تبدیل کرنے کی خاطر، لگن اور نتائج پر مبنی نقطہ نظر کے ساتھ کام کریں۔

بڈگام میں نیشنل

اضافہ ہوگا۔وزیر اعلیٰ کے مطابق یہ ادارہ جموں و کشمیر میں ابھرتی ہوئی علمی معیشت کی ضروریات کے مطابق تربیت یافتہ اور ماہر افرادی قوت تیار کرنے میں بھی اہم کردار ادا کرے گا۔حکومت کے اس اقدام کو جموں وکشمیر میں اعلیٰ اور قانونی تعلیم کے فروغ کی جانب ایک اہم قدم قرار دیا جا رہا ہے، جس سے خطے کے طلبہ کو قانون کے شعبے میں تعلیم اور پیشہ ورانہ ترقی کے لیے نئے مواقع میسر آنے کی توقع ہے۔

جاوید رانا نے

ی ایم آر ایس پونچھ کے طلباً کا گوجری لڑکوں کا گروہی رقص شامل تھے۔فیسٹول کے دوران کل 14 پروگرام پیش کئے گئے۔تقریب کے اختتام پر صلاحیتوں اور کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والے شرکا کو اعزازات سے نوازا گیا۔

ڈی سی شوپیان نے

افراد کو ضلع میں سڑکوں کو محفوظ بنانے کے لیے ٹھوس اور وقتی اقدامات کرنے کی ہدایت کی۔ ٹریفک قوانین پر سختی سے عمل درآمد کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے، ڈی سی نے ٹریفک پولیس اور موٹر وہیکل ڈیپارٹمنٹ کو ہدایت کی کہ ٹریفک کی خلاف ورزیوں کے خلاف نفاذ کو تیز کیا جائے اور ذمہ دارانہ رویے کے حوالے سے لوگوں میں زیادہ سے زیادہ آگاہی کو یقینی بنایا جائے۔ڈی سی نے تمام متعلقہ محکموں پر زور دیا کہ وہ قریبی تال میل میں کام کریں اور روڈ سیفٹی کے خدشات کو دور کرنے کے لیے ایک فعال نقطہ نظر اختیار کریں۔

سجاد لون کا بیان

موت کے بارے میں، لون نے محکمہ جنگلی حیات کو رہائشی علاقوں کے قریب پکڑے گئے جنگلی جانوروں کو چھوڑنے کے خلاف خبردار کرتے ہوئے کہا کہ ایسا کوئی بھی عمل ناقابل قبول ہوگا اور ایسی حرکت انسانی جانوں کو خطرے میں ڈال سکتا ہے

الطاف بخاری کا

رکھیں اور بھرتی کے امتحان میں حصہ لیں جس کا وہ طویل عرصے سے انتظار کر رہے تھے وندے ماترم تنازعہ پر، اپنی پارٹی کے صدر نے کہا کہ ان کے مذہبی عقائد انہیں کسی بھی ایسی چیز کو پڑھنے کی اجازت نہیں دیتے جسے وہ اپنے عقیدے کے خلاف سمجھتے ہیں، جبکہ یہ برقرار رکھتے ہوئے کہ انہیں قومی ترانے کے بارے میں کوئی تحفظات نہیں ہیں۔انہوں نے کہا کہ ایک مسلمان ہونے کے ناطے میں کوئی ایسی بات نہیں پڑھوں گا جو میرے مذہبی عقائد کے خلاف ہو۔ جہاں تک قومی ترانے کا تعلق ہے تو ہم سب اسے گاتے ہیں۔ میں مسلمانوں کے مذہبی اجتماعات میں متنازعہ معاملات کو متعارف کرانے کا مقصد نہیں سمجھتا ہوں۔پارلیمانی کارروائی پر تبصرہ کرتے ہوئے بخاری نے جمہوری اداروں کے کام کاج پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ منتخب نمائندوں کو قانون سازی کے کاموں پر توجہ دینی چاہیے جس سے عوام کو فائدہ ہو۔انہوں نے کہا کہ جموں وکشمیر نے گزشتہ برسوں میں کافی مشکلات کا سامنا کیا ہے اور اس کے عوام غیر حل شدہ سیاسی، معاشی اور سماجی مسائل سے دوچار ہیں۔۔۔

پیرزادہ اہل خانہ سے تعزیت

جدوجہد نے انہیں ایک منفرد مقام عطا کیا تھا۔ پیرزادہ محمد سعید کی خدمات اور ان کے ساتھ گزرا ہوا وقت ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔آزاد نے سوگوار خاندان کے ساتھ دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ وہ اس دکھ کی گھڑی میں ان کے ساتھ کھڑے ہیں۔ادھر سابق وزیر اعلیٰ اور پی

قرآن مجید میں اللہ پاک

اِرشاد فرماتے ہیں کہ۔۔جو کچھ تمہارے پاس ہے وہ ختم ہوجائے گا، اور جو کچھ خدا کے پاس ہے وہ ہمیشہ باقی رہے گا، اور جو لوگ ثابت قدم ہیں، ہم ان کے اچھے کاموں کے عوض میں ان کا اُجر اُن کو ضرور دیں گے۔۔۔۔

روزنامہ
روشنی
سرینگر کشمیر
☆ ۲۹ نومبر ۲۰۲۶ء ☆ اتوار ☆ صفحہ ۵ ☆

پارلیمنٹ کا خصوصی اجلاس!

ہندوستانی پارلیمنٹ میں ایک خصوصی اجلاس ایک ایسا دور ہوتا ہے جب ارکان پارلیمنٹ اپنے معمول کے اجلاسوں سے ہٹ کر قانون سازی کا کام کرنے کیلئے جمع ہوتے ہیں۔ ہندوستان میں مقنّنہ کے تقاریب کا کیلنڈر طے نہیں ہے پارلیمنٹ عام طور پر سال میں تین بار بلاتی ہے، کیلنڈر سال کے آغاز میں بجٹ اجلاس، سال کے وسط میں مانسون اجلاس اور کیلنڈر سال کے آخر میں سرمائی اجلاس ہوتا ہے حکومت ان کے علاوہ اضافی اجلاس بلاسکتی ہے۔ پارلیمانی امور کی کابینہ کمیٹی خصوصی اجلاس بلانے کا فیصلہ کرتی ہے مجوزہ حد بندی کا فریم ورک ہندوستان کے پارلیمانی منظرنامے کو نئی شکل دینے کی طرف ایک اہم قدم ہے۔ موجودہ 543 سیٹوں سے 816 تک لوک سبھا کی طاقت میں 50 فیصد اضافہ ہونے کے ساتھ، ہر ریاست اور مرکز کے زیر انتظام علاقے اپنی پارلیمانی نمائندگی میں توسیع کا مشاہدہ کر رہے ہیں۔ مرکزی کابینہ کی طرف سے حد بندی ترمیمی بل کی منظوری جمہوری نمائندگی کو مضبوط بنانے اور 2029 کے لوک سبھا انتخابات میں خواتین کیلئے 33% ریزرویشن کی راہ ہموار کرنے کی جانب ایک تاریخی قدم ہے یہ ایک قانون سازی کی اصلاح سے بڑھ کر ہے۔ آئین کے آرٹیکل 85(1) میں لکھا ہے کہ "صدر پارلیمنٹ کے ہر ایوان کو وقتاً فوقتاً ایسے وقت اور جگہ پر اجلاس طلب کرے گا جو وہ مناسب سمجھے، لیکن ایک اجلاس میں اس کی آخری نشست اور اگلے اجلاس میں اس کی پہلی نشست کے لئے مقرر کردہ تاریخ کے درمیان چھ ماہ کا وقفہ نہیں ہوگا" اگرچہ آئین میں "خصوصی اجلاس" کا براہ راست کوئی تذکرہ نہیں ہے، لیکن ہنگامی دفعات کے تحت آرٹیکل 352 "ایوان کے خصوصی اجلاس" کو چھوتا ہے۔ 30 دسمبر کو پارلیمنٹ کا خصوصی اجلاس طلب کرلیا گیا ہے جبکہ راجیہ سبھا اجلاس 2 دسمبر کو طلب کیا گیا ہیلوک سبھا کا اجلاس 30 نومبر سے، جب کہ راجیہ سبھا کا اجلاس 2 دسمبر سے شروع ہونے کی تجویز ہے۔ دونوں ایوانوں کی کارروائی 3 دسمبر تک جاری رہ سکتی ہے۔ تاہم حکومت نے ابھی تک اجلاس کے تفصیلی قانون سازی کے ایجنڈے کا باضابطہ اعلان نہیں کیا ہے

حکومت کی جانب سے پہلے یہ دلیل دی گئی تھی کہ اگر تمام ریاستوں کی لوک سبھا نشستوں میں یکساں تناسب سے اضافہ کیا جائے تو جنوبی ریاستوں کا مجموعی حصہ محفوظ رکھا جا سکتا ہے۔ تاہم اپوزیشن جماعتوں کا کہنا ہے کہ صرف تناسب برقرار رکھنا کافی نہیں ہے۔ نشستوں کی حقیقی تعداد میں فرق بڑھنے سے پارلیمنٹ میں ریاستوں کا سیاسی اثر ورسوخ بھی تبدیل ہوسکتا ہے۔ پارلیمنٹ نے ستمبر 2023 میں 'ناری شکتی وندن ایکٹ' منظور کیا تھا۔ اس قانون کے تحت لوک سبھا اور ریاستی اسمبلیوں میں خواتین کیلئے ایک تہائی نشستیں مختص کرنے کا انتظام ہے۔ تاہم قانون کے مطابق اس پر عمل درآمد کا انحصار قانون نافذ ہونے کے بعد ہونے والی پہلی مردم شماری کے اعداد وشمار کی اشاعت اور اس کے بعد حلقہ بندی کا عمل مکمل ہونے پر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ 2024 کے لوک سبھا انتخابات میں خواتین کے ریزرویشن کا نفاذ نہیں ہو سکا تھا۔ رواں سال اپریل میں حکومت نے آئین (131 ویں ترمیم) بل 2026 پیش کیا تھا۔ اس کے ساتھ حد بندی اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں سے متعلق بل بھی لائے جانے تھے۔ مجوزہ آئینی ترمیم میں لوک سبھا کی زیادہ سے زیادہ نشستوں کی تعداد 850 تک بڑھانے اور حلقہ بندی کی بنیاد پر خواتین کے ریزرویشن کے نفاذ کی راہ ہموار کرنے کی تجویز تھی۔ تاہم 17 اپریل 2026 کو لوک سبھا میں آئینی ترمیم کا یہ بل مطلوبہ دوتہائی اکثریت حاصل کرنے میں ناکام رہا۔ ووٹنگ میں 528 ارکان نے حصہ لیا، جن میں سے 298 نے بل کے حق میں اور 230 نے مخالفت میں ووٹ دیا۔ بل کی منظوری کے لیے 352 ووٹ درکار تھے۔ اس ناکامی کے بعد حکومت نے اس سے متعلق دیگر بلوں کو بھی آگے نہیں بڑھایا۔ ملک میں مختلف ریاستوں کے درمیان لوک سبھا کی نشستوں کی تعداد 1971 کی مردم شماری کی بنیاد پر مستحکم رکھی گئی ہے۔ 1976 میں 42 ویں آئینی ترمیم کے ذریعے اس پر روک لگائی گئی تھی۔ بعد ازاں 2001 میں 84 ویں آئینی ترمیم کے ذریعے اس پابندی کو 2026 کے بعد ہونے والی پہلی مردم شماری کے اعداد وشمار کی اشاعت تک بڑھا دیا گیا۔ انتخابی حلقوں کی حدود کی آخری بار نئی حد بندی 2001 کی مردم شماری کی بنیاد پر کی گئی تھی، جب کہ حد بندی کمیشن کے احکامات 2008 میں نافذ ہوئے تھے۔ پارلیمنٹ کے خصوصی اجلاس کی حکمت عملی طے کرنے کے لیے جمعہ کو نئی دہلی میں سونیا گاندھی کی رہائش گاہ پر کانگریس رہنماؤں کی ایک اہم میٹنگ منعقد ہوئی۔ پارلیمنٹ کے خصوصی اجلاس میں حد بندی اور خواتین کے ریزرویشن سے متعلق بلوں کے معاملے پر اپوزیشن جماعتوں نے مرکزی حکومت کو تنقید کا نشانہ بنایا ہے۔ کانگریس، سماج وادی پارٹی، راشٹریہ جنتا دل، بیجو جنتا دل اور دیگر اپوزیشن جماعتوں کے رہنماؤں نے الزام لگایا ہے کہ حکومت خواتین کے ریزرویشن کی آڑ میں حد بندی کے ذریعے سیاسی فائدہ حاصل کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ اس سے لوک سبھا میں شمالی اور جنوبی ہندوستان کی ریاستوں کے درمیان نمائندگی کا فرق بڑھ سکتا ہے اور جمہوری نظام متاثر ہوسکتا ہے مرکزی وزیر برائے پارلیمانی امور کرن رجیجو نے ارکانِ پارلیمان سے اپیل کی ہے کہ وہ پیر سے شروع ہونے والے پارلیمان کے چار روزہ اجلاس میں بامعنی بحث کریں۔ کرن رجیجو نے جمعہ کو نئی دہلی میں پارلیمان کے دونوں ایوانوں کے خصوصی اجلاس سے قبل میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے یہ بات کہی بتایا کہ ان بلوں کو 2 دسمبر سے شروع ہونے والے راجیہ سبھا کے اجلاس میں بھی پیش کیا جائے گا لوک سبھا کے چار روزہ اجلاس میں کئی اہم قانون سازی کے امور پیش کرے گی۔ انہوں نے کہا کہ وہ بڑی سیاسی جماعتوں کے رہنماؤں سے بات چیت کر چکے ہیں اور اس سلسلے میں تمام سیاسی جماعتوں سے اپیل بھی کر چکے ہیں۔ انہوں نے تمام سیاسی جماعتوں کے رہنماؤں اور پارلیمان کے ہر رکن سے یہ بھی درخواست کی کہ وہ پیش کئے جانے والے بلوں پر ہونے والی بحث میں پوری سنجیدگی سے حصہ لیں۔ انہوں نے کہا کہ پارلیمان کے دونوں ایوانوں کی کارروائی کو بحسن وخوبی چلانا تمام ارکانِ پارلیمان کی ذمہ داری ہے۔ ظاہر بات ہے کہ حکومت کو اب کی باریقین ہو چکا ہوگا کہ حد بندی اور خواتین ریزرویشن بلیں پاس ہوکر رہیں گی اسی لئے خصوصی اجلاس طلب کرنے کی ضرورت پڑی۔

رحم کرو، رحم کیا جائے گا

آیتِ قرآنی

اور (اے محمد ﷺ) ہم نے تم کو تمام جہان کے لئے رحمت (بنا کر) بھیجا ہے (سورۃ الانبیاء:۱۰۷)

حدیثِ نبوی ﷺ

حضرت جریر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جو دوسروں پر رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔'' (صحیح بخاری:۶۰۱۳)

اخلاق کی بات

اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو سارے جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا، اس لیے ان کی امت کی پہچان بھی رحم دلی ہونی چاہیے۔ حدیث کا اصول سیدھا ہے کہ جو رحم کرے گا اسی پر رحم ہوگا۔ بزرگوں کی خدمت، بچوں پر شفقت، بیماروں کی عیادت اور غریبوں کی مدد رحم کی صورتیں ہیں۔ سڑک پر کسی حادثے کے شکار کی مدد کرنا اور کمزور کی بات سننا بھی رحم ہے۔ ہم دوسروں کے لیے جتنے نرم ہوں گے، اللہ ہم پر اتنا ہی مہربان ہوگا۔ (پی ایس آئی)

معاشرتی اور اخلاقی اقدار کا زوال



از قلم: مدثر غنی خان

ہمیں جو معاشرہ ورثے میں ملا، اس کی توقعات، اقدار اور سماجی معاملات نسبتاً سادہ تھے۔ تاہم وقت گزرنے کے ساتھ، شاید دانستہ یا نادانستہ طور پر، ہم نے ان میں سے بہت سی اقدار کو بدل کر رکھ دیا ہے۔ اپنے اردگرد کے ماحول اور روزمرہ زندگی کے مشاہدات ہی ہمیں یہ احساس دلانے کے لیے کافی ہیں کہ کہیں نہ کہیں کچھ دُرست نہیں ہو رہا۔ اگر ہم سنجیدگی سے اس معاشرے کا جائزہ لیں جسے ہم سب نے مل کر تشکیل دیا ہے، تو شاید بہت سے سوالات کے جواب ہمارے اپنے رویّوں، طرزِ فکر اور انتخاب میں پوشیدہ ملیں گے۔

ذرا اپنی روزمرہ زندگی کی چند حقیقتوں پر غور کیجیے۔

جب کوئی شخص بیمار پڑتا ہے تو معیاری علاج تک رسائی اکثر ایک مہنگا اور تھکا دینے والا سفر بن جاتی ہے۔ بہت سے معاملات میں لوگوں کو مناسب طبی سہولیات کی تلاش میں اپنی ریاست سے باہر جانا پڑتا ہے۔ جب کوئی عام شہری انصاف کے حصول کے لیے کوشش کرتا ہے تو یہ عمل برسوں تک طول پکڑ سکتا ہے، بعض اوقات اس وقت تک جب وہ اپنی صبر، وسائل اور شاید زندگی بھی کھو چکا ہوتا ہے۔ اسی طرح جب کوئی شخص کسی جائز دستاویز کے حصول کے لیے محکمہ مال کے دفتر کا رخ کرتا ہے تو بعض اوقات ایک معمول کا انتظامی کام بھی غیر رسمی تقاضوں کے بغیر مکمل نہیں ہو پاتا۔

یہ محض چند الگ تھلگ مشکلات نہیں ہیں بلکہ ہمارے اداروں کے طریقہ کار، اجتماعی رویّوں اور ان ذمہ داریوں کے بارے میں گہرے سوالات اٹھاتی ہیں جنہیں ہم رفتہ رفتہ نظرانداز کرنا سیکھ چکے ہیں۔

لیکن ایسا کیوں ہوتا ہے؟ کیا ہم نے کبھی سنجیدگی سے ان حالات کے اسباب کو سمجھنے کی کوشش کی ہے؟

بدقسمتی سے جب ایسے مسائل عوامی سطح پر زیرِ بحث آتے ہیں تو ہماری گفتگو اکثر سطحی رہ جاتی ہے۔ کسی ایک فرد کی نشاندہی کی جاتی ہے، اسے موردِ الزام ٹھہرایا جاتا ہے اور اس کی مذمت کی جاتی ہے۔ ہم کسی پولیس افسر، محکمہ مال کے ملازم، ڈاکٹر، استاد یا کسی دوسرے سرکاری ادارے سے وابستہ شخص پر تنقید کرتے ہیں۔

لیکن میں ایک قدرے مختلف سوال اُٹھانا چاہتا ہوں۔

سوال صرف یہ نہیں کہ ایسا فرد ہمارے معاشرے میں موجود کیوں ہے، بلکہ یہ بھی ہے کہ ہمارے معاشرے میں ایسے رویّے کیوں جنم لیتے ہیں اور کون سے حالات کسی فرد کو بالآخر ایسا بننے میں کردار ادا کرتے ہیں؟

میرا مقصد کسی بدعنوانی، بدعملی یا غیر اخلاقی رویّے کا دفاع کرنا یا اسے جائز قرار دینا ہرگز نہیں ہے۔ ہر فرد اپنے اعمال کے لیے جواب دہ ہے۔ تاہم کسی فرد کا جائزہ لیتے ہوئے اس کے گرد موجود حالات، ادارہ جاتی ماحول اور سماجی اثرات کو نظرانداز کرنا شاید اصل مسئلے کو سمجھنے میں ناکافی ثابت ہو۔ ہر والدین عموماً غیر اخلاقی، غیر مہذب اور سماجی طور پر ناقابلِ قبول رویّوں کو شرمندگی کا باعث سمجھتے ہیں، خصوصاً جب ایسے رویّے ان کے اپنے بچوں یا خاندان سے متعلق ہوں۔ والدین چاہتے ہیں کہ ان کے بچے بڑے ہوکر باعزت، دیانت دار اور ذمہ دار انسان بنیں۔ کوئی بھی والدین شعوری طور پر یہ نہیں چاہیں گے کہ ان کا بچہ بدعنوانی، بے ایمانی یا استحصال کے حوالے سے پہچانا جائے۔

اس کے باوجود، ایک عجیب تضاد کے طور پر، ہم اپنی سماجی اور عوامی زندگی میں انہی رویّوں کو بار بار دیکھتے ہیں۔ یہ تضادات جنم کیسے لیتے ہیں؟ جن عادات اور رویّوں کو ہم اپنے خاندانوں میں ناقابلِ قبول سمجھتے ہیں، وہ رفتہ رفتہ ہمارے اداروں میں کیسے نظر آنے لگتے ہیں اور بعض اوقات معمول کا حصہ کیسے بن جاتے ہیں؟

ایک ایسا معاشرہ جو مذہبی اقدار، اخلاقی روایات اور سماجی اصولوں پر فخر کرتا ہے، اس میں متضاد رویّے کیوں عام ہوتے جا رہے ہیں؟

کیا ہم آہستہ آہستہ اس تضاد کا شکار ہو رہے ہیں کہ ہماری باتیں کچھ اور ہیں اور ہمارے اعمال کچھ اور؟

ممکن ہے میرے بعض مشاہدات درست نہ ہوں، اور میں یہ دعویٰ نہیں کرتا کہ مجھے ان مسائل کا مکمل ادراک حاصل ہے۔ تاہم کچھ تبدیلیاں ایسی ہیں جن پر توجہ دینا ضروری ہے، اس سے پہلے کہ وہ ہماری زندگیوں میں اس قدر جڑ پکڑ لیں کہ ان کی اصلاح مشکل ہوجائے۔

ادارہ جاتی اقدار کا بتدریج زوال

آیئے اب اس ادارے کی طرف آتے ہیں جس پر میں بالخصوص گفتگو کرنا چاہتا ہوں: ہمارے اسکول اور وہ تعلیمی ماحول جس میں ہم آنے والی نسلوں کی تربیت کر رہے ہیں۔

کیا ہمارے موجودہ مسائل کا تعلق کسی حد تک ادارہ جاتی اقدار، نظم وضبط، جواب دہی اور ان اصولوں کے بتدریج کمزور ہونے سے بھی ہے جو کبھی اداروں کی سلیمت برقرار رکھنے میں مددگار ثابت ہوتے تھے؟

اسکول کبھی صرف کتابی تعلیم دینے کے مراکز نہیں تھے۔ وہ بچوں میں نظم وضبط، وقت کی پابندی، ذمہ داری، عہد کی پاسداری اور احترام پیدا کرنے والے ادارے بھی تھے۔

ایک وقت تھا جب اسکول دیر سے آنے والے طالب علم سے باز پرس کی جاتی تھی۔ حاضری باقاعدہ ہونا ضروری سمجھی جاتی تھی اور بلاجواز غیر حاضری پر تادیبی کارروائی بھی ہوسکتی تھی۔ اگر کوئی طالب علم مقررہ امتحان میں کسی معقول وجہ کے بغیر حاضر نہ ہوتا تو اس معاملے کو سنجیدگی سے لیا جاتا تھا۔ تعلیمی کمزوریوں پر بھی توجہ دی جاتی تھی اور اُس وقت کے نافذ قواعد کے مطابق بعض حالات میں طالب علم کو اگلی جماعت میں ترقی دینے کے بجائے اسی جماعت میں رکھا جا سکتا تھا۔ ان کے علاوہ بھی کئی ایسے طریقے رائج تھے جن کے ذریعے بچوں کو یہ سمجھایا جاتا تھا کہ ادارہ جاتی اصولوں کی اہمیت ہوتی ہے اور ذمہ داریوں کو ذاتی سہولت کے مطابق نظرانداز نہیں کیا جا سکتا۔

میرا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ ماضی کے تمام تادیبی طریقے درست تھے یا اسکولوں کو سخت، توہین آمیز اور جسمانی سزا کے طریقوں کی طرف واپس جانا چاہیے۔ جدید تعلیم بچوں کی نفسیاتی صحت، انفرادی حالات اور شفقت پر مبنی تربیت کو بجا طور پر اہمیت دیتی ہے۔

تاہم ہمیں غیر ضروری سزا اور تعمیری تادیب کے درمیان فرق سمجھنا ہوگا۔

نظم وضبط کا مقصد خوف پیدا کرنا نہیں بلکہ یہ احساس پیدا کرنا ہے کہ ہر عمل کے ساتھ ذمہ داری وابستہ ہے اور ہر ذمہ داری کو پورا کرنا ضروری ہے۔

میری تشویش یہ ہے کہ بعض تعلیمی ماحول میں جواب دہی کا یہ احساس کمزور ہوتا دکھائی دے رہا ہے۔

آج کوئی طالب علم مقررہ وقت سے کافی دیر بعد اسکول پہنچ سکتا ہے، لیکن ضروری نہیں کہ اسے وقت کی پابندی کی اہمیت کا احساس بھی ہو۔ مقررہ امتحان کو ہمیشہ وہ سنجیدگی حاصل نہیں ہوتی جس کا وہ مستحق ہے۔ بعض طلبہ یہ تاثر قائم کر سکتے ہیں کہ حاضری اور شرکت ان کی ذاتی سہولت کے مطابق ہوسکتی ہے کیونکہ ادارہ آخرکار انہیں کسی نہ کسی صورت میں قبول کرلے گا۔

اسی طرح تعلیمی تقاضوں کو بھی بعض اوقات ذمہ داری کے بجائے محض رسمی کارروائی سمجھا جانے لگتا ہے۔

ایک بچہ یہ سوچنا شروع کرسکتا ہے کہ ترقی، حاضری اور ادارہ جاتی ضابطوں کی تکمیل بالآخر ممکن ہو ہی جائے گی، خواہ وہ اپنی ذمہ داریوں کو کتنی ہی سنجیدگی سے کیوں نہ لے۔

سوال یہ نہیں کہ بچوں کے ساتھ شفقت کی جائے یا نہیں۔ یقیناً شفقت ہونی چاہیے۔ اصل سوال یہ ہے کہ کیا شفقت نظم وضبط کی قیمت پر ہونی چاہیے، یا ایک انسانی، معاون اور تعمیری طریق کار کے ذریعے نظم وضبط برقرار رکھا جا سکتا ہے؟

بچے کو یہ کیوں نہ سکھایا جائے کہ وقت پر اسکول پہنچنا اس کی ذمہ داری ہے؟ امتحان کو ایک عہد کیوں نہ سمجھا جائے؟ باقاعدہ حاضری کو تعلیم کا لازمی حصہ کیوں نہ قرار دیا جائے؟

اگر ہم بچپن میں یہ بنیادی اصول سمجھانے میں ناکام رہیں تو ہم یہ توقع کیسے کرسکتے ہیں کہ پیشہ ورانہ زندگی میں داخل ہونے کے بعد یہ اصول خود بخود پیدا ہوجائیں گے؟

نصابی کتابوں سے آگے ہم کیا سکھا رہے ہیں؟

اسکول صرف نصابی کتابوں سے معلومات منتقل نہیں کرتا بلکہ اپنے روزمرہ نظام اور طرزِ عمل کے ذریعے بھی طلبہ کو اصول اور اقدار سکھاتا ہے۔

بچے اپنے اردگرد ہونے والے واقعات کا مشاہدہ کرتے ہیں۔ وہ دیکھتے ہیں کہ آیا اصولوں پر عمل ہوتا ہے، وعدے پورے کیے جاتے ہیں، غفلت کے نتائج سامنے آتے ہیں اور سب کے ساتھ یکساں معیار کے مطابق برتاؤ کیا جاتا ہے یا نہیں۔

اگر کوئی بچہ بار بار یہ تجربہ کرے کہ اصولوں کو نظرانداز کرنے کے باوجود کوئی نتیجہ سامنے نہیں آتا، تو ممکن ہے وہ ادارہ جاتی ذمہ داری کے بارے میں ایک مختلف تصور قائم کرلے۔

اگر وہ یہ دیکھے کہ اجتماعی نظم وضبط کے مقابلے میں ذاتی سہولت کو ترجیح دی جاتی ہے، تو ممکن ہے وہ اسی طرزِ فکر کو اپنی بالغ زندگی میں بھی لے جائے۔

میرا یہ مطلب نہیں کہ ہر غیر باقاعدہ طالب علم مستقبل میں غیر ذمہ دار سرکاری ملازم بنے گا، اور نہ ہی میں یہ دعویٰ کرتا ہوں کہ اسکول کا نظم وضبط ہی کسی فرد کے اخلاقی کردار کا واحد تعین کرتا ہے۔ خاندانی تربیت، سماجی ماحول، معاشی حالات، ذاتی تجربات اور دیگر کئی عوامل بھی انسانی رویّوں کو تشکیل دیتے ہیں۔

تاہم تعلیم انسانی شخصیت کی تشکیل کے اہم ترین مراحل میں سے ایک ہے۔ بچپن میں پیدا ہونے والی عادات اکثر بعد کی زندگی میں ہماری ذمہ داریوں کے بارے میں طرزِ عمل پر اثرانداز ہوتی ہیں۔

اسی لیے اسکولوں کو صرف تعلیمی کامیابی ہی نہیں بلکہ دیانت داری، وقت کی پابندی، عہد کی پاسداری، احترام، ہمدردی اور جواب دہی جیسی خصوصیات کی نشوونما پر بھی توجہ دینی چاہیے۔

ہم اکثر بچوں کو معاشرے کا مستقبل قرار دیتے ہیں۔ لیکن کیا ہم نے سنجیدگی سے غور کیا ہے کہ اپنے روزمرہ تعلیمی طریقوں کے ذریعے ہم کس قسم کا مستقبل تیار کر رہے ہیں؟

آج کے طلبہ، کل کے سرکاری ملازمین

ذرا تصور کیجیے کہ ایک بچہ ایسے تعلیمی ماحول سے گزرتا ہے جہاں ذمہ داری کے احساس کو مسلسل اہمیت نہیں دی جاتی۔

کئی سال بعد یہی بچہ پولیس افسر، پٹواری، ڈاکٹر، استاد، منتظم یا کسی دوسرے سرکاری محکمے کا ملازم بن سکتا ہے۔

جب یہی فرد پیشہ ورانہ ذمہ داریوں سے غفلت برتنے لگے، غیر قانونی ادائیگیوں کا مطالبہ کرے یا عوامی سہولت کو نظرانداز کرے، تو ہم متعلقہ محکمے کے خلاف آواز اٹھاتے ہیں۔

ہم کہتے ہیں کہ پولیس بدعنوان ہے، پٹواری پیسے مانگتا ہے، ڈاکٹر حساس نہیں، استاد غیر ذمہ دار ہے یا سرکاری دفتر میں بیٹھا ملازم اپنا کام کرنے کے لیے تیار نہیں۔

یہ شکایات جائز بھی ہوسکتی ہیں اور ہر بدعملی کی مناسب جانچ ہونی چاہیے۔ لیکن کیا ہم نے کبھی ایسے رویّوں کی تشکیل کو فرد کی پیشہ ورانہ زندگی سے آگے جا کر سمجھنے کی کوشش کی ہے؟

کیا یہ افراد اپنے متعلقہ محکموں میں داخل ہونے کے بعد اچانک ایسے بن گئے، یا بعض عادات اور رویّوں کو اس سے بہت پہلے پروان چڑھنے دیا گیا؟

ممکن ہے ہم والدین، اساتذہ اور معاشرے کے افراد بھی ایسے حالات پیدا کرنے میں کسی حد تک شریک رہے ہوں جن میں بعض رویّے آہستہ آہستہ قابلِ قبول بن گئے۔

شاید ہم نے بعض خامیوں کو اس لیے نظرانداز کیا کیونکہ ان کی اصلاح کے لیے کوشش درکار تھی۔ شاید ہم خاموش رہے کیونکہ معاملہ براہِ راست ہم سے متعلق نہیں تھا۔ شاید ہم نے ذمہ داری کے بجائے سہولت کو ترجیح دی اور چھوٹی چھوٹی مصلحتوں کو معمول بننے دیا۔

ہم نے بارہا خود سے کہا ہوگا:

"کون ان غیر ضروری معاملات میں پڑے؟"

"مجھے کیا ضرورت ہے؟"

"جو ہو رہا ہے، ہونے دو۔"

لیکن بظاہر بے ضرر یہ فیصلے ہمارے فوری ماحول سے کہیں آگے اثرات مرتب کرسکتے ہیں۔

اور بالآخر، جب یہی بچہ بڑا ہوکر عوامی زندگی میں داخل ہوتا ہے، تو ہم ان رویّوں کی شکایت کرنے لگتے ہیں جن کی اصلاح شاید ہم نے اس کے تربیتی دور میں ضروری نہیں سمجھی تھی۔

یہ ایک سنگین تضاد ہے۔

ہم مستقبل کے اداروں کے معیار پر مسلسل شکایت نہیں کرسکتے، جبکہ آج ان اداروں کے لیے تیار کیے جانے والے انسانی وسائل کے معیار کا جائزہ لینے سے گریز کریں۔

انسانی وسائل اور تعلیمی اداروں کی ذمہ داری

کسی ریاست کو مؤثر انداز میں چلانے کے لیے قابل، ذمہ دار اور باصلاحیت انسانی وسائل کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ وسائل ایک رات میں تیار نہیں ہوتے بلکہ تعلیم، سماجی تربیت، ادارہ جاتی تجربات اور طویل مدتی فلاحی پالیسیوں کے ذریعے پروان چڑھتے ہیں۔

اس عمل میں تعلیمی اداروں کا کردار خاص طور پر اہم ہے۔

تعلیم کا مقصد صرف ایسے افراد پیدا کرنا نہیں ہونا چاہیے جو اسناد حاصل کر کے روزگار حاصل کرسکیں۔ اس کا مقصد ایسے افراد تیار کرنا بھی ہونا چاہیے جو اپنی پیشہ ورانہ ذمہ داریوں کو دیانت داری، قابلیت، ہمدردی اور خدمتِ خلق کے جذبے کے ساتھ انجام دے سکیں۔

[باقی آئندہ]

نذیر کاشمیری

جہاں بینی مری فطرت ہے لیکن۔۔۔

ایرانی بحریہ کی وارننگ!

آبنائے ہرمز کے قریب دو آئل ٹینکروں میں دھماکوں اور آگ لگنے کا واقعہ پیش آیا ہے۔ ایران کی اسلامک ریولیشنری گارڈ کور کی بحریہ نے جمعہ کی رات دعویٰ کیا کہ دونوں ٹینکر سمندری پابندیوں کو نظرانداز کرتے ہوئے غیر مجاز راستوں سے گزرنے کی کوشش کر رہے تھے۔ اسی دوران ایک ٹینکر بحری بارودی سرنگ سے ٹکرا گیا، جبکہ دوسرے میں بھی دھماکے کے بعد آگ لگ گئی۔ اس واقعے کے بعد ایران نے بحری جہازوں کو سمندری بارودی سرنگوں کے خطرے سے سختی سے خبردار کیا ہے۔ ایران کے سرکاری بین الاقوامی نشریاتی ادارے پریس ٹی وی اور نیم سرکاری خبر رساں ایجنسی تسنیم نیوز نے آئی آر جی سی بحریہ کے شعبہ تعلقات عامہ کے حوالے سے بتایا کہ جمعہ کی علی الصبح دو آئل ٹینکروں نے جزیرہ غنم کے شمال میں واقع ایک غیر مجاز سمندری راستے سے گزرنے کی کوشش کی۔ ایرانی بحریہ کا دعویٰ ہے کہ دونوں جہازوں نے اپنے محلِ وقوع اور سمت معلوم کرنے والے نیوی گیشن نظام بند کردئے تھے تاکہ ان کی نقل وحرکت کا پتا نہ چل سکے۔ اسی دوران ایک ٹینکر سمندری بارودی سرنگ سے ٹکرا کر دھماکے کا شکار ہو گیا، جبکہ دوسرے ٹینکر میں بھی دھماکے کے بعد آگ بھڑک اٹھی۔ آئی آر جی سی کے ایک اور بیان میں بتایا گیا کہ عمان کی بندرگاہ خصب کے قریب ایک ٹینکر سمندری بارودی سرنگ سے ٹکرا گیا، جبکہ دوسرے ٹینکر میں آبنائے ہرمز کے مشرق میں ایک غیر مجاز راستے پر دھماکے کے بعد آگ لگ گئی۔ تاہم دونوں واقعات میں جہازوں کو پہنچنے والے نقصان، عملے کے ارکان کی حالت اور جانی نقصان کے بارے میں تفصیلی معلومات فراہم نہیں کی گئیں۔ ایرانی بحریہ نے خبردار کیا ہے کہ آبنائے ہرمز سے گزرنے والے غیر مجاز سمندری راستوں پر کئی خطرناک بحری بارودی سرنگیں موجود ہیں۔ ایسے راستے استعمال کرنے والے جہاز کسی بھی وقت دھماکے کی زد میں آسکتے ہیں یہ بھی کہا کہ امریکی فوج کی فضائی مدد بھی ایسے جہازوں کو سمندری بارودی سرنگوں سے محفوظ نہیں رکھ سکے گی۔ بحریہ نے تمام آئل ٹینکروں اور دیگر جہازوں کو ہدایت دی ہے کہ وہ اپنے نیوی گیشن نظام بند کرکے چھپ کر گزرنے کی کوشش نہ کریں اور ایران کے مقرر کردہ سمندری ضوابط کی پابندی کریں۔ بحریہ نے دعویٰ کیا ہے کہ حالیہ دنوں میں آبنائے ہرمز کے غیر مجاز راستوں سے گزرنے کی کوشش کرنے والے آئل ٹینکروں کی تعداد میں خاصی کمی آئی ہے۔ ایرانی بحریہ نے اسے آبنائے کے مشرقی اور مغربی حصوں پر اپنے کنٹرول کا ثبوت قرار دیا ہے۔ تاہم اس دعوے کی آزاد ذرائع سے تصدیق نہیں ہوسکی ہے۔ آبنائے ہرمز دنیا کی اہم ترین سمندری تجارتی گزرگاہوں میں شمار ہوتی ہے۔ یہ خلیج فارس کو خلیج عمان اور بحیرہ عرب کے راستے بین الاقوامی سمندری حدود سے ملاتی ہے۔ دنیا کے بڑے حصے کو خام تیل اور قدرتی گیس کی فراہمی اسی سمندری راستے سے ہوتی ہے۔ ایسے میں یہاں فوجی کشیدگی یا جہازوں کی آمدورفت پر پابندی کے اثرات عالمی توانائی منڈی اور بین الاقوامی تجارت پر پڑ سکتے ہیں۔ رپورٹ کے مطابق فروری کے اواخر میں امریکہ اور اسرائیل کے ساتھ فوجی کشیدگی بڑھنے کے بعد ایران نے آبنائے ہرمز میں جنگی دور کی سمندری پابندیاں نافذ کردی ہیں۔ ایران کا مطالبہ ہے کہ اس آبی گزرگاہ سے گزرنے والے جہاز اس کی بحریہ کے ساتھ رابطہ وہم آہنگی رکھیں۔ اس کے ساتھ ہی جہازوں کو مقررہ راستے استعمال کرنے اور اپنی شناخت اور نیوی گیشن کے نظام چالو رکھنے کی ہدایت دی گئی ہے۔ دو آئل ٹینکروں میں دھماکوں کے تازہ واقعے نے آبنائے ہرمز میں بحری سلامتی سے متعلق خدشات بڑھا دیے ہیں۔ اس تزویراتی سمندری گزرگاہ پر بڑھتی ہوئی کشیدگی کے اثرات بین الاقوامی تیل کی فراہمی اور عالمی معیشت پر پڑنے کا اندیشہ ہے۔

اقوام متحدہ کے پناہ گزین ادارے کی ۲۰۲۷ کے لیے ۷ ارب ۱۰ کروڑ ڈالر کی اپیل، فنڈز کی شدید کمی



جنیوا/28/نومبر/(پی ایس آئی)اقوام متحدہ کے ادارہ برائے پناہ گزین نے جمعہ کو کہا کہ اسے ۲۰۲۷ میں پناہ گزینوں اور بے وطن لوگوں کے تحفظ اور ہنگامی حالات سے نمٹنے کے لیے ۷ ارب ۱۰ کروڑ ڈالر درکار ہیں۔ یہ رقم پچھلے سال کی اپیل سے کم ہے۔ ۲۰۲۶ کے لیے ادارے نے ۸ ارب ۵۰ کروڑ ڈالر مانگے تھے، لیکن اب تک صرف ۲ ارب ۹۰ کروڑ ڈالر ہی مل سکے ہیں۔ ادارے کے مطابق اگر پوری رقم مل جائے تو ۳۶ کروڑ ۷۰ لاکھ پناہ گزینوں اور پناہ کے متلاشیوں اور ۶۷ لاکھ بے گھر افراد کو تحفظ کی خدمات فراہم کی جائیں گی۔ اس کے علاوہ ۳۹ لاکھ پناہ گزینوں اور ۲۰ لاکھ بے گھر لوگوں کو نقد امداد، جبکہ ۱۸ لاکھ پناہ گزینوں اور ۸ لاکھ ۵۰ ہزار بے گھر افراد کو رہائش دی جائے گی۔ ادارے کے اعداد و شمار کے مطابق ۲۰۲۵ کے آخر تک دنیا میں ۱۱ کروڑ ۷۸ لاکھ افراد جبراً بے گھر تھے، جو ۲۰۲۴ کی ریکارڈ تعداد ۱۲ کروڑ ۳۲ لاکھ سے کچھ کم ہے۔ ان میں سے ۳ کروڑ ۵۶ لاکھ پناہ گزین ادارے کے دائرہ کار میں آتے ہیں، جن میں سے دو تہائی افغانستان، سوڈان، شام، یوکرین اور وینزویلا سے تعلق رکھتے ہیں۔ فنڈز کی کمی کا اثر ادارے کے عملے پر بھی پڑا ہے۔ ۲۰۲۴ سے اب تک تقریباً ۸ ہزار ملازمین ادارہ چھوڑ چکے ہیں اور عملے کی تعداد تقریباً ۲۰ ہزار سے گھٹ کر ۱۲ ہزار سے کچھ کم رہ گئی ہے۔ ۲۰۲۵ میں ادارے نے ۱۰ ارب ۶۰ کروڑ ڈالر کی اپیل کی تھی مگر صرف ۳ ارب ۸۰ کروڑ ڈالر ملے تھے۔ ادارے کے سربراہ برہم صالح نے پچھلے مہینے خبردار کیا تھا کہ ادارے سے ''ناممکن کام کرنے کو کہا جا رہا ہے''۔ ترجمان میتھیو سالٹ مارش نے کہا کہ اب توجہ اس بات پر ہے کہ پناہ گزین امداد پر انحصار سے آگے بڑھ کر اپنے پیروں پر کھڑے ہو سکیں۔ ادارے کی سالانہ عطیاتی کانفرنس منگل یکم دسمبر کو جنیوا میں ہوگی، جس میں رکن ممالک سے امداد کے وعدے لیے جائیں گے۔ ادھر پی ایس آئی کے مطابق فکینیا کی ایک عدالت نے جمعہ کو فرقہ لیڈر پال میکنزی کو اپنے ۱۲۳ پیروکاروں کے قتل خطا کا مجرم قرار دیا ہے۔ عدالت کے مطابق میکنزی نے ان لوگوں کو جنوری ۲۰۲۱ سے ستمبر ۲۰۲۳ کے درمیان شاکاہولا کے جنگل میں بھوکا رہ کر جان دینے کا حکم دیا تھا۔ ممباسا کی اس عدالت نے ان کے ساتھ ۲۹ دیگر افراد کو بھی قصوروار ٹھہرایا جن میں ان کی بیوی روڈا ممبوا بھی شامل ہیں۔ مجسٹریٹ ایلکس اتھوکو نے فیصلے میں کہا کہ فاقہ کر کے مرنے کی ہدایات میکنزی نے ہی دی تھیں۔ میکنزی نے خود کو بے قصور بتایا تھا اور ان کے ایک وکیل نے کہا کہ سزا سنائے جانے کے بعد وہ اپیل کریں گے۔ بی بی سی کے مطابق اس مقدمے میں ۶۰ ملزمان کو بری کر دیا گیا اور استغاثہ نے اشارہ دیا ہے کہ وہ ان کی رہائی کے خلاف اپیل کرے گا۔ استغاثہ نے عدالت کو بتایا کہ منصوبہ یہ تھا کہ پہلے بچے، پھر عورتیں اور پھر مرد فاقہ کر کے جان دیں اور آخر میں خود میکنزی، تاکہ سب حضرت عیسیٰ سے جا ملیں۔ حکام کو ۲۰۲۳ سے اب تک کم گہری قبروں سے ۴۰۰ سے زیادہ لاشیں ملی ہیں۔ میکنزی کو اسی مہینے کے شروع میں ۱۹۱ افراد کے قتل کے جرم میں ۲۰۰ سال قید کی سزا سنائی جا چکی ہے، جن میں ایک کے سوا سب بچے تھے۔ اس ہفتے انہیں بچوں پر ظلم، حملے، انتہا پسندی پھیلانے اور دہشت گردی سے جڑے جرائم میں بھی قصوروار ٹھہرایا گیا۔ بچوں پر ظلم اور انتہا پسندی کے معاملات میں سزا دسمبر میں سنائی جائے گی۔ میکنزی نے ۲۰۰۳ میں گڈ نیوز انٹرنیشنل چرچ قائم کیا تھا۔ اس سے پہلے بھی انہیں بچوں کی موت کے معاملات میں دو بار گرفتار کیا گیا تھا لیکن رہا کر دیا گیا۔ صدر ولیم روٹو نے ۲۰۲۳ میں کہا تھا کہ وہ ان اموات کو روکنے میں حکومت کی ناکامی کی ذمہ داری لیتے ہیں۔ اس واقعے کے بعد مذہبی گروہوں پر سخت نگرانی کے مطالبات اٹھے تھے۔ قتل خطا کے اس مقدمے میں سزا کا اعلان ابھی باقی ہے۔

ساگر کلچرل فورم جموں و کشمیر کی ادبی سرگرمیوں کا نہ تھمنے والا سلسلہ جاری

لل دید کی زندگی، شاعری اور صوفیانہ افکار پر ایک روزہ ادبی سیمینار اور مشاعرے کا انعقاد



فتح گڈ، بارہمولہ /28/نومبر/(روشنی مانیٹرنگ ڈیسک) ساگر کلچرل فورم ژکر پٹن کشمیر کے اہتمام اور جموں و کشمیر اکیڈمی آف آرٹ، کلچر اینڈ لینگویجز کے اشتراک سے گرین لینڈ پبلک اسکول فتح گڈ بارہمولہ میں معروف کشمیری صوفی شاعرہ لل دید (لل عارفہ) کی زندگی، شاعری اور صوفیانہ افکار کے موضوع پر ایک روزہ ادبی و فکری سیمینار منعقد ہوا۔ اس ادبی و ثقافتی پروگرام میں اسکول کے طلبہ و طالبات، اساتذہ، نامور شاعروں، ادیبوں، قلم کاروں اور علاقے کے معزز شہریوں نے شرکت کی۔ پروگرام کے دوران لل دید کی زندگی، ان کی روحانی تعلیمات، صوفیانہ شاعری اور کشمیری زبان و ادب میں ان کے غیر معمولی مقام پر تفصیلی روشنی ڈالی گئی۔ کلچرل اکیڈمی اور ساگر کلچرل فورم کی جانب سے ڈاکٹر شبنم رفیق نے مہمانوں کا والہانہ استقبال کیا۔ اس موقع پر اسکالر زبیر کمبے نے لل دید کی شخصیت، شاعری اور صوفیانہ افکار کے حوالے سے اپنا تحریر کردہ تحقیقی مقالہ پیش کیا، جس میں انہوں نے لل دید کی فکری بصیرت، روحانی تعلیمات اور کشمیری سماج پر ان کے گہرے اثرات کو اجاگر کیا۔ قریب کے ایوانِ صدارت میں معروف شاعر بشر زوگیاری، ساگر نظیر، ڈاکٹر شبنم رفیق، سلیم سلیمانی، حاجی محمد شعبان وانی اور وسیم علی کاظم موجود تھے۔ پروگرام کا بنیادی مقصد نئی نسل کو کشمیری زبان و ادب کی عظیم شخصیات، بالخصوص لل دید کی ادبی، روحانی اور فکری میراث سے روشناس کرانا تھا۔ اس موقع پر اسکول کے طلبہ و طالبات نے بھی لل دید کی زندگی اور تعلیمات پر اپنے تحریر کردہ مضامین پیش کیے، جنہیں حاضرین نے سراہا۔ طلبہ کی دلچسپی اور ادبی سرگرمیوں میں ان کی بھرپور شرکت نے تقریب کو مزید بامقصد بنا دیا۔ سیمینار کے اختتام پر معروف شاعر اور ساگر کلچرل فورم کے سرپرستِ اعلیٰ ساگر نظیر نے تمام مہمانوں، مقالہ نگار، شرکاء ۰، اسکول انتظامیہ اور جموں و کشمیر اکیڈمی آف آرٹ، کلچر اینڈ لینگویجز کا شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے اپنے خطاب میں کہا کہ اس طرح کے ادبی اور ثقافتی پروگراموں کے انعقاد سے نئی نسل میں اپنی زبان، ادب، تہذیب اور عظیم ادبی وراثت کے تئیں شعور و آگہی پیدا ہوتی ہے۔ انہوں نے اس عزم کا اظہار کیا کہ مستقبل میں بھی ایسی ادبی سرگرمیوں کا سلسلہ جاری رکھا جائے گا تاکہ نوجوان نسل کو اپنی زبان و ثقافت سے وابستہ رکھا جا سکے۔ سیمینار کے بعد ''للّہ نِلہ وَٹھ رُلہ نہ زاہنہ'' کے عنوان سے ایک خوبصورت مشاعرے کا انعقاد بھی کیا گیا، جس میں ایک درجن سے زائد نامور اور ابھرتے ہوئے شعراء نے اپنا کلام پیش کر کے لل دید کو منظوم خراجِ عقیدت پیش کیا۔ مشاعرے میں بشر زوگیاری، منیب ناروا وی، محی الدین ناروا وی، فاروق ملک، الہام ناروا وی، سلیم سلیمانی، احد غمگین، ساقی ارشاد، قیوم ترکو لبلی، زینت ہلال، صادیہ شوکت، مہک گل، گل میر، غلام محمد مامہ لالہ، وسیم علی کاظم، ساگر نظیر، ثنا میر، غفار خاکسار، مصور شاد اور عقیم فاروق نے اپنا کلام پیش کیا۔ شعراء نے اپنی تخلیقات کے ذریعے لل دید کی روحانی عظمت، صوفیانہ فکر اور کشمیری زبان و ادب کے لیے ان کی گراں قدر خدمات کو خراجِ عقیدت پیش کیا۔ مشاعرے میں پیش کیے گئے کلام کو سامعین نے بے حد سراہا۔ اس طرح لل دید کی زندگی، شاعری اور صوفیانہ تعلیمات کے حوالے سے منعقدہ یہ ادبی سیمینار نہ صرف ایک علمی و فکری نشست ثابت ہوا بلکہ نئی نسل کو کشمیری زبان و ادب کی عظیم روایات سے جوڑنے کی ایک اہم کوشش بھی قرار پایا۔ ساگر کلچرل فورم کی جانب سے مسلسل ادبی و ثقافتی سرگرمیوں کا انعقاد اس بات کا عکاس ہے کہ فورم کشمیر کی ادبی، ثقافتی اور تہذیبی وراثت کے تحفظ اور فروغ کے لیے سرگرمِ عمل ہے۔

روسی بحریہ میں نئی جوہری آبدوز پرم شامل، ۲۰۳۰ تک پانچ اور آبدوزیں آئیں گی: پوتن

ماسکو، /28/نومبر/(پی ایس آئی) روس کے صدر ولادیمیر پوتن نے جمعہ کو سیویرودونسک کے سیوماش شپ یارڈ میں جوہری آبدوز پرم پر بحریہ کا پرچم لہرانے کی تقریب میں شرکت کی۔ اس تقریب کے ساتھ یاسین ایم درجے کی یہ آبدوز باقاعدہ طور پر روسی بحریہ کے حوالے کر دی گئی۔ اس موقع پر پوتن نے کہا کہ روس دنیا کے ان چند ملکوں میں شامل ہے جو اتنی طاقتور جوہری آبدوزیں بنانے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ انہوں نے اعلان کیا کہ ۲۰۳۰ تک پانچ اور جوہری آبدوزیں بحری بیڑے میں شامل کی جائیں گی جن میں سے تین یاسین ایم درجے کی ہوں گی۔ روسی صدر کے مطابق یہ آبدوزیں کروز میزائل لے کر دنیا کے سمندروں کے کسی بھی حصے میں کارروائی کر سکتی ہیں۔ پرم کو ایسی پہلی کثیر مقصدی آبدوز بتایا جاتا ہے جو زرکون ہائپرسونک میزائل لے جائے گی، جیسا کہ پوتن نے گزشتہ سال کہا تھا۔ اس آبدوز کو مارچ ۲۰۲۵ میں سیویرودونسک میں پانی میں اتارا گیا تھا۔ اس وقت پوتن مرمانسک کے دورے پر تھے اور انہوں نے وہیں سے ویڈیو کے ذریعے تقریب میں شرکت کی تھی۔ اسی وقت بتایا گیا تھا کہ یہ آبدوز ۲۰۲۶ میں بحریہ میں شامل ہوگی، اور اب جمعہ کی تقریب کے ساتھ یہ منصوبہ پورا ہو گیا ہے۔ آبدوزیں روس کی جوہری دفاعی طاقت کا ایک اہم حصہ سمجھی جاتی ہیں۔ پوتن کے اعلان کے مطابق آنے والے چار برسوں میں بحری بیڑے میں نئی آبدوزوں کی شمولیت کا سلسلہ جاری رہے گا، جن میں یاسین ایم درجے کی مزید تین آبدوزیں بھی شامل ہوں گی۔

اقوام متحدہ کا انتباہ: دنیا کے ۱۶ خطوں میں بھوک مزید بڑھے گی، سوڈان اور یمن سمیت پانچ ملکوں کو قحط کا خطرہ

روم/28/نومبر/(پی ایس آئی) اقوام متحدہ کے ادارہ خوراک و زراعت اور عالمی خوراک پروگرام نے خبردار کیا ہے کہ دسمبر ۲۰۲۶ سے مئی ۲۰۲۷ کے دوران دنیا کے ۱۶ خطوں میں بھوک کی صورتحال نمایاں طور پر بگڑ جائے گی۔ جمعہ کو جاری مشترکہ رپورٹ کے مطابق اس کی بڑی وجوہات مسلح تنازعات اور شدید موسمی حالات ہیں۔ رپورٹ کے مطابق سوڈان، جنوبی سوڈان، صومالیہ، شمالی نائیجیریا اور یمن کو قحط کا سب سے سنگین خطرہ ہے۔ جون میں ایسے خطوں کی تعداد ۱۳ تھی جو اب بڑھ کر ۱۶ ہو گئی ہے، جبکہ لبنان کو فہرست سے نکال دیا گیا ہے۔ دونوں اداروں کے مطابق ۱۶ میں سے ۱۲ خطوں میں بھوک کی سب سے بڑی وجہ جنگ اور تنازعات ہیں۔ نئے شامل ہونے والے چار میں سے تین خطوں، یعنی جنوبی افریقہ، وسطی امریکہ کی خشک پٹی اور شمال مشرقی یوگانڈا میں ال نینو ایک بڑا سبب ہے۔ عالمی موسمیاتی تنظیم کا کہنا ہے کہ ال نینو غیر معمولی حد تک شدید ہو جائے گا۔ رپورٹ میں امداد میں تیزکمی کی طرف بھی توجہ دلائی گئی ہے۔ سب سے زیادہ خطرے والے پانچ ملکوں کے لیے انسانی امداد ۲۰۲۲ سے ۲۰۲۵ کے درمیان تقریباً دو تہائی گھٹ گئی اور ۱۵ اعشاریہ ۱۱ ارب امریکی ڈالر سے کم ہو کر ۱۲ ارب ڈالر رہ گئی۔ اس کے ساتھ خوراک، توانائی اور نقل و حمل کی بڑھتی قیمتوں نے بھی لوگوں کی مشکلات میں اضافہ کیا ہے۔ یہ رپورٹ سال میں دو بار خوراک کے بحران کے خلاف عالمی نیٹ ورک کے تحت جاری کی جاتی ہے۔ اقوام متحدہ کے اداروں کو امید ہے کہ ال نینو کے اثرات شروع ہونے سے پہلے متاثرہ خطوں کے لیے فنڈ جمع کرنے کی اپیلوں پر دنیا توجہ دے گی، تاکہ لاکھوں لوگوں کو قحط سے بچایا جا سکے۔

اوپن اے آئی کا ایپل پر جوابی مقدمہ تجارتی راز چرانے اور سپلائرز کو روکنے کا الزام

سان فرانسسکو/28/نومبر/(پی ایس آئی) چیٹ جی پی ٹی بنانے والی امریکی کمپنی اوپن اے آئی نے ٹیکنالوجی کمپنی ایپل کے خلاف کیلیفورنیا کی ایک وفاقی عدالت میں جوابی مقدمہ دائر کیا ہے۔ جمعہ کو دائر اس مقدمے میں الزام لگایا گیا ہے کہ ایپل نے ایک سابق ملازم کے ذریعے اوپن اے آئی کے تجارتی راز چرائے اور ہارڈ ویئر سپلائرز کو اوپن اے آئی کے مستقبل کے آلات پر کام کرنے سے روکنے کی کوشش کی۔ اوپن اے آئی کا کہنا ہے کہ ایپل نے ایک ایسے شخص کو دوبارہ ملازمت دی جو صرف چھ مہینے اوپن اے آئی میں رہا۔ اس شخص کی رسائی ایک نئے آلے اور کمپنی کے مستقبل کے منصوبوں سے متعلق معلومات تک تھی۔ مقدمے کے مطابق اس نے اوپن اے آئی کی ''درجنوں'' دستاویزات اپنے ذاتی فون پر بھیجیں اور کمپنی کے منصوبے ایپل کے سینئر عملے کے سامنے پیش کیے۔ اوپن اے آئی کا دعویٰ ہے کہ ممکن ہے یہی دستاویزات چرانا اس کے کمپنی میں آنے کی اصل وجہ رہی ہو۔ اوپن اے آئی نے یہ الزام بھی لگایا ہے کہ ایپل اپنے ملازمین کو دفتری فائلیں ذاتی آئی کلاؤڈ اکاؤنٹس کے ساتھ ملانے کی ترغیب دیتی ہے تاکہ بعد میں حریف کمپنیوں میں جانے والوں پر چوری کا الزام لگایا جا سکے۔ کمپنی کے مطابق ایپل کے ۴۰۰ ملازمین اوپن اے آئی میں شامل ہو چکے ہیں، اور اس کے اپنے مصنوعی ذہانت والے آلات ایپل کو ''اسی کے میدان میں'' پیچھے چھوڑ سکتے ہیں۔ ایپل نے ان الزامات کو مسترد کرتے ہوئے انہیں توجہ ہٹانے کی ''کھلی کوشش'' قرار دیا ہے۔ ایپل کا کہنا ہے کہ اس کا مقدمہ اوپن اے آئی کے عملے کی جانب سے جان بوجھ کر غیر جاری شدہ ٹیکنالوجی کی معلومات چرانے سے متعلق ہے۔ ایپل نے جولائی میں اوپن اے آئی، اپنے دو سابق ملازمین اور جونی آئیو کی ڈیزائن کمپنی آئی او پروڈکٹس کے خلاف چوری کے ''سلسلے'' کا مقدمہ دائر کیا تھا۔ اوپن اے آئی نے یہ کمپنی گزشتہ سال ۱۶ اعشاریہ ۵ ارب ڈالر میں خریدی تھی۔ اوپن اے آئی کا کہنا تھا کہ ایپل کا مقدمہ ایک سابق ملازم کے ذاتی پیغامات کی غیر مجاز نگرانی پر مبنی ہے۔ دونوں کمپنیاں ایک دوسرے پر تجارتی راز چرانے کا الزام لگا رہی ہیں اور کیلیفورنیا میں عدالتی کارروائی جاری رہے گی۔ ادھر میڈیا رپورٹس کے مطابق ہیکروں نے امریکی فضائیہ کے سب سے اہم کلاؤڈ کمپیوٹنگ پلیٹ فارم کلاؤڈ ون میں نقب لگائی ہے، جس سے فوجی حکمت عملی، عملے اور رسد سے متعلق بڑی مقدار میں حساس ڈیٹا خطرے میں پڑ سکتا ہے۔ یہ رپورٹس جمعہ کو معاملے سے واقف تین افراد کے حوالے سے سامنے آئیں اور کئی امریکی میڈیا اداروں نے ان کی تصدیق کی۔ رپورٹس کے مطابق یہ مداخلت گزشتہ تقریباً ایک مہینے کے دوران پکڑی گئی۔ بتایا گیا ہے کہ ٹھیکیداروں کو نظام کی دیکھ بھال اور اپ گریڈ کے کام کے دوران اس کا پتہ چلا اور اس سے پورے پلیٹ فارم پر کام میں خلل پڑا۔ ابھی یہ واضح نہیں ہو سکا کہ ہیکر کون تھے، نقب زنی کا دائرہ کتنا بڑا تھا اور آیا کوئی ڈیٹا چوری ہوا یا نہیں۔ پینٹاگون نے اس واقعے کی براہ راست تردید نہیں کی۔ امریکی محکمہ دفاع کے ایک عہدیدار نے کہا کہ اس کے نظام ''محفوظ'' ہیں اور ان کی چوبیس گھنٹے نگرانی کی جاتی ہے، تاہم محکمہ اپنے نیٹ ورک کی صورتحال پر تبصرہ نہیں کرتا۔ امریکی فضائیہ نے بھی کہا کہ وہ کسی مخصوص نظام کی سکیورٹی کے بارے میں بات نہیں کرتی۔ کلاؤڈ ون ۲۰۱۷ میں امریکی فضائیہ کے لیے انفارمیشن ٹیکنالوجی کے ایک مشترکہ پلیٹ فارم کے طور پر شروع کیا گیا تھا۔

باب المندب سے ہرمز تک: کیا ایران کے اتحادی اہم بحری راستوں پر اثر انداز ہو رہے ہے

صنعا/28/نومبر/(روشنی مانیٹرنگ ڈیسک)(پی ایس آئی) یمن میں حوثی فورسز کی حالیہ پیش قدمی اور باب المندب کے اطراف اہم علاقوں پر ان کے بڑھتے ہوئے کنٹرول نے مشرقِ وسطیٰ کی تزویراتی صورتحال کے بارے میں نئے سوالات کھڑے کر دیے ہیں۔ ایک طرف یہ پیش رفت ایران اور اس کے اتحادیوں کے لیے اہم سمجھی جا رہی ہے، تو دوسری جانب یہ بھی واضح نہیں کہ حوثیوں کی بڑھتی ہوئی طاقت مستقبل میں تہران کے لیے مکمل طور پر قابلِ کنٹرول رہے گی یا نہیں۔ حوثی فورسز نے حالیہ مہینوں میں جنوبی یمن میں اپنی پوزیشن مضبوط کی ہے اور حکومتی افواج کے بعض علاقوں سے انخلا کے بعد انہیں بحیرہ احمر سے متصل ساحلی پٹی پر زیادہ اثر و رسوخ حاصل ہوا ہے۔ باب المندب دنیا کی اہم ترین بحری گزرگاہوں میں شمار ہوتی ہے جہاں سے عالمی تجارت کا ایک بڑا حصہ گزرتا ہے۔ یہ راستہ نہ صرف یورپ اور ایشیا کے درمیان تجارتی رابطوں کے لیے اہم ہے بلکہ خلیجی ممالک کی تیل برآمدات کے لیے بھی کلیدی حیثیت رکھتا ہے۔ اگرچہ ایرانی ذرائع ابلاغ نے حوثیوں کی کامیابیوں کو سراہا ہے، تاہم ایرانی قیادت نے نسبتاً محتاط مؤقف اختیار کیا ہے۔ ایرانی صدر مسعود پزشکیان نے زور دیا ہے کہ ایران سعودی عرب کے ساتھ جنگ میں شامل نہیں اور حوثیوں کی فوجی کارروائیاں ان کے اپنے فیصلوں کا نتیجہ ہیں۔ تہران مسلسل اس بات کی تردید کرتا رہا ہے کہ وہ حوثیوں کو براہِ راست ہدایات یا عسکری معاونت فراہم کرتا ہے۔ مبصرین کے مطابق باب المندب کے قریب حوثیوں کی مضبوط موجودگی ایران کے لیے ایک اہم تزویراتی فائدہ ثابت ہو سکتی ہے۔ ایران پہلے ہی آبنائے ہرمز میں اثر و رسوخ رکھتا ہے، جبکہ باب المندب پر اس کے قریبی اتحادیوں کی موجودگی سے ایسے خدشات پیدا ہوئے ہیں کہ 'محورِ مزاحمت' خطے کے دو اہم بحری راستوں پر بالواسطہ اثر انداز ہونے کی صلاحیت حاصل کر سکتا ہے۔ اس صورتحال نے سعودی عرب کے لیے بھی مشکلات پیدا کی ہیں، کیونکہ بحیرہ احمر کے راستے تیل برآمد کرنے کا متبادل راستہ سکیورٹی خدشات کے باعث کم پرکشش ہوتا جا رہا ہے۔ حوثیوں اور ایران کے تعلقات پر ایک اہم سوال یہ بھی ہے کہ تہران کا اس گروپ پر کتنا اثر و رسوخ ہے۔ اگرچہ حوثیوں کو ایران کے 'محورِ مزاحمت' کا حصہ سمجھا جاتا ہے، لیکن ماضی میں وہ بعض مواقع پر ایرانی مشوروں سے ہٹ کر فیصلے بھی کر چکے ہیں۔ ماہرین کے مطابق حوثی تحریک اب اس حد تک مضبوط ہو چکی ہے کہ وہ اپنے مقامی مفادات اور ترجیحات کو بھی سامنے رکھتی ہے۔ دوسری جانب سعودی عرب سمیت بعض علاقائی قوتیں اب بھی سمجھتی ہیں کہ ایران حوثیوں پر اثر انداز ہونے کی صلاحیت رکھتا ہے، جس کی وجہ سے ریاض اور دیگر ممالک نے حالیہ عرصے میں تہران کے ساتھ سفارتی رابطے بڑھائے ہیں۔ حوثیوں کی پیش قدمی سے ایران کو بظاہر ایک اہم تزویراتی فائدہ حاصل ہوتا دکھائی دیتا ہے، تاہم اس کے ساتھ خطرات بھی وابستہ ہیں۔ اگر حوثیوں کی کارروائیوں کے نتیجے میں سعودی عرب اور ایران کے درمیان کشیدگی دوبارہ بڑھتی ہے تو تہران کو سفارتی اور علاقائی دباؤ کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ اسی طرح اگر حوثی مزید خودمختار ہوتے گئے تو ایران کے لیے ان پر اثر و رسوخ برقرار رکھنا بھی مشکل ہو سکتا ہے۔ یوں باب المندب کے اطراف حوثیوں کی کامیابیاں بیک وقت ایران کی علاقائی پوزیشن کو مضبوط بھی کر سکتی ہیں اور تہران کے اثر و رسوخ کی حدود کو بھی نمایاں کر سکتی ہیں۔ ادھر پی ایس آئی کے مطابق سعودی عرب کی قیادت والے اتحاد نے جمعہ اور ہفتہ کی درمیانی رات یمن کے چھ سے زیادہ صوبوں میں حوثیوں کے ٹھکانوں پر فضائی حملے کیے جن میں دارالحکومت صنعا کے علاوہ تعز اور بحیرہ احمر کے ساحل پر واقع مخا بھی شامل ہیں۔ الجزیرہ کے نمائندے نے صنعا سے بتایا کہ شہر کے التحریر علاقے میں ایک پیٹرول پمپ پر حملے سے ۱۳ افراد زخمی ہوئے جن میں سے ۳ کی حالت نازک ہے، جبکہ آس پاس کے مکانات اور دکانوں کو بھی نقصان پہنچا۔ حوثیوں کا کہنا ہے کہ صنعا میں ایک اور حملے میں ایک شخص اور اس کی اہلیہ اپنے گھر میں جاں بحق ہو گئے۔ اطلاعات کے مطابق صنعا کے مضافات میں بنی مطر کے ایک فیول اسٹیشن کو بھی نشانہ بنایا گیا، تعز پر ایک حملہ ہوا اور مخا میں ایک بجلی گھر کو پانچ حملوں کا نشانہ بنایا گیا۔ یمنی حکومت کی فوج کے ترجمان کرنل ماجد النزیلی نے جمعہ کو دعویٰ کیا کہ سرکاری افواج نے ۲۴ گھنٹوں میں حوثی ٹھکانوں پر ۷۲۶ حملے کیے اور ۱۲۱ حوثی جنگجو اور کمانڈر ہلاک یا زخمی ہوئے۔ ان کے مطابق مارب، الجوف، تعز، لحج، شبوہ، میدی اور الضالع کے محاذوں پر لڑائی جاری ہے۔ حوثیوں سے وابستہ ذرائع ابلاغ نے دعویٰ کیا ہے کہ تعز کے علاقے التربہ میں ایک سعودی فضائی حملے میں ۱۱ عام شہری جاں بحق ہوئے جن میں زیادہ تر بچے تھے۔ اس دعوے کی آزادانہ تصدیق نہیں ہو سکی، الجزیرہ بھی اس کی تصدیق نہیں کر سکا اور اتحاد نے اس پر کوئی تبصرہ نہیں کیا۔ دوسری طرف یمنی حکومت کے ذرائع کے مطابق ہفتہ کو تعز میں حوثیوں کے حملوں میں ۱۰ سالہ لڑکے سمیت ۳ شہری جاں بحق اور ایک شیر خوار سمیت ۳ زخمی ہوئے۔ سعودی جانب سے اتحاد کے ترجمان میجر جنرل ترکی المالکی نے ہفتہ کو بتایا کہ جنوبی سعودی عرب کی طرف داغا گیا ایک حوثی بیلسٹک میزائل فضا میں ہی روک کر تباہ کر دیا گیا،



از دفتر تحصیلدار ایگزیکٹو مجسٹریٹ درجہ اول ڈورو
درخواست از جانب: اُویس گل ولد غلام محمد وگے ساکنہ موضع بٹہ گنڈ آگنوہ زملگام تحصیل ڈورو ضلع انت ناگ بمراد عطائیگی OBC سرٹیفکیٹ

اشتہار بمراد آگاہی ہر خاص وعام

معاملہ مندرجہ عنوا الصدر میں درخواست سائل دفتر ہذا میں زیر کاروائی ہے۔ اس سلسلے میں پٹواری حلقہ سے رپورٹ طلب کی گئی۔ پٹواری حلقہ نے ریکارڈ پٹوار مرتب کیا ہے جس سے عیاں ہے کہ سائل دہ ہذا میں سکونت پذیر ہے اور کنبہ بذیل افراد پر مشتمل ہے۔

نمبر شمار	نام معہ ولدیت	عمر	رشتہ ہمراہ سائل	سکونت
۱	غلام محمد وگے ولد عبدل رزاق وگے	54 سال	والد	
۲	اویس گل ولد غلام محمد وگے	23 سال	خود سائل	
۳	عبدل رزاق وگے ولد غلام قادر وگے	79 سال	دادا	
۴	زریفہ بانو زوجہ غلام محمد وگے	54 سال	والدہ	
۵	شبنم گل ولد غلام محمد وگے	20 سال	برادر	

اس طرح سائل کا کنبہ 05 افراد پر مشتمل ہے۔ سائل OBC سرٹیفکیٹ حاصل کرنے کا خواہاں ہے۔ لہٰذا ہر خاص وعام کو بذریعہ اشتہار ہذا مطلع کیا جاتا ہے کہ اگر کسی شخص کو سرٹیفکیٹ زیر بحث اجراء کرنے میں کوئی عذر یا اعتراض ہو تو وہ اندر ایک ہفتہ اپنا عذر بعد مشتہر اشتہار ہذا دفتر ہذا میں پیش کریں۔ معیاد گذرنے کے بعد کوئی عذر یا اعتراض قابل قبول نہ ہوگا۔

(تحریر الصدر۔ تحصیلدار ایگزیکٹو مجسٹریٹ درجہ اول ڈورو)

از نیابت منزگام باجلاس نائب تحصیلدار ایگزیکٹو مجسٹریٹ درجہ اول
درخواست از جانب: طفعیل قیوم، تبسم قیوم اولادان عبدل قیوم بٹ ساکنہ اویل بمراد حصول RBA سرٹیفکیٹ

اشتہار بمراد آگاہی ہر خاص وعام

معاملہ مندرجہ عنوان الصدر میں سائلان نے ایک درخواست نسبت حصول RBA سرٹیفکیٹ دفتر ہذا کو پیش ہوا۔ درخواست ہذا کے ساتھ رپورٹ پٹواری حلقہ شامل ہے۔ رپورٹ فیلڈ عملہ سے عیاں ہوتا ہے کہ سائلان عرصہ پندرہ سالوں سے مسلسل طور دہ ہذا میں رہائش پذیر ہے اور دہ ہذا میں کبھی بھی ترک سکونت نہیں کی ہے۔ تفصیل افراد انکمبر رپورٹ بذیل ہے۔

نمبر شمار	نام افراد کنبہ	عمر	پیشہ	رشتہ ہمراہ صاحب کنبہ	آمدنی
۱	عبدل قیوم بٹ	61 سال	ریٹائر ملازم	صاحبہ خانہ	
۲	اختر بانو	55 سال	گھریلو کام	زوجہ	
۳	طفعیل قیوم	29 سال	زیر تعلیم	پسر	
۴	تبسم قیوم	25 سال	زیر تعلیم	دختر	

اس طرح سائلان کا کنبہ 04 افراد پر مشتمل ہے اور حصول RBA سرٹیفکیٹ کا خواہاں ہے۔ قابل از کاروائی ہر خاص وعام کو بذریعہ اشتہار مطلع کیا جاتا ہے کہ اگر کسی شخص کو سرٹیفکیٹ ہذا اجرا کرنے کے نسبت کوئی عذر یا اعتراض ہو تو وہ بعد مشتہر اخبار سات دن کے اندر اندر اپنے عذر یا اعتراض عدالت ھذا کو دفتری اوقات کے دوران پیش کریں۔ بعد گذرنے معیاد کوئی عذر یا اعتراض قابل قبول نہیں ہوگا۔

(تحریر الصدر۔ نائب تحصیلدار منزگام)

از نیابت جھولا باجلاس ایگزیکٹو مجسٹریٹ درجہ اول نائب تحصیلدار
درخواست از جانب: خورشید احمد ولد سناءاللہ بانڈے ساکنہ موضع سلام آباد بمراد عطائی بیک وارڈ ایریا سرٹیفکیٹ (RBA) تحت SRO-294

اشتہار بمراد آگاہی ہر خاص وعام

بمعاملہ مندرجہ عنوا الصدر میں درخواست سائل عنوان بالا دفتر ہذا میں زیر کاروائی ہے۔ اس بارے میں پٹواری حلقہ سے بشمول دیگر کاغذات رینو ریکارڈ طلب کیا۔ جس سے عیاں ہے کہ سائل موضع سلام آباد میں سکونت پذیر ہے۔ کنبہ بذیل افراد پر مشتمل ہے۔

نمبر شمار	نام معہ ولدیت (رشتہ ہمراہ سائل)	عمر	پیشہ	سکونت
۱	خورشید احمد ولد سناءاللہ بانڈے	56 سال	دوکاندار	
۲	اختر بیگم زوجہ	50 سال	گھریلو کام	
۳	عبیدالرحمان پسر	30 سال	ملازم	
۴	سمرین پرویز بہو	28 سال	گھریلو کام	
۵	شعیب الرحمان پسر	22 سال	زیر تعلیم	
۶	فاطمہ بیگم والدہ	80 سال	گھریلو کام	

اس کے علاوہ اور کوئی افراد کنبہ نہیں ہے۔ کنبہ کی ماہوار آمدنی زرعی و غیر زرعی مبلغ Rs.60330/- ہے۔ لہٰذا اگر کسی شخص یا اشخاص کو کوئی عذر یا اعتراض ہو تو وہ دفتر ہذا میں اپنا اعتراض ایک ہفتہ کے اندر پیش کریں۔ معیاد گذرنے کے بعد کوئی عذر یا اعتراض قابل قبول نہ ہوگا۔

(تحریر الصدر۔ نائب تحصیلدار جھولا)

از نیابت پرنپلان باجلاس ایگزیکٹو مجسٹریٹ درجہ اول نائب تحصیلدار
درخواست از جانب: مرید حسین ولد کرک علی مناس ساکنہ موضع شاپورہ بمراد عطائیگی S.T PEG سرٹیفکیٹ (پہاڑی ایتھنک گروپ) تحت SR

SIR SYED MEMORIAL EDUCATION INSTITUTE CELEBRATES 36TH ANNUAL DAY AND FELICITATION CEREMONY WITH ENTHUSIASM

Sir Syed Memorial Education Institute, Dooru Shahabad, celebrated its 36th Annual Day and Felicitation Ceremony with great enthusiasm and zeal.

Dooru Shahabad | Mir Arshid

Dr. G.N. Itoo, Director Academics, Awantipora, attended the occasion as the Chief Guest. DSP Dooru Adnan Manzoor and Principal, Model Higher Secondary School Dooru, Tariq Hussain Sheikh, were among the distinguished guests.

On the occasion, students were honoured with certificates and mementos in recognition of their outstanding achievements in academics, co-curricular activities and sports. Former students who successfully qualified the NEET examination were also felicitated for their remarkable accomplishments.

The distinguished guests appreciated the institute's continued commitment to providing quality education and nurturing young talent. They encouraged students to work hard, maintain discipline and remain dedicated to achieving excellence in their respective fields.

The ceremony reflected the institute's dedication to academic excellence, holistic development and shaping a bright future for its students.

Add a concise closing attribution



ہاتھی: جنگل کا عقل مند اور خاندان پرست دیو

خشکی کا سب سے بڑا جانور ہاتھی اپنی طاقت کے ساتھ ساتھ اپنی سمجھ اور خاندانی رشتوں کے لیے بھی مشہور ہے۔ ہمارے ملک میں دنیا کے جنگلی ایشیائی ہاتھیوں کی سب سے بڑی آبادی بستی ہے۔ ہاتھی کو دیکھ کر بچے ہوں یا بڑے، سب کی آنکھوں میں ایک چمک آجاتی ہے۔ اس کا بھاری بھرکم جسم، لمبی سونڈ، پنکھے جیسے کان اور دھیمی چال ایک عجیب سی شان رکھتے ہیں۔ صدیوں سے یہ جانور ہماری کہانیوں، تہواروں اور تاریخ کا حصہ رہا ہے۔ دنیا میں ہاتھیوں کی دو بڑی قسمیں ہیں، افریقی اور ایشیائی۔ ہمارے یہاں پایا جانے والا ایشیائی ہاتھی افریقی ہاتھی سے کچھ چھوٹا ہوتا ہے اور اس کے کان بھی نسبتاً چھوٹے اور گول ہوتے ہیں۔ ایشیائی ہاتھیوں میں عام طور پر صرف کچھ نروں کے ہی بڑے دانت ہوتے ہیں، جبکہ مادہ کے دانت یا تو ہوتے ہی نہیں یا بہت چھوٹے ہوتے ہیں۔ دنیا کے جنگلی ایشیائی ہاتھیوں کی سب سے بڑی آبادی ہمارے ملک میں ہے۔ یہ جنوبی ہند کے جنگلوں، شمال مشرقی ریاستوں، اڑیسہ، جھارکھنڈ اور اتراکھنڈ کی تلہٹی میں پائے جاتے ہیں۔ حکومت نے ۲۰۱۰ میں ہاتھی کو قومی ورثے کا جانور قرار دیا تھا۔ ہاتھی کی سونڈ قدرت کا ایک انوکھا کرشمہ ہے۔ یہ دراصل ناک اور اوپری ہونٹ کے مل جانے سے بنی ہے اور اس میں ہڈی نہیں بلکہ بے شمار پٹھے ہوتے ہیں۔ اسی سونڈ سے ہاتھی سانس لیتا ہے، سونگھتا ہے، پانی پیتا ہے، درخت کی ڈالیاں توڑتا ہے اور زمین سے ایک چھوٹا سا دانہ بھی اٹھا لیتا ہے۔ پانی پینے کے لیے ہاتھی سونڈ میں پانی کھینچ کر اسے منہ میں انڈیلتا ہے۔ گرمیوں میں یہی سونڈ نہانے کا فوارہ بن جاتی ہے۔ دھوپ اور کیڑوں سے بچنے کے لیے ہاتھی اپنے جسم پر مٹی اور گرد بھی اچھالتا ہے جو اس کی جلد کے لیے ڈھال کا کام کرتی ہے۔ ہاتھی کے بڑے کان صرف سننے کے لیے نہیں۔ ان میں خون کی بے شمار باریک نالیاں ہوتی ہیں اور جب ہاتھی انہیں پنکھے کی طرح ہلاتا ہے تو خون کچھ ٹھنڈا ہو جاتا ہے۔ یوں اتنا بڑا جسم گرمی میں بھی اپنا درجہ حرارت سنبھال لیتا ہے۔ ہاتھی سبزی خور ہے اور اس کی خوراک گھاس، پتے، چھال، بانس اور پھل ہیں۔ اتنے بڑے جسم کو چلانے کے لیے اسے بہت زیادہ کھانا پڑتا ہے، اس لیے وہ دن کا بیشتر حصہ کھانے میں گزار دیتا ہے۔ کھانے کی تلاش میں ہاتھی لمبے فاصلے طے کرتے ہیں اور پرانے راستوں کو یاد



رکھتے ہیں۔ ہاتھیوں کی خاندانی زندگی بہت مضبوط ہوتی ہے۔ ان کا جھنڈ عام طور پر ماداؤں اور بچوں پر مشتمل ہوتا ہے جس کی رہنمائی سب سے عمر رسیدہ اور تجربہ کار مادہ کرتی ہے۔ وہی جانتی ہے کہ خشک موسم میں پانی کہاں ملے گا اور خطرے کے وقت کیا کرنا ہے۔ جوان نر عموماً جھنڈ چھوڑ کر اکیلے یا دوسرے نروں کے ساتھ گھومتے ہیں۔ ہاتھی کا بچہ ماں کے پیٹ میں تقریباً بائیس مہینے رہتا ہے، جو خشکی کے جانوروں میں سب سے لمبی مدت ہے۔ پیدائش کے وقت ایشیائی ہاتھی کا بچہ عام طور پر سو کلو کے آس پاس وزن رکھتا ہے۔ جھنڈ کی دوسری مادائیں بھی بچے کی دیکھ بھال میں ماں کا ہاتھ بٹاتی ہیں، جیسے کسی بڑے خاندان میں خالائیں اور بہنیں کرتی ہیں۔ ہاتھیوں کی یادداشت ضرب المثل ہے اور سائنس بھی ان کی سمجھ داری کو مانتی ہے۔ یہ اپنے ساتھیوں کو برسوں یاد رکھتے ہیں، دکھ اور خوشی کا اظہار کرتے ہیں اور مرے ہوئے ساتھی کے پاس ٹھہر جاتے ہیں۔ آئینے میں خود کو پہچان لینا بھی ان چند جانوروں کی خوبی ہے جن میں ہاتھی شامل ہے۔ ہاتھی آپس میں بات بھی کرتے ہیں۔ ان کی چنگھاڑ تو ہم سب نے سنی ہے، مگر یہ بہت گہری اور دھیمی گڑگڑاہٹ بھی پیدا کرتے ہیں جس کا بڑا حصہ انسانی کان سن نہیں پاتے۔ یہ آوازیں دور تک جاتی ہیں اور بکھرے ہوئے ساتھیوں کو ایک دوسرے سے جوڑے رکھتی ہیں۔ جنگل کے لیے ہاتھی کسی باغبان سے کم نہیں۔ یہ پھل کھا کر ان کے بیج دور دور تک پھیلا دیتے ہیں جہاں نئے درخت اگتے ہیں۔ گھنے جنگل میں راستے بنا کر یہ دوسرے جانوروں کے لیے بھی آمد و رفت آسان کرتے ہیں۔ آج ہاتھیوں کو سب سے بڑا خطرہ اپنے گھر کے سکڑنے سے ہے۔ جنگل کٹ رہے ہیں، ان کے پرانے راستوں پر سڑکیں، ریل کی پٹریاں اور بستیاں بن رہی ہیں۔ نتیجہ یہ ہے کہ ہاتھی کھیتوں اور گاؤں میں آ نکلتے ہیں اور انسان اور ہاتھی کا ٹکراؤ بڑھ رہا ہے جس میں دونوں کا نقصان ہوتا ہے۔ ہاتھیوں کو بچانے کے لیے جنگلوں کو آپس میں جوڑنے والی راہداریوں کی حفاظت بہت اہم ہے۔ کئی علاقوں میں گاؤں والوں کو ہاتھیوں کی آمد کی پیشگی اطلاع دینے کے نظام بھی بنائے گئے ہیں۔ ہاتھی دانت کے غیر قانونی کاروبار پر سخت پابندی بھی ان کی حفاظت کا حصہ ہے۔ اگر کبھی جنگل کے سفر میں ہاتھی نظر آئے تو اس کے قریب جانے، شور مچانے یا تصویر کے لیے گاڑی سے اترنے کی غلطی نہ کریں۔ خاص طور پر بچے والی ماں سے دور رہیں کیونکہ وہ اپنے بچے کی حفاظت میں بہت جارح ہو سکتی ہے۔ فاصلہ رکھ کر خاموشی سے اس دیو کو دیکھنا ہی اس کا اور اپنا احترام ہے۔ (پی ایس آئی)

بھارت میں مقامی تحقیق اور سستے علاج سے شعبہ صحت میں انقلاب جبکہ افریقہ میں ایبولا سے بچاؤ کے لیے ہنگامی اقدامات تیز

ویب ڈیسک// عالمی ادارہ صحت (WHO) کی تازہ ترین رپورٹ کے مطابق دنیا بھر میں خسرہ (Measles) سے ہونے والی اموات تاریخی طور پر کم ترین سطح پر آ گئی ہیں جہاں سن 2000 کے مقابلے میں ہلاکتوں میں 91 فیصد تک کمی ریکارڈ کی گئی ہے، تاہم متعدد ممالک میں ویکسینیشن کی غیر مساوی شرح کے باعث اس مرض کے مکمل خاتمے کی کوششوں کو خطرات لاحق ہیں۔ ماہرینِ صحت کا کہنا ہے کہ بھارت میں 98 فیصد تک ویکسینیشن کوریج کے باوجود چند مخصوص علاقوں میں مرض کے پھیلاؤ کے سبب سن 2026 تک خسرہ اور روبیلا کے مکمل خاتمے کا علاقائی ہدف حاصل ہونا مشکل دکھائی دیتا ہے۔ دوسری جانب نئی دہلی میں گلوبل ہیلتھ کیئر کانکلیو سے خطاب کرتے ہوئے مرکزی وزیر ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے کہا کہ مقامی سائنسی تحقیق، جینومکس، مصنوعی ذہانت اور سستے جدید علاج کی بدولت بھارت عالمی سطح پر صحت کا ایک بڑا مرکز بن کر ابھر رہا ہے۔ انہوں نے مزید بتایا کہ گزشتہ دو برسوں کے دوران ملک میں مقامی سطح پر تیار کردہ دو نئی اینٹی بائیوٹک ادویات سامنے آئی ہیں جو انفیکشن کے خلاف علاج میں اہم سنگِ میل ہیں۔ افریقی ملک جمہوریہ کانگو میں بُنڈی بُگیو وائرس سے پھیلنے والی ایبولا کی وبا کے پیش نظر عالمی ادارہ صحت کی ایمرجنسی کمیٹی نے متاثرہ علاقوں میں سکیورٹی بہتر بنانے اور نئی ویکسینز و ادویات کے کلینیکل ٹرائلز تیز کرنے کی سفارش کی ہے۔ ادھر ہیٹی کے دارالحکومت پورٹ او پرنس میں صحت کے بحران سے نمٹنے کے لیے عالمی ادارہ صحت نے سرکاری اسپتالوں میں سی ٹی اسکینر اور آپریشن تھیٹر کے جدید آلات کی فراہمی کے لیے دس لاکھ ڈالر کی ہنگامی امداد کا اعلان کیا ہے۔

SCERT KASHMIR ORGANISES THREE-DAY CAPACITY BUILDING PROGRAMME ON TRANSACTION OF NEWLY DEVELOPED NCERT MATHEMATICS TEXTBOOKS

Under the visionary leadership of Director SCERT J&K, Dr. Naseem Javaid Chowdhury, JKAS, and the able guidance and support of Joint Director SCERT Kashmir, Syed Shabir Ahmad, JKAS, the State Council of Educational Research and Training (SCERT), J&K, Divisional Office Kashmir, successfully conducted a three-day Capacity Building Programme on "Effective Transaction of Newly Developed NCERT Mathematics Textbooks in the Light of NEP 2020 and NCF" from 26th to 28th November 2026 at SCERT Complex, Bemina, Srinagar.The programme was organized by the Department of Education in Science and Mathematics (ESM), SCERT Kashmir Division, with the objective of familiarizing teachers and academic resource persons with the pedagogical vision, curricular changes and innovative approaches incorporated in the newly developed NCERT Mathematics textbooks. It aimed at strengthening the capacity of participants to move beyond conventional textbook-based teaching towards competency-based, experiential and activity-oriented mathematics education in consonance with the recommendations of the National Education Policy (NEP) 2020 and the National Curriculum Framework (NCF).The inaugural session was attended by faculty members of SCERT Kashmir Division, including the Academic Unit Heads of Units I, II and III, along with the participating resource persons and trainees. The welcome address was delivered by Javid Ahmad Dar from the Department of Education in Science and Mathematics, who welcomed the dignitaries and participants and highlighted the significance of the programme in the context of ongoing curricular and pedagogical reforms. The overall proceedings of the programme were moderated by Dr. Fauzia, while Sheikh Iqbal, both from the ESM Wing of SCERT Kashmir Division, also contributed to the academic proceedings. The first academic session was conducted by Gulzar Ahmad Dar, Senior Academic Officer, SCERT Kashmir Division and Coordinator of the Programme. His deliberations focused on the vision of NEP 2020 and the National Curriculum Framework with particular reference to mathematics education. He elaborated on the need to transform the teaching-learning process from rote memorisation and procedural learning towards conceptual understanding, mathematical reasoning, critical thinking, problem-solving and the application of mathematical concepts in real-life situations. He emphasised that mathematics education must enable learners to develop mathematical intuition, explore patterns, formulate conjectures and apply their understanding to unfamiliar situations. The session provided the conceptual and philosophical foundation for the subsequent deliberations on the effective transaction of the newly developed textbooks.

This was followed by an academic session on competency-based education and the newly developed NCERT Mathematics textbooks, wherein the participants were oriented towards the curricular and pedagogical changes reflected in the new textbooks. The discussions highlighted how textbook content, illustrations, activities and exercises are designed to promote deeper conceptual understanding, mathematical thinking and the development of competencies rather than merely the reproduction of learned procedures.A significant academic session was conducted by Sheikh Bashir Ahmad, a well-known resource person in Mathematics, who deliberated extensively on the newly developed Class VI Mathematics textbook. He provided an in-depth understanding of its various chapters, activities and pedagogical features, explaining how teachers can effectively transact these activities in actual classroom situations. He emphasized that the activities incorporated in the textbook should not be treated merely as supplementary exercises but as integral components of the teaching-learning process. Highlighting the importance of experiential and activity-based learning, he explained how learners can construct mathematical understanding through exploration, observation, discussion, hands-on experiences and problem-solving. He stressed that teachers need to facilitate learning experiences that actively engage students and enable them to discover mathematical relationships and concepts themselves.On the concluding day, Dr. Amjad from SCERT Kashmir Division, conducted a session focusing on competency-based assessment in Mathematics. He explained the concept and significance of competency-based assessment and highlighted how different activities incorporated in the newly developed NCERT textbooks can be effectively utilized for assessing students' understanding, skills and competencies.



He elaborated on the need to align classroom assessment with learning outcomes and competencies, moving beyond conventional testing practices that primarily emphasize memorization. He also deliberated on the role and significance of the Digital Holistic Progress Card (Digital HPC) in documenting learners' progress and capturing their holistic development through appropriate assessment practices.Another important session was conducted by Sheikh Iqbal from the ESM Wing, SCERT Kashmir Division, who engaged participants in an exploration of the different mathematical activities incorporated in the newly developed textbooks. He explained the pedagogical significance of these activities and demonstrated how teachers can use them to encourage active participation, mathematical exploration, collaborative learning and the development of problem-solving abilities among students. The session provided practical insights into translating textbook activities into meaningful classroom learning experiences.The programme concluded with a valedictory session during which Shakeel Ahmad Bhat, Academic Unit Head-II, SCERT Kashmir Division, addressed the participants. He emphasized the importance of competency-based education, particularly in Mathematics, and underscored the need for teachers to adopt innovative, learner-centred and activity-oriented pedagogical practices in the classroom. He observed that the newly developed NCERT textbooks provide ample opportunities for developing mathematical competencies and that their effective transaction requires teachers to understand the underlying pedagogical philosophy rather than merely completing the prescribed syllabus.

Certificates were distributed among the participants during the valedictory session. Feedback was also collected from the participants, who expressed satisfaction with the academic deliberations, practical orientation and interactive nature of the programme. They appreciated the efforts of SCERT Kashmir Division in organizing such capacity-building initiatives and expressed the hope that similar programmes would continue to be conducted in the future to strengthen the professional competencies of mathematics teachers.

The three-day programme provided a meaningful academic platform for deliberating upon the changing landscape of mathematics education under NEP 2020 and NCF. It reinforced the importance of conceptual clarity, experiential learning, activity-based pedagogy, competency-based assessment and the effective use of innovative learning resources. Through this initiative, SCERT Kashmir Division reaffirmed its commitment to strengthening the professional capacity of teachers and promoting quality, competency-oriented mathematics education across the region.

PUBLIC NOTICE

The Electricity Connection bearing Consumer ID No: **0213030006029** in the name of Gh. Ahmad Ganie S/o Gh. Mohd. Ganie R/o Muqam Shaheed Mir Botangoo is to be transferred in favour of Shahzad Ahmad Ganie S/o Gh. Ahmad Ganie R/o Muqam Shaheed Mir Botangoo. If anybody have any objection in this regard, he may contact the same at PDD Sub Division 3rd Sopore Baramulla within 07 days from the publication of this notice. After that no objection shall be entertained.

PUBLIC NOTICE

I want to correct my daughter's name in adhaar card under No: **971572042800** from Nazalia Kabir to Nazaliya Kabir is correction as per school records. Now I am applying for its correction, if anybody have any objection in this regard, he may contact the same at General Manager Ranbir Government Press Jammu within 07 days from the publication of this notice. After that no objection shall be entertained.

Kabir Ahmad F/o Nazaliya Kabir
R/o Batgran Teh Uri

PUBLIC NOTICE

The Electricity Connection bearing Consumer ID No: **0213040003357** is in the name of Gh. Mohammad Ganie (Mama Kak) S/o Abdul Rahim Ganie R/o Ganie Pora Pattan to be transferred in favour of Abdul Salam Ganaie S/o Late GH. Mohd. Ganie R/o Ganiepora Burn Pattan. If anybody have any objection in this regard, he may contact the same at Asstt. Ex. Eng. PDD Sub Division Pattan within 07 days from the publication of this notice. After that no objection shall be entertained.

Abdul Salam Ganaie S/o Late Gh. Mohd. Ganaie
R/o Ganiepora Burn Pattan Baramulla

PUBLIC NOTICE

The Electricity Connection bearing Consumer ID No: **0213010014876** in the name of Waseem Mohammad Wani S/o Gh. Mohammad Wani R/o Jadeed Baghat Sopore is to be transferred in favour of Mohd. Irfan Gojree S/o Gh. Mohd. Gojree R/o Noorbagh Sopore. If anybody have any objection in this regard, he may contact the same at PDD Sub Division Sopore Baramulla within 07 days from the publication of this notice. After that no objection shall be entertained.

Contact No: 9697231489

PUBLIC NOTICE

I have lost my 10th Class Pass and 12th Class Marks ard under Reg. No: **1860010002480044.** Now I am applying for its duplicate, if anybody have any objection in this regard, he may contact the same at concerned Board Office within 07 days from the publication of this notice. After that no objection shall be entertained.

Yasmin Hamid Khanam D/o Ab. Hamid Khan
R/o Paranpillan Teh Uri

PUBLIC NOTICE

I want to correct my daughter's name and parentage in adhaar card under No: **377200005562** from Noor Aijaz D/o Aijaz Ahmad Wasil to Noor Ajaz D/o Ajaz Ahmad Wasil R/o Kanli Bagh Baramulla. Now I am applying for its correction, if anybody have any objection in this regard, he may contact the same at General Manager Ranbir Government Press Jammu within 07 days from the publication of this notice. After that no objection shall be entertained.

PUBLIC NOTICE



It is informed to the General public that my name and parentage in my Aadher Card bearing Aadhar No :-7473 4102 2088 has been wrongly mentioned as Mohammad Abdullah Mir S/O. Ab Khaliq Mir instead of Mohd Abdullah Mir S/O.Abdul Khaliq Mir . Now I am applying for its Correction as per J& K BOSE Marks Certificate and DOB Certificate bearing Roll No:- 519406 . if anybody having any objection in this regard he/she may contact the same in the office of the General Manager Govt Press Stationary & Printing Department Sempora Panthachowk Srinagar (191101) within a period of seven(7) days from the publication of this notice. No objection will be entertained after expiry of stipulated period.

Mohd Abdullah Mir S/O. Abdul Khaliq Mir R/O :- Langate .Tehsil :- Langate Distt : Kupwar. Post Office Langate 193302

PUBLIC NOTICE

I want to correct my name in adhaar card bearing No: **252673766685** from Rafiq Ahmad Khan to Mohammad Rafiq Khan S/o Late Manzoor Ahmad Khan R/o Tujgari Mohalla Nowhatta. Now I am applying for its correction, If anybody have any objection in this regard, he may contact the same at concerned adhaar centre within 07 days from the publication of this notice. After that no objection shall be entertained.

PUBLIC NOTICE

I want to correct my adhaar card number under No: **883178674509** from Ifran Ahmad Mir to Irfan Ahmad Mir S/o Abdul Khaliq Mir R/o Kitchama Baramulla. Now I am applying for its correction, if anybody have any objection in this regard, he may contact the same at General Manager Ranbir Government Press Jammu within 07 days from the publication of this notice. After that no objection shall be entertained.

PUBLIC NOTICE

I want to correct the name in adhaar card bearing No: **344869384286** from Mohd. Yousuf Wani to Mohd. Yousf Wani. Now I am applying for its correction, if anybody have any objection he may contact the same at concerned authority within 07 days from the publication of this notice.

Mohd. Yousf Wani S/o Abdul Aziz Wani
R/o Kurigam Distt. Anantnag

PUBLIC NOTICE

I, Mohammad Hussain Najar, S/o Late Mohammad Khalil Najar, R/o Takiya, Nagam Chadoora Budgam hereby inform the general public and concerned authorities that I intend to transfer/change the name of the electricity connection bearing Consumer ID 0206020002172, presently registered in the name of my deceased father, Late Mohammad Khalil Najar, in my favour, under Electricity Sub-Division Chadoora. Objections, if any, from the general public or any concerned person regarding the proposed change of name may be submitted to the concerned Electricity Department, Sub-Division Chadoora, within seven (7) days from the date of publication of this notice. No objection shall be entertained after the expiry of the stipulated period.

Mohammad Hussain Najar S/o Late Mohammad Khalil Najar R/o Nagam Chadoora

Founder: Aziz Kashmiri | Printer, Publisher Owner & Editor: Zahoor Ahmad Shora | Managing Editor: Benyamin Shora | Legal Advisor: Adv. Rashid Hanjura | R.N.I. No. 19686/65 | Postal JKNP 68/SKGPO2018-20
Printed at: Khidmat Offset Printing Press, Srinagar | Published From: 5, Pratap Park Flats, Press Enclave, Srinagar | e-Mail: dailyroshni91@gmail.com | Ph:. 0193-3400599, 0194-2452027, Fax: 0194-2450591 | Mob: 9419-00-8398

29th November, 2026
Sunday
Volume: 84
Issue No.: 285
Page : 8
Price Per Copy: Rs 2

Daily
84 YEARS OF PUBLICATION
ROSHNI
Srinagar-J&K

Follow Us
www.dailyroshni.in/.net

تین سال بعد روہت شرما کی واپسی، آئی پی ایل ۲۰۲۷ میں ممبئی انڈینز کی کپتانی کریں گے



ممبئی، ۲۸ نومبر// (پی ایس آئی)// ممبئی انڈینز نے اعلان کیا ہے کہ آئی پی ایل ۲۰۲۷ میں ٹیم کی کمان ایک بار پھر روہت شرما سنبھالیں گے۔ فرنچائز نے جمعہ کو یہ فیصلہ ٹھیک تین سال بعد سنایا، کیونکہ ۲۷ نومبر ۲۰۲۳ کو ہی روہت کی جگہ ہاردک پانڈیا کو کپتان بنانے کا اعلان کیا گیا تھا۔ یہ فیصلہ اس وقت آیا ہے جب اسی مہینے ہاردک پانڈیا کو ایک تبادلے کے تحت پنجاب کنگز کے حوالے کیا گیا اور اس کے بدلے ارشدیپ سنگھ ممبئی انڈینز میں شامل ہوئے۔ اطلاعات کے مطابق کپتانی کے لیے جسپریت بمراہ، سوریہ کمار یادو اور تلک ورما کے ناموں پر بھی غور کیا جا رہا تھا۔ فرنچائز کے جاری کردہ بیان میں روہت نے کہا کہ ممبئی انڈینز ان کی زندگی کا بڑا حصہ رہی ہے اور اس کی قیادت کرنا ان کے لیے فخر کی بات ہے۔ انہوں نے کہا کہ وہ بیسویں سیزن کے لیے تیار ہیں اور توجہ مل کر مقابلہ کرنے اور کھیل سے لطف اٹھانے پر ہوگی۔ ٹیم کی مالکن نیتا امبانی نے کہا کہ کلب کے بیسویں سیزن میں روہت کو دوبارہ ٹیم کی قیادت کرتے دیکھنا بہت خاص لمحہ ہے۔ روہت کا بطور کپتان ریکارڈ شاندار رہا ہے۔ انہوں نے آئی پی ایل اور چیمپئنز لیگ ٹی ٹوئنٹی میں ممبئی کی ۱۶۳ میچوں میں قیادت کی جن میں ۹۳ میں جیت اور ۷۰ میں ہار ملی۔ انہوں نے بطور کپتان کھیلے گئے پانچوں فائنل ۲۰۱۳، ۲۰۱۵، ۲۰۱۷، ۲۰۱۹ اور ۲۰۲۰ میں جیتے اور وہ آئی پی ایل کے پانچ خطاب جیتنے والے واحد کپتان ہیں۔ صرف آئی پی ایل میں انہوں نے ۱۵۸ میچوں میں کپتانی کر کے ۸۷ میچ جیتے ہیں اور اس معاملے میں ان سے آگے صرف مہندر سنگھ دھونی ہیں۔ روہت نے ۲۰۱۳ کے سیزن کے بیچ میں پہلی بار کپتانی سنبھالی تھی اور اسی سال ٹیم کو خطاب دلایا تھا۔ بلے باز کی حیثیت سے بھی روہت آئی پی ایل کی تاریخ میں دوسرے سب سے زیادہ رن بنانے والے کھلاڑی ہیں اور ان کے ۷۳۰۰ سے زیادہ رنز ہیں۔ ممبئی کے لیے انہوں نے ۲۲۰ میچوں میں ۵۶۹۸ رنز بنائے ہیں جو فرنچائز کا ریکارڈ ہے۔ ٹی ٹوئنٹی میں انہوں نے آخری بار ۲۰۲۴ کے ٹی ٹوئنٹی عالمی کپ میں ہندوستان کی قیادت کی تھی جب ٹیم نے ویسٹ انڈیز میں خطاب جیتا۔ مجموعی طور پر وہ ۲۲۰ ٹی ٹوئنٹی میچوں میں کپتانی کر کے ۱۴۰ جیت چکے ہیں، یعنی تقریباً ۶۳ فیصد میچ۔ ہاردک کی قیادت میں ممبئی کی کارکردگی ملی جلی رہی۔ ٹیم ۲۰۲۴ میں آخری مقام پر رہی، ۲۰۲۵ میں دوسرے کوالیفائر میں پنجاب کنگز سے ہاری اور ۲۰۲۶ میں نویں نمبر پر رہی۔ اب آئی پی ایل ۲۰۲۷ کی نیلامی ہونے والی ہے اور ممبئی انڈینز روہت کی قیادت میں اپنے بیسویں سیزن کا آغاز کرے گی۔

آپ کی فراہم کردہ خبر کا اردو اخباری انداز میں ترجمہ پیش ہے

کائیروس 2026: آرمی پبلک اسکول سانبہ میں سابق طلبہ کا شاندار اجتماع

کائیروس 2026: آرمی پبلک اسکول سانبہ میں سابق طلبہ کا شاندار اجتماع، یادوں اور رشتوں کی تجدید



سانبہ، 28 نومبر: آرمی پبلک اسکول سانبہ میں 28 نومبر 2026 کو سابق طلبہ کے سالانہ اجتماع ''کائیروس 2026 (2026 KAIROS)'' کا انعقاد کیا گیا، جس میں اسکول کے سابق طلبہ نے شرکت کر کے پرانی یادوں کو تازہ کیا اور اپنے مادرِ علمی کے ساتھ دیرینہ تعلقات کا جشن منایا۔ اس موقع پر اسکول کا احاطہ خوشگوار یادوں، محبت اور جوش و خروش سے معمور نظر آیا۔ مختلف ادوار سے تعلق رکھنے والے سابق طلبہ اپنے تعلیمی ادارے میں واپس پہنچے، جہاں انہوں نے اپنے اساتذہ، ہم جماعتوں اور دیگر ساتھیوں سے ملاقات کر کے ماضی کی حسین یادوں کو تازہ کیا۔ اس اجتماع نے سابق طلبہ کو اپنی زندگی کے تجربات، پیشہ ورانہ کامیابیوں اور عملی سفر کو ایک دوسرے کے ساتھ بانٹنے کا بہترین موقع فراہم کیا۔ شرکاء نے اس بات کا اعتراف کیا کہ اسکول میں حاصل ہونے والی تعلیم، نظم و ضبط، تربیت اور اساتذہ کی رہنمائی نے ان کی کامیابیوں میں اہم کردار ادا کیا۔ اس موقع پر پرنسپل نے سابق طلبہ کو یادگاری تحائف پیش کیے اور ادارے کے ساتھ ان کی وابستگی اور محبت کو سراہا۔ کائیروس 2026 محض ایک سابق طلبہ کا اجتماع نہیں بلکہ مشترکہ ورثے، دیرینہ تعلقات، محبت اور ادارے سے وابستگی کا ایک خوبصورت اظہار ثابت ہوا۔ اس تقریب نے اس حقیقت کو ایک بار پھر اجاگر کیا کہ طلبہ زندگی میں کتنی ہی بلندیاں کیوں نہ حاصل کر لیں، ان کا مادرِ علمی ہمیشہ ان کے دلوں میں ایک خاص مقام رکھتا ہے۔ اگر آپ چاہیں تو اسے مزید مختصر اور مؤثر انداز میں اردو اخبارات کی اشاعت کے لیے بھی تیار کیا جا سکتا ہے۔

کرائسٹ چرچ ٹیسٹ: ہندوستانی بیٹنگ لڑکھڑا گئی
دوسرے دن کے اختتام پر ۱۱۶ رنز پر ۶ وکٹ



کرائسٹ چرچ، ۲۸ نومبر// (پی ایس آئی)// نیوزی لینڈ کے خلاف سیریز کے دوسرے اور آخری ٹیسٹ میچ کے دوسرے دن ہندوستانی ٹیم مشکل میں پھنس گئی۔ ہیگلی اوول میں ہفتہ کو کھیل ختم ہونے تک ہندوستان نے نیوزی لینڈ کی پہلی اننگز کے ۳۵۶ رنز کے جواب میں ۱۱۶ رنز پر ۶ وکٹ گنوا دیے تھے اور وہ میزبان ٹیم سے اب بھی ۲۴۰ رنز پیچھے ہے۔ دھرو جریل ۷ رنز بنا کر کریز پر موجود ہیں۔ اس سے پہلے نیوزی لینڈ کی اننگز ۳۵۶ رنز پر ختم ہوئی۔ تیز گیند باز آکاش دیپ نے ۳۱ اعشاریہ ۳ اوور میں ۹۹ رنز دے کر ۵ وکٹ حاصل کیے۔ رات بھر ناٹ آؤٹ رہنے والے ٹام بلنڈل ۲۱۱ گیندوں پر ۱۰ چوکوں کی مدد سے ۸۹ رنز بنا کر سنچری سے ۱۱ رنز دور رہ گئے۔ انہیں ٹیسٹ کیریئر کا پہلا میچ کھیل رہے گرنور برار کی گیند پر آکاش دیپ نے لانگ لیگ پر کیچ کیا۔ اس کے بعد آکاش دیپ نے میٹ ہنری کو ۱۹ رنز پر وکٹ کیپر کے ہاتھوں کیچ کرا کر اپنی پانچویں وکٹ لی۔ نیوزی لینڈ کی جانب سے کپتان ٹام لیتھم نے ۵۹، گلین فلپس نے ۳۶، کونوے اور مچل نے ۳۱، ۳۱ اور نیتھن اسمتھ نے ۲۶ رنز بنائے۔ ہندوستانی فیلڈنگ ایک بار پھر کمزور رہی۔ لنچ سے پہلے دیودت پڈیکل نے گلی میں ایک آسان کیچ چھوڑا اور برار نے مڈ آن پر کیچ گرایا، دونوں مواقع ہنری کی بیٹنگ کے دوران ضائع ہوئے۔ فلپس کے جلد آؤٹ ہونے کے بعد بھی نیوزی لینڈ کے نچلے بلے بازوں نے دن میں ۱۰۹ رنز جوڑ لیے۔ اننگز میں ۲۸ فاضل رنز بنے جن میں ۱۳ نو بال شامل تھیں اور ان میں سے ۱۱ برار نے پھینکیں۔ ہندوستان نے لگاتار چار ٹیسٹ اننگز میں ۱۰۰ یا اس سے زیادہ اوور گیند بازی کی ہے۔ دیگر ہندوستانی گیند بازوں میں جسپریت بمراہ ۲۶ اوور میں ۴۹ رنز دے کر کوئی وکٹ نہیں لے سکے۔ یہ کسی ٹیسٹ اننگز میں ان کا سب سے طویل بغیر وکٹ کا اسپیل ہے جو انہوں نے ۵۴ ٹیسٹ میں تیسری بار برابر کیا۔ انشل کمبوج نے ۷۹ رنز دے کر ۲، برار نے ۷۸ رنز دے کر ۲ اور واشنگٹن سندر نے ۳۶ رنز دے کر ایک وکٹ لی۔

سراج پھر نظر انداز، جذباتی مناظر پر کارتک اور کیف کا ردعمل

کرائسٹ چرچ، 27 نومبر (آئی اے این ایس) نیوزی لینڈ کے خلاف دوسرے ٹسٹ میں بھی ہندوستانی فاسٹ بولر محمد سراج کو پلیئنگ الیون میں شامل نہ کیے جانے پر سابق کرکٹر مرلی کارتک اور اجنکیا رہانے نے حیرت اور افسوس کا اظہار کیا ہے۔ میچ کے دوران ٹیلی ویژن پر نشر ہونے والے مناظر میں سراج سن گلاسز سے اپنی آنکھیں ڈھانپتے نظر آئے، جس پر تبصرہ کرتے ہوئے کارتک نے سوال کیا کہ کیا وہ رو رہے ہیں؟ سونی اسپورٹس پر گفتگو کے دوران رہانے نے سراج کے مناظر کی جانب توجہ دلائی، جس پر کارتک نے کہا کہ انہیں ایسا محسوس ہو رہا ہے کہ سراج کافی جذباتی ہیں۔ کارتک کے مطابق سراج ایک جذباتی کھلاڑی ہیں اور مسلسل ٹیم سے باہر رکھے جانے سے انہیں تکلیف پہنچنا فطری ہے۔ انہوں نے کہا کہ سراج کو نیوزی لینڈ کے دورے میں دونوں ٹسٹ میچوں کے لیے پلیئنگ الیون میں جگہ نہیں ملی، حالانکہ ہندوستان نے چار فاسٹ بولروں کو ٹیم میں شامل کیا ہے۔ اس سے قبل ونڈے مقابلوں میں بھی انہیں موقع نہیں دیا گیا تھا۔ کارتک نے کہا کہ اگر ٹیم انتظامیہ کو سراج کی فارم یا نیٹ پریکٹس میں بولنگ پر کوئی شبہ ہے تو انہیں دورے کے لیے منتخب ہی نہیں کرنا چاہیے تھا۔ ان کے مطابق ٹیم میں شامل کرنے کے بعد مسلسل نظر انداز کرنا کسی بھی کھلاڑی کے لیے تکلیف دہ ہوتا ہے۔ سراج کی کارکردگی کا ذکر کرتے ہوئے کارتک نے حیرت ظاہر کی کہ اتنے اچھے اعداد و شمار کے باوجود انہیں موقع کیوں نہیں دیا جا رہا۔ سراج جاری ورلڈ ٹسٹ چمپئن شپ میں ہندوستان کے سب سے کامیاب بولر ہیں۔ انہوں نے 11 میچوں میں 43 وکٹیں حاصل کی ہیں۔ 2025 میں انگلینڈ کے خلاف 2-2 سے برابر رہنے والی ٹسٹ سیریز میں بھی انہوں نے اہم کردار ادا کیا تھا۔

نیوزی لینڈ سیریز کے لیے آسٹریلوی ٹیسٹ اسکواڈ سے نیتھن لائن باہر

میلبورن، ۲۸ نومبر// (پی ایس آئی)// آسٹریلیا نے ہفتہ کو نیوزی لینڈ کے خلاف اپنی سرزمین پر ہونے والی چار ٹیسٹ میچوں کی سیریز کے لیے ۱۳ رکنی اسکواڈ کا اعلان کیا، جس میں ۳۹ سالہ آف اسپنر نیتھن لائن کو جگہ نہیں دی گئی۔ اس فیصلے کے ساتھ لائن کا ۱۳ سال سے آسٹریلیا کے پہلے انتخاب والے اسپنر کا دور ختم ہو گیا ہے۔ ان کی جگہ ویسٹرن آسٹریلیا کے ۲۹ سالہ اسپنر کوری روکیچولی اور کوئنز لینڈ کے بلے باز جیک کلیٹن کو پہلی بار ٹیسٹ اسکواڈ میں شامل کیا گیا ہے۔ روکیچولی نے اس سیزن میں ۳۳ اعشاریہ ۸۸ کی اوسط سے ۱۸ فرسٹ کلاس وکٹیں لی ہیں اور پچھلے ہفتے تسمانیہ کے خلاف سنچری بھی بنائی تھی۔ کلیٹن اس سیزن شیفیلڈ شیلڈ میں ۴۷ اعشاریہ ۸۳ کی اوسط سے رنز بنا رہے ہیں۔ کوپر کونولی اور مارنس لبوشین کو بھی باہر رکھا گیا ہے جبکہ کیپ ٹاؤن کی شکست کے لیے ڈراپ کیے گئے بیو ویبسٹر اسکواڈ میں نہیں ہیں۔ فٹ ہونے کے بعد اسٹیو اسمتھ کی واپسی ہوئی ہے۔ لائن اب تک ۱۴۵ ٹیسٹ میچوں میں ۵۷۷ وکٹیں لے چکے ہیں۔ آسٹریلوی گیند بازوں میں وہ صرف شین وارن کی ۷۰۸ وکٹوں سے پیچھے ہیں اور ٹیسٹ تاریخ میں چھٹے نمبر پر ہیں۔ ۲۰۱۱ میں سری لنکا کے دورے پر ڈیبیو کے بعد سے وہ آسٹریلیا کے ہر ٹیسٹ اسکواڈ کا حصہ رہے۔ ۲۰۱۳ کی ایشز کے دوران وہ کچھ وقت کے لیے ایشٹن ایگر سے اپنی جگہ کھو بیٹھے تھے مگر سیریز کے بیچ میں واپس بلا لیے گئے تھے۔ تقریباً ایک ماہ پہلے جنوبی افریقہ میں آسٹریلیا کو سیریز ۲ کے مقابلے ۱ سے گنوانی پڑی تھی، جس کا فیصلہ کن میچ کیپ ٹاؤن میں ہارا گیا۔ اس سیریز میں لائن نے ۱۴۳ اعشاریہ ۶۷ کی اوسط سے چھ وکٹیں لیں اور گیکبیرہا میں دوسرے ٹیسٹ سے باہر رکھے گئے۔ اس کے بعد نیو ساؤتھ ویلز کے لیے دو شیفیلڈ شیلڈ میچوں میں انہوں نے سات وکٹیں حاصل کیں۔ چیف سلیکٹر جارج بیلی نے کہا کہ حالیہ میچوں میں لائن گیند سے وہ اثر نہیں ڈال سکے جس کی سلیکٹرز کو توقع تھی، لیکن ان کا تجربہ اور مہارت آگے بھی ٹیم کے لیے قیمتی ثابت ہو سکتی ہے۔ لائن کہہ چکے ہیں کہ وہ اگلے سال ہندوستان اور انگلینڈ کے دوروں میں کھیلنا چاہتے ہیں اور بتایا جاتا ہے کہ وہ واپسی کے لیے پرعزم ہیں۔ کرکٹ آسٹریلیا اگلے ہفتے کے آخر میں شیفیلڈ شیلڈ کے راؤنڈ کے بعد اسکواڈ میں ۱۴ واں کھلاڑی شامل کرے گی اور ٹیسٹ میچوں کے درمیان ٹیم میں تبدیلی بھی ممکن ہے۔

2-DAY SINGLES TENNIS TOURNEY BEGINS IN SRINAGAR



Srinagar Nov 28\\The two-day Kashmir Open Lawn Tennis Singles Tournament began at Gindun Stadium, Rajbagh, here today, bringing together 33 players including teenagers.The tournament features 33 players in the men's category singles tournament in which around a dozen teenagers are also participating.Today 24 group matches were played and they were followed by 8 pre quarter final matches.Fayaz Bukhari, Asif Nowshari, Mir Jameel, Osman Bhat, Inayat Jehangir, Dilbagh Singh, Danish Bhat and Haider Hussain qualified for the quarter finals of the tournament.Fayaz Bukhari will face Asif Nowshari, Mir Jameel will face Usman Bhat, Inyat Jahangir will face Dilbagh Singh and Danish Bhat will face Haider Hussain in the quarter finals which will be played tomorrow morning.The tournament is being organised by the District Budgam Lawn Tennis Association under the aegis of the J&K Lawn Tennis Association, in collaboration with the J&K Sports Council.15-year old Osman Bhat, defeated several senior players to qualify for the quarter finals. "I have been practicing hard for last few weeks and I am happy that I defeated senior players today. I will try hard tomorrow to progress further in the tournament", he said.Speaking to reporters the vice president District Budgam Lawn Tennis Association, Said Khursheed said that We organised this tournament on behalf of the District Budgam Lawn Tennis Association said the preliminary rounds were held today, and players showcased their skills. "The tournament is progressing very well, and the participants are putting up some excellent performances," he said."I would also like to encourage more people to take an interest in tennis and sports in general, alongside academics. Given the challenges facing our youth today, sports can serve as an excellent stress reliever," he said."I believe our youth should take up tennis and other physical activities to improve their physical fitness and mental well-being", he said.General Secretary of the Association, Javaid Ahmed Dar, said that the Association aims to conduct more tournaments for promoting the sport. He thanked the participants for taking part in the tournament in chilly weather conditions.

''گن ماسٹر جی ۹'' اور ''یہ پریم مول لیا'' کی باکس آفس پر سست شروعات

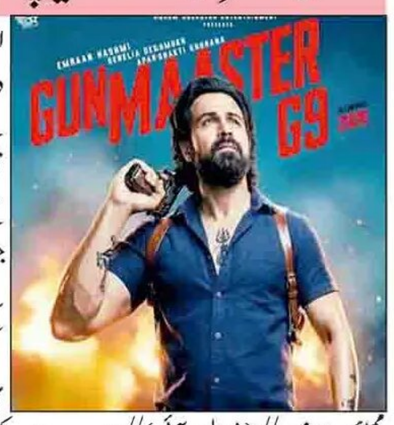

ممبئی، ۲۸ نومبر// (پی ایس آئی)// جمعہ کو ریلیز ہونے والی دو نئی ہندی فلموں عمران ہاشمی کی ''گن ماسٹر جی ۹'' اور آیوشمان کھرانہ کی ''یہ پریم مول لیا'' کو باکس آفس پر کمزور آغاز ملا ہے۔ ہدایت کار آدتیہ دت کی ایکشن فلم ''گن ماسٹر جی ۹'' نے پہلے دن ملک بھر میں تقریباً ۳ کروڑ ۶۵ لاکھ روپے کی خالص کمائی کی، جبکہ ٹیکس سمیت اس کی کمائی ۴ کروڑ ۳۰ لاکھ روپے رہی۔ فلم سات ہزار سات سو سے زیادہ شوز میں دکھائی گئی مگر سنیما ہالوں میں اوسطاً صرف ۱۲ فیصد نشستیں بھریں۔ یہ شروعات عمران ہاشمی کی پچھلی فلم ''آوارہ پن ۲'' کے مقابلے میں بہت کم ہے۔ وہ فلم ۱۴ اگست کو ریلیز ہوئی تھی اور پہلے دن ۲۲ کروڑ روپے کما کر بعد میں ملک میں ڈیڑھ سو کروڑ اور دنیا بھر میں ۲۱۳ کروڑ روپے تک پہنچی تھی۔ ''گن ماسٹر جی ۹'' میں عمران ہاشمی ایک خفیہ ایجنٹ کا کردار ادا کر رہے ہیں جو دوبارہ جرائم کی دنیا میں کھینچ آتا ہے۔ اس فلم کے ذریعے وہ تقریباً بیس سال بعد آدتیہ دت کے ساتھ کام کر رہے ہیں اور جینیلیا دیشمکھ پہلی بار ان کے ساتھ نظر آ رہی ہیں۔ اپارشکتی کھرانہ بھی اہم کردار میں ہیں۔ دوسری طرف سورج برجاتیہ کی خاندانی فلم ''یہ پریم مول لیا'' نے پہلے دن تقریباً ۴ کروڑ روپے کمائے اور یوں وہ ''گن ماسٹر جی ۹'' سے کچھ آگے رہی۔ آیوشمان اور شروری کی یہ فلم ان کی اسی سال آئی دو فلموں ''پتی پتنی اور وہ دو'' اور ''اڑتا تیر'' کے برابر شروع ہوئی، جنہوں نے پہلے دن تقریباً ۴ کروڑ روپے کمائے تھے۔ آیوشمان کی اب تک کی سب سے بڑی شروعات ''تھاما'' کی رہی ہے جس نے پہلے دن ۲۴ کروڑ روپے کمائے تھے۔







